

Vol. I
No. 8



Thursday
4th March, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

	PAGES
Message from Rajpramukh	847
L. A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill 1954—Introduced	847
Resolution disapproving the Ordinance No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954—Resolution Negatived	847-870
L. A. Bill No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954—Passed	870-402
L. A. Bill No. II of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill, 1954—Passed	402-415

Note :—In this Part, a star (*) at the beginning of a speech denotes confirmation not received.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD, INDIA

22

23

24

25

26

27

28

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, the 4th March, 1954

The House Met at Half Past Two of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

QUESTIONS AND ANSWERS

(SEE PART I)

Message From Rajpramukh

Mr. Speaker : Before proceeding with item No. 2 on the Order of Business, I would read out for the information of the Members, a letter which I have received from the Rajpramukh. It reads as follows :

"I received with great satisfaction the expression by the Members of the Legislative Assembly for the address I delivered to them on 26th February, 1954".

L.A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill 1954

The Minister for Excise, Forests & Revenue (Shri K. V. Ranga Reddy) : I beg to introduce L. A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill, 1954.

Mr. Speaker : The Bill is introduced.

Resolution disapproving the Ordinance No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of the Ministers' (Amendment) Ordinance No. I

Mr. Speaker : We shall now take up the 3rd item, *viz.*, first reading of L. A. Bill No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954 introduced by Shri Vinayak Rao Vidyalkar, Minister for Finance. The 4th item is also connected with the Bill, *viz.*, Shri K. Venkatrama Rao to move the following motion, namely—

"This Assembly disapproves the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Ordinance I of 1954, promulgated by

848 4th March, 1954. Resolution disapproving the Ordinance No. 1 of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954.

the Rajpramukh of Hyderabad under Article 213 (1) read with Article 238 of the Constitution, being unwarranted and inconsistent with the provisions of Article 192 read with Article 238 of the Constitution”.

ایل - اے - بل نمبر (۱) بابتہ ۳۰ ع کے کلاز (۳) میں یہ ہے۔

“The Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Ordinance, 1954, is hereby repealed.

کیا اس سے ریزولوشن کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا؟

شری کے وینکٹ رام راؤ (چنا کوئٹور) اسپیکر سر - اس میں شک نہیں کہ

ریزولوشن اور بل دونوں انٹر کنکٹڈ (Inter connected) ضرور ہیں۔ لیکن میں کہوں گا کہ موشن پر ڈسکشن ہونے کے بعد بل پر ڈسکشن ہونا چاہئے۔ کیونکہ موشن آرڈیننس کو (Disapprove) کرنے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اگر ڈس اپروول کا موشن منظور ہو جائے تو یہ بل پیش ہی نہیں ہو سکتا۔ میرا کہنا یہ ہے کہ راج پرمکھ کو آرڈیننس اشیو (Issue) کرنے کا اختیار ہی نہیں ہے۔ میں اپنے آرگیومنٹس (Arguments) ہاؤس کے سامنے رکھوں گا۔ مسٹر اسپیکر - بل کی فسٹ ریڈنگ کے موقع پر وہ چیزیں آجائیں گی۔

شری کے - وینکٹ - رام راؤ - دونوں کے پرنسپلس (Principles) الگ الگ ہیں - دونوں کو جوڑنے کی ضرورت نہیں ہے - موشن پر علیحدہ ڈسکشن ہونا چاہئے اور بل علیحدہ لیا جاسکتا ہے۔

شری کے - انٹ ریڈی (بالکنڈہ) مسٹر اسپیکر سر - میں اس سلسلہ میں آپ کی توجہ کانسیٹی ٹوشن کے آرٹیکل (۲۳) سب آرٹیکل ۲ (اے) کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں - اس میں آرڈیننس کے بارے میں یہ ہے۔

“Shall be laid before the Legislative Assembly of the State, or where there is a Legislative Council in the State, before both the Houses, and shall cease to operate at the expiration of six weeks from the reassembly of the Legislature, or if before the expiration of that period a resolution disapproving it is passed by the Legislative Assembly and agreed to by the Legislative Council, if any, upon the passing of the resolution or, as the case may be, on the resolution being agreed to by the Council;

جو آرڈیننس نافذ ہوا ہے اس کو پہلے ہاؤس کے سامنے رکھا جائیگا اور اس آرڈیننس کے بارے میں جو ریزولوشن پیش ہوئے اس پر بحث ہوئیگی بعد میں بل پر بحث ہوگی۔

مسٹر اسپیکر - آرڈیننس کی کابیاں تو ہاؤس میں تقسیم کی جا چکی ہیں -

شری کے۔ ا۔ انت ریڈی۔ اس سلسلہ میں جو رزولوشن پیش ہوا ہے آرڈیننس کے خلاف ہے اس پر پہلے ڈسکشن ہونا چاہئے - اس کے بعد بل لیا جاسکتا ہے -

مسٹر اسپیکر - ڈسکشن کے لئے تو میں نے ممانعت نہیں کی ہے - میں نے اسی خیال سے اس کو اڈسٹ بھی کیا ہے - میں یہ نہیں چاہتا کہ اس پر ڈسکشن نہ ہو - سوال صرف اتنا ہی ہے کہ کیا بل کے کلاز (۴) کے پاس ہونے سے آرڈیننس خود بخود منسوخ نہیں ہوتا ؟ رزولوشن کے منشاء سے متعلق کلاز خود بل میں آچکا ہے - ایسی صورت میں بل کی فرسٹ ریڈنگ کے وقت رزولوشن پر بحث ہوسکتی ہے -

شری بی۔ ڈی۔ دشمک (بھوکردن - عام) رزولوشن آرڈیننس کو چیلنج کرتے ہوئے دیا گیا ہے - تاوقتیکہ اس پر بحث نہ ہو اصل بل پر بحث نہیں ہوسکتی -

مسٹر اسپیکر - ایسا تولے ڈاؤن (Lay down) نہیں کیا گیا ہے -

شری کے۔ وینکٹ - رام راؤ - آرٹیکل ۲۱۳ (۳) کے تحت میں اعتراض بھی کرنے والا ہوں - اس میں یہ ہے -

"If and so far as an Ordinance under this Article makes any provision which would not be valid if enacted in an Act of the Legislature of the State assented to by the Governor, it shall be void :

اس لئے یہ آرڈیننس وائد (Void) ہے - وائد آرڈیننس (Void Ordinance) اینکٹمنٹ نہیں بن سکتا - دونوں کے اسکوپس (Scopes) الگ ہیں -

مسٹر اسپیکر - کلاز (۳) میں یہ ہے -

"If and so far as an Ordinance under this Article makes any provision which would not be valid if enacted in an Act of the Legislature of the State assented to by the Governor it shall be void".

یہ تو ایسی چیزوں سے متعلق ہے جو لیجسلیچر کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں -

Shri K. Venkatrama Rao : That is my fundamental contention.

Mr. Speaker : Is there anything which would prevent this Bill from coming before the Legislature ?

Shri K. Venkatrama Rao : Yes.

Mr. Speaker : Then it would be void itself.

منسٹر فار لوکل گورنمنٹ اینڈ ایجوکیشن (شری گوپال راؤ اکبوتے) - جیسا کہ عالی جناب نے فرمایا بل کے کلاز (م) کو کنسیڈر کرتے وقت ریزولوشن پر بحث ہو سکتی ہے۔ آنریبل ممبر کا یہ اعتراض ہیکہ راج پرمکھ کو آرڈیننس جاری کرنے کا اختیار ہی نہیں ہے۔ اس بل کے کلاز (م) میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ جو آرڈیننس جاری کیا گیا اس کو رپیل (Repeal) کیا جائے۔ آرڈیننس کو رپیل کرنے کے لئے ہی بل پیش کیا گیا ہے کیونکہ اب اس کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ آنریبل ممبر چاہتے ہیں کہ ریزولوشن کو پاس کر کے آرڈیننس کو ڈس ایپروو (Disapprove) کیا جائے۔ ریزولوشن اور بل دونوں کا منشا یہی ہے کہ آرڈیننس کو باقی نہ رکھا جائے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بل کے کلاز (م) اور ریزولوشن کا تعلق نہیں ہے۔ یہ بھی صحیح نہیں ہیکہ آنریبل ممبر کا ریزولوشن منظور ہو جائے (جس کا امکان نہیں) تو یہ بل نہیں آسکتا۔ میں اس اعتراض کو سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اگر وہ آرڈیننس نہوتا اور یہ بل انٹروڈیوس نہ بھی کیا جاتا تو ایسی صورت میں بھی اورجینل ایکٹ (Original Act) میں امینڈمنٹ کرنے میں کونسی ممانعت ہے؟ بل تو آچکا ہے۔ بل پر اعتراض نہیں ہے جہاں تک آرڈیننس کے وائیڈ ہونے کا اعتراض ہے اس کی وجہ سے بل کس طرح وائیڈ (Void) ہو سکتا ہے؟ ایسی صورت میں کلاز (م) کے تحت مشترکہ طور پر بحث ہو سکتی ہے۔ اس سے زیادہ سہولت ہوگی۔

شری جی۔ ہنمنت راؤ (ملگ)۔ آرڈیننس کو ہی رپیل کرنے کا سوال نہیں ہے اس کے علاوہ بھی کانسیٹیویشنل پائینٹس ریزولوشن کے ذریعہ ریز (Raise) کئے گئے ہیں۔ بل تو سیلریز انکریز کرنے کے بارے میں ہے۔ بحث ہمارے سامنے یہ ہے کہ جو آرڈیننس نکالا گیا ہے وہ کانسیٹیویشنل ہے یا نہیں۔ اس لحاظ سے میرے خیال میں ریزولوشن پہلے آنا چاہئے۔

شری کے۔ وینکٹ۔ رام راؤ۔ منسٹرس جوڈس کو الیفائنڈ ہو رہے ہیں آرڈیننس کے ذریعہ اس ڈسکو الیفیکیشن کو ریمو (Remove) کیا جا رہا ہے۔ میرا موشن ڈسکس ہونے سے پہلے ہی میں یہ چیز عالی جناب کے ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں کہ جو ڈسکو الیفیکیشن ہوا ہے اس کو دور کرنے کا اختیار راج پرمکھ کو ہے یا نہیں۔ اگر اختیار ہے تو اس کا استعمال کس طرح ہونا چاہئے یہ آرٹیکل (۱۹۲) میں بتایا گیا ہے۔ راج پرمکھ کو اس کے لئے الکشن کمیشن کا مشورہ حاصل کرنا پڑیگا۔ کانسیٹیویشن میں جو پروسیجر بتلایا گیا ہے وہ اڈاپٹ نہیں کیا گیا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ لیکن آپ کا ریزولوشن تو ویسا نہیں ہے۔ اس کا منشا ایسا نہیں ہوتا۔

شری کے۔ وی۔ رام راؤ۔ ریزولوشن میں یہ ہے :-

"This Assembly disapproves the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Ordinance I of 1954, promulgated by the

Rajpramukh of Hyderabad under Article 213 (1) read with Article 238 of the Constitution, being unwarranted and inconsistent with the provisions of Article 192 read with Article 238 of the Constitution”.

میرا جو اعتراض ہے وہ آرٹیکل ۱۹۲ کے تحت ہے یعنی یہ پروسیجرل (Procedural) ہے اور اس کے علاوہ میان ڈٹری (Mandatory) پر اویشن ہے۔ اس طرح مناسب یہ ہے کہ میرا موئن ہر طرح پہلے لیا جائے۔

چیف منسٹر (شری بی۔ رام کشن راؤ)۔ مسٹر اسپیکر۔ سر۔ میں ایک چیز عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ آنریبل ممبر کو یہ اختیار ہے کہ وہ کوئی بھی رزولوشن پیش کریں لیکن جو دلیل آنریبل ممبر پیش فرما رہے ہیں اسکی نسبت مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آرٹیکل ۱۹۲ کے اصول سے بحث کی جا رہی ہے اور یہ کہا جا رہا ہے کہ آرڈیننس کے ذریعہ راج پر مہکے نے کسی شخص کے ڈسکوالیفیکیشن کو دور کیا اور انہوں نے آرٹیکل ۱۹۲ کے تحت ایکشن لیا۔ یہ خیال خود غلط ہے۔ آپ آرٹیکل ۱۹۲ ملاحظہ فرمائیں۔

مسٹر اسپیکر۔ بہتر یہ ہوگا کہ ڈسکشن کیلئے وقت مقرر کر دیا جائے۔ کیونکہ آنریبل ممبر اس طرح بحث کرتے جائیں تو بہت سا وقت صرف ہوگا۔ آنریبل ممبر اس پر بھی لحاظ رکھیں کہ اب جو آرگيومنٹس پیش آئے جائیں گے بل برڈسکشن کے وقت وہی آرگيومنٹس نہ دھرائے جائیں۔

شری کے۔ وی۔ رام راؤ۔ آرڈیننس نمبر (۱) جو ابتدائے سال میں ہی راج پر مہکے نے جاری فرمایا ہے اس کا تاریخی پہلو بھی میں ایوان کے ملاحظہ میں لاتا چاہتا ہوں۔ مسٹر اسپیکر۔ بحث کے لئے ایک گھنٹہ کافی ہوگا۔

شری کے۔ وی۔ رام راؤ۔ ممکن ہے کہ میرے دیگر ساتھی بھی اس میں حصہ لیں اور اس طرف کے آنریبل ممبر اس میں حصہ لیں۔

مسٹر اسپیکر۔ بحث جس قدر جلد اور جس قدر مختصر ہو کی جائے۔

شری کے۔ وی۔ رام راؤ۔ اس طرح ڈپٹی مسٹرس جو ہیں۔

Mr. Speaker : The Resolution has not been moved yet.

Shri K. Venkatrama Rao : I beg to move :

“This Assembly disapproves the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Ordinance I of 1954 promulgated by the Rajpramukh of Hyderabad under Article 213 (1) read with Article 238 of the Constitution, being unwarranted and inconsistent with the provisions of Article 192 read with Article 238 of the Constitution”.

Mr. Speaker : Resolution moved.

شری کے - وی - رام راؤ - اسپیکر سر - آرڈیننس کا جو تاریخی پس منظر ہے وہ یہ ہے کہ ۵ - فروری کے دن ڈپٹی منسٹروں کی جانب سے حلف وفا داری اٹھایا گیا اور انکا تقرر بھی اسی دن سے عمل میں آیا - اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ڈپٹی منسٹرس نے ایک عہدہ قبول کیا ہے - آیا وہ ایسے عہدے قبول کرسکتے ہیں یا نہیں - اس سلسلہ میں دستور ہند صاف ہے کہ اگر کوئی آئربیل ممبر اسمبلی آفس آف پرافٹ (Office of profit) اصل کرنا چاہے تو اسکو چاہئے کہ اسمبلی سے اجازت لے یعنی اس طرح کا ایک قانون اسمبلی سے پاس ہو اور انکو مجاز گردانا جائے کہ وہ اس عہدہ کو قبول کریں - اب یہ تو صاف ظاہر ہے کہ یہ آفس آف دی پرافٹ ہے یا نہیں - وہ آفس آف دی پرافٹ ہے - اس سلسلہ میں تنخواہ ملتی ہے - بھتہ ملتا ہے - الونس ملتا ہے - اس لئے یہ آفس آف دی پرافٹ ہے - اسکے لئے ایک انیا کٹمنٹ کی ضرورت ہے - لیکن میں صاف طور پر یہ کہنے کے موقف میں ہوں کہ اسمبلی کے ذریعہ کوئی انیا کٹمنٹ نہیں کیا گیا - اور انیا کٹمنٹ ہونے اور انہیں مجاز گردانے سے قبل ہی حلف وفا داری اٹھایا گیا اور کام بھی شروع کردیا گیا - اسطریقہ سے میرا جو آرگیومنٹ ہے اسکی تائید آرٹیکل ۱۹۱ سے ہوتی ہے - آرٹیکل ۱۹۱ کا ضمن (۱) یہ ہے -

“If he holds any office of profit under the Government of India or the Government of any State specified in the First Schedule other than the office declared by the Legislature of the State.

میں ان الفاظ پر بہت زور دیتا ہوں -

“other than the office declared by the Legislature of the State by law not to disqualify its holder”.

محض اس عہدے کو قبول کرنے سے وہ ڈس کوالیفائیڈ نہیں ہوگئے اس قسم کا قانون مجلس مقننہ سے پاس ہونا ضروری ہے - لیکن اس قسم کا کوئی قانون مجلس مقننہ سے پاس نہیں کیا گیا جب اس کے پہلے ہی ڈپٹی منسٹرس نے عہدہ کو قبول کیا ہے تو رٹراسپیکٹو ایفکٹ (Retrospective effect) دیتے ہوئے راج پر سکھ نے جو آرڈیننس نکالا ہے اسکی کیا ضرورت ہے - ۵ - فروری سے ڈپٹی منسٹرس کو تنخواہ ملنا ضروری ہے ورنہ وہ پریشان ہوں گے ایسی کوئی بات نہ تھی کیونکہ ۲۲ - تاریخ کو اسمبلی منعقد ہونے والی تھی اس کے بعد منظوری حاصل کی جاسکتی تھی - لیکن آرڈیننس جاری کرنے کی اصل وجہ یعنی ۵ - فروری سے تنخواہ ملنا نہیں ہے بلکہ اسکی اصل وجہ اس آرڈیننس کے دفعہ ۵ کو دیکھنے سے معلوم ہوسکتی ہے جو یہ ہے -

“For the avoidance of doubt, it is hereby declared that a person shall not be disqualified for being chosen as, or for being, a member of the Hyderabad Legislative Assembly merely by reason of the fact that he holds the office of a Deputy Minister”.

اس طریقہ سے اسمبلی کے ذریعہ ایک قانون جاری ہونے کے بعد اس عہدہ کو قبول کرنے کی ضرورت تھی۔ تو وہ جو کمی تھی وہ جو نقص تھا اس کو دفعہ ۵ کے ذریعہ رفع کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس طریقہ سے جو کوشش کی جارہی ہے راج پر مکھ اس میں کس حد تک حق بجانب ہیں وہ دوسری چیز ہے۔ لیکن اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ آفس آف دی پرافٹ ہے یا نہیں۔ ۵ فبروری کو جو عہدہ لئے ہیں اس سلسلہ میں جو شرح ہے اس میں یہ صاف ظاہر کیا گیا ہے کہ ایکچوولی (Actually) عملاً آفس آف دی پرافٹ اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کا امکان بھی ہوتا کافی ہے۔ یعنی ڈپٹی منسٹر بننے سے ان کو تنخواہ ملے گی یہ کافی ہے۔ یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ آفس آف دی پرافٹ سے والنٹری دست برداری ہوتے ہیں تو اس کے نیچے سے آفس آف دی پرافٹ ہونے سے روکا نہیں جاسکتا۔ محض تنخواہ سے دست برداری نہیں کہلائی جاسکتی کیونکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں آیا یہ آفس آف دی پرافٹ ہے اس کو ثابت کرنے کے لئے میز پارلیمنٹری پراکٹس اور دوسرے حوالے بھی دئے گئے ہیں۔

اس کی حد تک میں یہ پڑھ دیتا ہوں۔

“Actual making of profit by the incumbent is not necessary to make an office of profit. It is enough if the holder of the office may reasonably be expected to make profit out of it, but the disqualification does not relate to the holding of an office to which any salary is attached, nor is there any other profit way of any reward, commodities, emoluments etc or any other advantage whatsoever. Profit is thus used in a wide sense and is not confined to mere pecuniary gain. On the other hand, the real question being whether remuneration of any kind is to the office, a voluntary renunciation of salary would not make the office other than one of profit”.

اس طرح سے آپ نے ہریونشن آف ڈس کو الیفیکیشن (Prevention of disqualification) کا ایک ایکٹ حیدرآباد میں پاس کیا ہے لیکن اس میں ہریونشن آف ڈس کو الیفیکیشن ایکٹ کا جو شیڈول ہے اس میں ڈپٹی منسٹر کے عہدے کو شامل نہیں کیا گیا اس وجہ منسٹر کی تعریف کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ منسٹر انکلوڈس ڈپٹی منسٹر اور اسکا عمل ۵۔ فبروری سے ہو جائیگا۔ اس طرح ڈپٹی منسٹر کا عہدہ آفس آف دی پرافٹ ہونا ایک مسلمہ چیز ہے۔

اس سلسلہ میں میز پارلیمنٹری پراکٹس اور دوسرے حوالے بھی دئے گئے ہیں لیکن میں اختصار سے کام لیتے ہوئے باسو کا منٹر کا پیج نمبر (۴۵) کا حوالہ دیتا ہوں جو آرٹیکل ۱۰۲ کے تحت اور یہ الفاظ آرٹیکل (۱۹۱) کے تحت بھی درج ہیں۔ وہاں بھی یہ لکھا گیا ہے کہ ۱۰۲ کے تحت جو شرح ہے وہی یہاں بھی درج کی جائے گی۔

یہاں ایک سوال اٹھاتا تھا کہ راج پرمکھ آرڈرس جاری کرتے وقت دفعہ ۵ کے جو الفاظ ہیں۔ اگر اس قسم کا شبہ راج پرمکھ کے دماغ میں نہیں ہے تو دفعہ ۵ چیخ کر پکار کر کہہ رہا ہے کہ راج پرمکھ کے دماغ میں یہ چیز ہے کہ ڈپٹی منسٹرس ڈس کوالیفائی ہوتے ہیں۔ اور اسی لئے اس کو ریموو کرنے کی ضرورت ہوئی۔ میں عالی جناب چیف منسٹر صاحب کے ملاحظہ کے لئے ایک دفعہ اور پڑھتا ہوں۔

For the avoidance of doubt, it is hereby declared that a person shall not be disqualified for being chosen as, or for being, a member of the Hyderabad Legislative Assembly merely by reason of the fact that he holds the office of a Deputy Minister.

جب یہ ڈپٹی منسٹرس ڈس کوالیفائی نہیں ہوتے ہیں تو دفعہ ۵ کو رکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس طریقہ سے یہ سوال اٹھا ہے کہ آیا ڈپٹی منسٹرس ڈس کوالیفائی ہرے یا نہیں اس طرح کا سوال اٹھانے کے بعد اب دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس قسم کا سوال اٹھنے پر راج پرمکھ خود اس کا تصفیہ کر سکتے ہیں۔ اس کا جواب آرٹیکل ۱۹۲ میں ملتا ہے۔ وہ یہ ہے۔

If any question arises as to whether a member of a House of the Legislature of a State has become subject to any of the disqualifications mentioned in clause (1) of Article 191, the question shall be referred for the decision of the Governor and his decision shall be final

ٹھیک ہے۔ یہاں یہی رکھا گیا ہے۔ ۲۳۸ اور ۱۹۲ دونوں آرٹیکل اس کو ملا کر پڑھیں تو یہ تصفیہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ضمن ۲ صاف طور پر یہ کہتا ہے۔

Before giving any decision on any such question, the Governor shall

یہاں "Shall" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو میان ڈیٹری ہے۔

shall obtain the opinion of the Election Commission and shall act according to such opinion.

تو یہاں یہ ہونا چاہیے کہ جونہی یہ مسئلہ راج پرمکھ کے حوالہ کیا گیا آرٹیکل ۱۹۲ ضمن (۲) کے لحاظ سے وہ الیکشن کمیشن کے حوالہ کر دیں۔ اس کی جو کچھ بھی رائے ہو اس پر عمل ہونا ضروری تھا لیکن یہاں راج پرمکھ نے من مانے ڈس کوالیفیکیشن کو دور کرنے پر عمل کیا ہے جو ان کانستٹیوشنل ہے۔ یہی چیز وندھیا پردیش میں بھی پیش آئی جہاں کہ ۲۴-۲۵ ایم۔یل۔ ایڈس کوالیفائی ہو رہے تھے تو اس سلسلہ میں پارلیمنٹ میں ایک ایکٹ پاس کیا گیا۔ یہاں اہم چیز یہ ہے کہ جو ضابطہ ہے وہ یہ ہے کہ الیکشن کمیشن کے حوالہ کیا جائے اور ان کی رائے ہوگی۔ وہ دیہات کی حالت کو

۔ - فبروری کو ڈپٹی منسٹرس کا تقرر ہوتا ہے اور ۱۳ - فبروری کو راج پرمکھ نا قابلیت کو رفع کرنا چاہتے ہیں تو ان کو کوئی اختیار نہیں ہے - کیونکہ پورے ایکٹ میں ہم دیکھتے ہیں کہ اس مسئلہ کو الگشن کمیشن کے حوالہ کیا جانا چاہیئے تھا جب بہ مسئلہ الگشن کمیشن کے حوالہ نہیں کیا گیا تو یہ آرڈیننس جاری نہیں کیا جاسکتا - اس سے قبل بنی ۲۱۳ ضمن (۳) بھی ایوان کے ملاحظہ میں لایا گیا تھا جو یہ ہے -

“If and so far as an Ordinance under this Article makes any provision which would not be valid if enacted in an act of the Legislature of the State assented to by the Governor, it shall be void.”

یعنی اگر کسی چیز کے انیا کٹمنٹ کرنے کا اس ہاؤز کو اختیار نہیں ہے تو راج پرمکھ بھی اس کے لئے کوئی آرڈیننس نہیں نکال سکتے - ان امور کے سلسلہ میں جس کا اختیار اسمبلی کو ہے اون کی حد تک راج پرمکھ کو بھی اختیار ہے کہ آرڈیننس نکالیں - یہ صاف ظاہر ہے کہ اس سلسلہ میں تاؤقیقہ ضابطہ معینہ اختیار کر کے الگشن کمیشن کو رفر نہ کیا جائے اوس وقت تک کوئی ایکٹ بنانے یا ڈپٹی منسٹرس کے ڈس کوالیفیکیشن کو روک کرنے کا اختیار نہیں ہے - چنانچہ کانسی ٹیوشن کے آرٹیکل (۲۱۳) ضمن (۳) کے تحت راج پرمکھ کو اس طریقہ سے آرڈیننس نکالنے کا اختیار نہیں ہے اور اوسی کے ساتھ ساتھ بل نمبر (۱) کو بھی جو ہمارے سامنے آیا ہے حالت موجودہ نہیں لایا جاسکتا تھا - اس کے لئے صاف اور صحیح ضابطہ یہ ہے کہ پہلے تو اس مسئلہ کو کمیشن کے حوالے کیا جائے - اور پھر اوسکی رائے کے مطابق راج پرمکھ عمل کریں - اس کے بعد اسمبلی کے سامنے وہ بل نمبر (۱) پیش کیا جائے - لیکن یہاں یہ ضابطہ ترک کیا گیا ہے - اور اس کو اوور لک (Over look) کیا گیا ہے - اس لحاظ سے نہ صرف راج پرمکھ نے اس سلسلہ میں ان کانسی ٹیوشنل عمل کیا ہے بلکہ منسٹرس نے بھی کیا ہے جو آرڈیننس کے اشیو (Issue) کرنے کے سلسلہ میں مشورہ دئے ہیں - میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے یہ غلط مشورہ دیا اور غلط آرڈیننس نکلوایا - اور پھر غلط طریقہ پر یہ بل یہاں لایا جا رہا ہے - اس حکومت کی جانب سے جو ”قانون کا راج“ کا نعرہ لگاتی ہے یہ ان کانسی ٹیوشنل بل پیش کیا گیا ہے - ہم اس کی پارٹی نہیں ہو سکتے - یہ آرڈیننس ان کانسی ٹیوشنل ہے اس لئے یہ ڈس اپروو (Disapprove) ہونا چاہئے - اور اس کے ساتھ ہی یہ بل بھی کانسی ٹیوشن کے لحاظ سے اسمبلی کے سامنے نہیں آسکتا -

شری کے - انٹ ریڈی - منسٹر اسپیکر - اس دستوری مسئلہ پر جو بحث اٹھی ہے اوس کے بارے میں میں کچھ ایوان کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں - جو آرڈیننس نکلا ہے اوس کے تعلق سے تین چیزیں زیر بحث آتی ہیں - ایک تو یہ کہ کیا یہ

کانسٹی ٹیوشن کے مغائر نہیں جس میں یہ کہا گیا ہے کہ منسٹر چاہے وہ یونین کے ہوں یا اسٹیٹ کے اون کا جو آفس ہے وہ آفس آف پرافٹ نہیں ہے۔ اس کی موجودگی میں کیا ڈپٹی منسٹرس کا آفس آفس آف پرافٹ کہلایا جاسکتا ہے یا نہیں۔ دوسرا یانٹ یہ ہے کہ ڈپٹی منسٹرس ایک تاریخ کو حلف وفاداری اٹھاتے ہیں اوسکے چھ سات روز کے بعد آرڈیننس نکلتا ہے اس طرح ایک ویکوم پیدا ہو گیا کیا اس کے لئے ری ٹراسپیکٹیو ایکٹ دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ تیسرا پانٹ یہ ہے کہ کانسٹی ٹیوشن کا پراویژن صرف منسٹرس کی حد تک ہے یا کیا۔ ڈپٹی منسٹرس کو آفس آف دی پرافٹ نہیں ہولڈ کرنا چاہئے۔ اس لئے اس کے لحاظ سے جو آرڈیننس نکالا گیا اوسکو جاری کرتے وقت چونکہ وہ کانسٹی ٹیوشن کی خلاف ورزی میں تھا کیا پریسیڈنٹ کا اسنٹ (Assent) لینا لازمی نہیں ہے۔ جب کنسنٹ لینا لازمی ہے تو پھر ایسا کوئی آرڈیننس جاری نہیں کیا جاسکتا جو پریسیڈنٹ کے اسنٹ کے بغیر جاری کیا گیا ہو۔ دستور کا آرٹیکل (۲۱۳) یہ کہتا ہے کہ جب راج پرمکھ یا گورنر کوئی ایسا آرڈیننس جاری کرتے ہیں جو دستور کے پراویژنس کے خلاف ہو یا دستور میں تبدیلی کا محتاج ہو تو اوس کے لئے پریسیڈنٹ کا اسنٹ ضروری ہے۔ جب تک کنسنٹ نہ ہو آرڈیننس جاری نہیں کیا جاسکتا اگر کیا گیا ہے تو وہ وائد (Void) ہے۔ جہاں تک پہلی تعریف کا تعلق ہے میں یہ عرض کرونگا کہ کانسٹی ٹیوشن کے اندر پراویژنلی یہ کہا گیا ہے کہ منسٹر کا آفس آفس آف دی پرافٹ نہیں ہے۔ جب یونین کی پارلیمنٹ کے لئے ڈپٹی منسٹرس اور منسٹرس آف اسٹیٹس مقرر کئے جا رہے تھے اوس وقت پارلیمنٹ نے ایک ایکٹ بنایا ریمول آف ڈس ایبیلیٹیز ایکٹ (Removal of Disabilities Act) بابتہ سنہ ۱۹۵۰ع اوس کے لحاظ سے انہوں نے ڈپٹی منسٹرس اور منسٹر آف اسٹیٹس کا تقرر کیا۔ لیکن وہ ایکٹ جو پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا وہ صرف یونین کی حد تک تھا۔ اسٹیٹ سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور نہ اوسکا اطلاق اسٹیٹ کے منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس پر ہو سکتا ہے۔ یہ چیز ریمول آف ڈس ایبیلیٹیز ایکٹ آف سنہ ۱۹۵۰ع کے تحت ظاہر کی گئی ہے۔ لیکن یہاں کانسٹی ٹیوشن کے پراویژن کی اسپرٹ کے خلاف ایک آرڈیننس نکالا گیا ہے۔ اس کے متعلق میں عرض کرونگا کہ یہ دو طرح پر کانسٹی ٹیوشن کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ ایک تو یہ کہ یہ خود ہی کانسٹی ٹیوشن کے خلاف ہے۔ اور دوسری یہ کہ پریسیڈنٹ کے اسنٹ کے بغیر جاری کیا گیا ہے۔ کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل (۲۱۳) میں یہ پریسیڈنٹ کے انسٹرکشن یا اسنٹ کے بغیر کوئی بل انٹراڈیوس نہیں کیا جاسکتا۔ جب ایسا ہے تو پھر اس کے متعلق کوئی آرڈیننس بھی جاری نہیں ہو سکتا۔ اسلئے میں یہ عرض کرونگا کہ جو آرڈیننس جاری کیا گیا ہے وہ دو طرح کی خلاف ورزی پر مشتمل ہے۔ ایک تو یہ کہ اکسپریسلی جو پراویژن کانسٹی ٹیوشن میں ہے وہ منسٹرس کی حد تک ہی ہے۔ لیکن یہ آرڈیننس اوسکی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اور سب سے زیادہ اریگولرٹی (Irregularity)

شری کٹھ رام ریڈی (نلگنڈہ) - مسٹر اسپیکر سر - یہاں بحث صرف اس قدر ہے کہ آیا اسمبلی کے کوئی ممبر آفس آف دی پرافٹ کے لئے حلف لے سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر لیتے ہیں تو اس کا کیا اثر ہے۔ دفعہ (۱۹۱) کے تحت لیجسلیٹو اسمبلی کا کوئی ممبر بغیر کسی آرڈیننس کے یا کسی اناکٹمنٹ کے ایسا کوئی حلف نہیں لے سکتا۔ اگر وہ ایسا کریں تو ڈسکوالی فائی (Disqualify) ہو جاتے ہیں۔

۵۔ فبروری سنہ ۴۵ ع کو کوئی آرڈیننس نہیں تھا۔ ۱۳۔ فبروری سنہ ۴۵ ع کو آرڈیننس نکالا گیا جس میں ایک ضمن میں یہ کہا گیا کہ اگر اس میں کوئی شبہ ہو تو ہم اس کو کلیر (Clear) کر سکتے ہیں یعنی -

"For the avoidance of doubt it is hereby declared that a person shall not be disqualified....."

تو یہاں ورڈنگ کے لحاظ سے یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ ڈسکوالی فائی ہوچکے ہیں۔

"....for being chosen as or for being, a member of the Hyderabad Legislative Assembly merely by reason of the fact that he holds the office of a Deputy Minister".

اس لحاظ سے یہ ڈس کوالیفائیڈ ہو گئے ہیں۔ اور (۱۹۲) ہزار وین کے قریب الیکشن کمیشن کی رائے سے اس کا تصفیہ کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں مجھے اطمینان

358 15th March, 1954. *Resolution disapproving the Ordinance No. 1 of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954.*

کہنا ہے کہ ڈپٹی مسٹرس سے متعلق جو ایکٹ لایا گیا ہے وہ بعد میں لا با گیا حالانکہ وہ ۵۔ فروری سنہ ۵۴ء کو حلف اٹھا چکے ہیں۔ اس لئے وہ ڈس نہوائی نائی ہو گئے ہیں۔ چنانچہ وہ ایکٹ اب پیش نہیں ہو سکتا۔ راج پرمکھ بغیر الکسن کمیشن کی رائے کے اون کے ڈس کوالیفیکیشن کو ریمو نہیں کر سکتے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ سر۔ آنریبل ممبرس نے دستور کے چند دفعات کو غلط فہمی پر مبنی کر کے اپنا ریزولوشن پیش کیا ہے اور اس کی تائید بھی کر رہے ہیں۔ میں سب سے پہلے یہ استدعا کروں گا کہ آنریبل ممبرس جو قانون دان ہیں اور جنہوں نے یہ اعتراضات اٹھائے ہیں وہ سارے دستور کو اور اس کے آرٹیکلز کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر اچھی طرح پڑھ لیں۔ وہ اس غلط فہمی میں ہیں کہ اس آرڈیننس (Ordinance) کو جاری کرنے میں راج پرمکھ نے آرٹیکل (۱۹۲) کے تحت عمل کیا ہے۔ یعنی اوس کے تحت انہوں نے ڈپٹی مسٹرس کے ڈس کوالیفیکیشن (Disqualifications) کو ریمو (Remove) کیا ہے۔ میں سب سے پہلے اس غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ راج پرمکھ نے کسی ممبر کے ڈس کوالیفیکیشن کو آرٹیکل (۱۹۲) کے تحت دور نہیں کیا ہے۔ یہ بنیادی غلطی ہے جس کی بنا پر آپ نے اعتراض کیا ہے۔ راج پرمکھ نے جو عمل کیا ہے وہ آرٹیکل (۱۹۱) کے تحت کیا ہے۔ آرٹیکل (۱۹۲) کے تحت عمل نہیں کیا۔

اگر آنریبل ممبرس آرٹیکل (۱۹۱) کو ملاحظہ فرمائیں تو اون کو اچھی طرح سے معلوم ہوگا کہ (۱۹۱) میں ڈس کوالیفیکیشنس فار ممبرشپ (Disqualification for membership) کی جو تعریف کی گئی ہے وہ کن کن صورتوں کے لئے ہے۔ کن کن صورتوں میں وہ ڈس کوالیفائی ہو سکتے ہیں۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ آفس آف پرافٹ (Office of Profit) ہولڈ (Hold) کرنا ڈس کوالیفیکیشن کی وجہ ہے۔ لیکن اس کے بعد (۱۹۱) اے میں یہ ہے کہ

“If he holds any office of profit under the Government of India or the Government of any State, specified in the first Schedule, other than an office declared by the Legislature of the State by Law not to disqualify its holder.”

ان الفاظ پر میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

“.....the office declared by the Legislature of the State by law not to disqualify its holder”.

اگر اسٹیٹ لیجسلیچر قانون کے ذریعہ کسی آفس کے بارے میں یہ ڈیکلیر (Declare) یا اعلان کرے کہ اس آفس کا ہولڈر ہاؤس کا ممبر ہونے سے ڈس کوالیفائی نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں اس آفس کے قبول کرنے کی وجہ سے کوئی ممبر ڈس کوالیفائی نہیں ہوگا۔ ہمارے کانسیٹیوٹن میں مسٹرس ہونے کی وجہ سے ڈس کوالیفائی نہ ہونے کی صراحت کی گئی ہے لیکن ڈپٹی مسٹرس کے بارے میں ایسی کوئی صراحت نہیں ہے۔ اس لئے

سیا لیریز آف منسٹرس (امنڈمنٹ) بل بابت سنہ ۱۹۵۴ء میں اس شبہ کو رفع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ راج پرمکھ نے آرٹیکل (۱۹۲) کے تحت عمل نہیں کیا۔ جب وقت آئیگا تو الکشن کمیشن کو ریفر کیا جاسکے گا۔ قبل اس کے کہ کوئی شخص ڈس کوالیفیکیشن (Disqualification) انکر (Incur) کرے لیجسلیچر کو ایسا اختیار تھا۔ کیا لیجسلیچر کو ایسا اختیار نہیں تھا کہ وہ رٹراسپیکٹیو افکٹ (With retrospective effect) یہ قرار دے کہ فلاں آفس، آفس آف پرائٹ نہیں ہے؟ جس چیز کے کرنے کا اختیار لیجسلیچر کو ہے اسی چیز کے کرنے کا اختیار راج پرمکھ کو بھی ہے جب کہ لیجسلیچر سشن میں ہو۔ جس تاریخ ڈپٹی منسٹرس کا تقرر ہوا اس تاریخ لیجسلیٹیو اسمبلی سشن میں نہیں تھی اس لئے انہوں نے آرڈیننس کے ذریعہ ڈپٹی منسٹر کے آفس کو اس طرح ڈکاپر کیا کہ اسکا ہولڈر حیدرآباد لیجسلیٹیو اسمبلی کا ممبر ہونے سے ڈسکوالیفائی نہوگا۔ یہ صراحت اس لئے کی گئی کہ کوئی شبہ باقی نہ رہے۔ یہ آرڈیننس لیگل اوپینین (Legal opinion) حاصل کرنے کے بعد جاری کیا گیا ہے۔ محض منسٹروں کے قانونی معلومات کی بنا پر یہ آرڈیننس جاری نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن منسٹروں کا مشورہ بھی یہی تھا۔ اتفاق سے وہ بھی قانون دان ہیں لیکن محض منسٹروں کی قانونی رائے کی بنا پر ایسا نہیں کیا گیا ہے بلکہ لیگل اڈوائزر کی رائے کے بعد راج پرمکھ نے آرڈیننس جاری کیا ہے۔

دوسری چیز میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آرٹیکل (۱۹۲) کس لئے مدون کیا گیا ہے؟ آرٹیکل ۱۹۲ ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ وہ اس غرض کے لئے مدون کیا گیا ہے :-

What is the purpose or what is the object of that Article? It says:—

192 (1) "If any question arises as to whether a member of a House of the Legislature of a State has become subject to any of the disqualifications mentioned in clause (1) of Article 191, the question shall be referred for the decision of the Governor and his decision shall be final."

کلاز (۲) یہ ہے۔

"Before giving any decision on any such question, the Governor shall obtain the opinion of the Election Commission and shall act according to such opinion".

فرض کیجئے کہ یہ آرڈیننس جاری نہوتا اور ڈپٹی منسٹرس کا تقرر ہو جاتا تب کیا ہوتا؟

The question would have been referred to the Governor or the Rajpramukh. The Rajpramukh would have been required to obtain the opinion of the Election Commission.

لیکن یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ راج پرمکھ کے دل میں ان کے ہر دے میں شبہ تھا اس لئے یہ آرڈیننس نافذ کیا گیا ہے۔ آج جو سسٹیمائیز کوئشن

(Substantive question) ریز (Raise) کیا گیا ہے اس سوال کو ریز کرنے کا کیا پروسیجر ہے ؟

Such and such a member has become subject to disqualification. Then who has to decide? The Governor or the Rajpramukh has to decide.

ڈپٹی منسٹرس کو مقرر کرتے وقت یہ ڈیکلیر کرنا لازمی تھا کہ ان کا آفس آف براءت نہیں ہے۔ یہ کہنا کہ یہ کام لیجسلیٹیو اسمبلی کا ہے صحیح ہے لیکن جب لیجسلیٹیو اسمبلی مشن میں نہ تو یہ کام راج برہمہ کا ہے۔ یہاں کوئی خلاف ورزی کی صورت ہی نہیں ہے الکنشن کمیشن کا سوال اس میں نہیں آتا۔ آرڈیننس اس لئے نکالا گیا ہے کہ آپ کو یہ موقع دینا نہیں چاہتے تھے۔ ۱۳۔ تاریخ کو یہ آرڈیننس نکالا گیا ہے اور اس کو ٹراسپکٹیو انکٹ نہ دیا جاتا تو ان مباحث کی گنجائش تھی لیکن اب دستور کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔ دستور کے بالکل مطابق یہ آرڈیننس جاری کیا گیا ہے اور بہ بل پیش کیا گیا ہے۔ لیجسلیٹیو اسمبلی کا مشن شروع ہوتے ہی اولین موقع پر ہم نے یہ بل پیش کیا ہے۔ دستوری دشواریوں کے تعلق سے جو اعتراض کیا گیا ہے وہ بنیادی طور پر غلط ہے راج برہمہ نے اس آرڈیننس کے ذریعہ اس سوال کا

Whether any member of the House has become subject to any of the disqualification mentioned in clause (1) of Article 191 ?

تصفیہ نہیں کیا ہے۔ ایسا کرنے کا ان کو اختیار نہیں ہے۔ اگر ایسا سوال پیدا ہوتا تو الکنشن کمیشن سے استمراج کئے بغیر اس کا تصفیہ نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے اس موقع پر جو کچھ کیا ہے اس میں کوئی بحث کی گنجائش نہیں ہے۔ بالکل اسی طرح بمبئی میں بھی ہوا ہے وہاں بھی منسٹر انکلوڈس ڈپٹی منسٹرس (Minister includes Deputy Ministers) نہیں لکھا ہوا تھا لیکن جب وہاں ڈپٹی منسٹرس کا تقرر ہوا تو عین اس طرح وہاں بھی ایسا ہی ترمیمی بل پاس ہوا۔

For avoidance of doubt, Minister includes Deputy Minister.

اس قسم کا کلاز اس میں رکھا گیا ہے۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ کوئی کانسنٹی ٹیوشنل غلطی نہیں ہوئی ہے۔ کوئی بحث کی گنجائش اس میں نہیں ہے۔ یہ میں بالکل خلاصتاً کہہ رہا ہوں۔

For avoidance of doubt, it is declared that Minister includes Deputy Minister.

* شری انا جی راؤ گوانے (پربھنی) منسٹر اسپیکر سر۔ جو قانونی بحث آؤریبل چیف منسٹر کی جانب سے کی گئی ہے کہ۔

With due respect to legal heads of that party or legal advice.

جھسے اس بارے میں یہ کہنا ہے کہ پانچ تاریخ کو ڈپٹی منسٹر نے حلف اٹھایا اور اس کے بعد اپنا کام شروع کر دیا۔ اسی وقت (۱۹۱) کے تحت ڈس کو الیفانڈ ہونا طے پاتا تھا۔ جیسا کہ ابھی ابھی کہا گیا کہ منسٹر میں ڈپٹی منسٹر بھی شامل ہے۔ پارلیمنٹ میں منسٹر کے ساتھ ڈپٹی منسٹر بھی شامل ہوتا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ اس تعلق سے وہاں کے قانون کے مطابق قانون بنانا ضروری نہیں ہے۔ پانچ تاریخ کو جب انہوں نے اپنے عہدہ کو قبول کر لیا اور ۱۳ تاریخ تک انہوں نے آفس آف پرافٹ کیا ہے تو وہ ڈس کو الیفانڈ ہو چکے ہیں اس کے بعد ایک آرڈیننس ایسا نکالا جاتا ہے (۱۹۱) کے تحت آرڈیننس نکالا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اوس تاریخ کو لیجسلیٹیو اسمبلی سیشن میں نہ ہونے سے راج پر سکھ نے آرڈیننس نکالا ہے اور ایسا اختیار راج پر سکھ کو ہے۔ یہ بحث اوس وقت صحیح ہو سکتی ہے کہ پانچ تاریخ کو ڈپٹی منسٹر ڈس کو الیفانڈ ہونے سے پہلے یہ کہا جاتا تو صحیح ہو سکتا تھا کیونکہ اسٹیٹ لیجسلیشن کو جو اختیار ہے اس کے تحت وہ صحیح ہو سکتا تھا شری رنگ راؤ دیشمکھ (گنگا کھیٹر) - کوئی نیا شخص ہاؤز میں آیا ہے۔

منسٹر اسپیکر - ممبر آف دی اسٹاف (Member of the Staff) ہے۔

شری انا جی راؤ گوانے - (۱۹۱) کے تحت آرڈیننس کے نکالنے کا اختیار راج پر سکھ کو اوس وقت ہو سکتا تھا جبکہ پانچ تاریخ کو وہ نکالتے۔ ڈس کو الیفیکشن ہونے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤز کو بھی اختیار باقی نہیں رہتا۔ آٹھ تاریخ کو ریٹراسپیکٹیو ایفکٹ دیکر آرڈیننس نکالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہمارے دستور میں کوئی ایسا آرٹیکل نہیں ہے کہ سکشن کی اسپرٹ کے خلاف راج پر سکھ اپنے اختیارات استعمال کریں۔ اور ایک ڈس کو الیفانڈ ممبر کے ڈس کو الیفیکشن کو دور کریں۔ نیز یہ کہ جو طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے تھا وہ بھی اختیار نہیں کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ الکشن کمشنر کی رائے کے بغیر نہیں کیا جاسکتا تھا۔ (۱۹۲) کے تحت بھی جو قانون آ رہا ہے تو اس آرڈیننس کو ری پیل (Repeal) کر کے جو پیش کیا جا رہا ہے اس کو بھی اسمبلی نہیں پاس کر سکتی۔ اسی سس میں راج پر سکھ کے اختیارات بھی نہیں آسکتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ریٹراسپیکٹیو ایفکٹ دیکر غلطی کو نباہنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پانچ تاریخ کو عہدہ سنبھالنے کے ساتھ ہی پورے ڈپٹی منسٹر ڈس کو الیفانڈ ہو گئے ہیں۔ اس طریقہ سے ڈس کو الیفیکشن دور کیا جاسکتا ہے۔ دوسرا کوئی طریقہ آرڈیننس پاس کر کے یا ریٹراسپیکٹیو ایفکٹ دیکر یا کسی طرح اختیار کرنا قانوناً درست نہیں۔ اسٹیٹ اسمبلی کو جب تک کہ پریزیڈنٹ کی ایسٹ حاصل ہو ایسا قانون پاس کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ یہ میری رائے ہے۔

* شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ - آج اس آرڈیننس کے بارے میں جو دستوری مباحث پیدا ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ شاید و قادیانی ایسے مسائل پیش آسکتے ہیں۔ آج ہاؤس کے

"If any question arises as to whether a member of a House of the Legislature of a State has become subject to any of the disqualifications mentioned in clause (1) of Article 191, the question shall be referred for the decision of the Governor and his decision shall be final."

"Before giving any decision on any such question, the Governor shall obtain the opinion of the Election Commission and shall act according to such opinion."

جب راج پرمکھ کے سپرد یہ مسئلہ کرتے ہیں تو یعنی راج پرمکھ یا گورنر الکشن کمیشن سے مشورہ کر کے اس کا تصفیہ کریں گے۔ یہ مسئلہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے کہ ج۔ فبروری کو جملہ ڈپٹی منسٹرس ڈس کو الیفا ٹیڈ ہو چکے ہیں۔ اس کی اصلاح یا چارہ جوئی کرنا ہو تو آرٹیکل ۹۲ کے تحت راج پرمکھ کریں گے۔ اور اس کی تفصیلات کے بعد اس کا تصفیہ کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دفعہ ۲۱۳ کے تعلق سے راج پرمکھ کو آرڈیننس نکالنے کا اختیار دیا گیا ہے دیکھنا یہ ہے کہ جو آرڈیننس خلاف کانسی ٹیوشن ہو وہ جاری کر سکیں ہیں یا نہیں۔ میرے خیال میں دفعہ ۲۱۳ ضمن (۲) بالکل صاف ہے۔

An ordinance promulgated under this Article shall have the same force and effect as an Act of the Legislature of the State assented to by the Governor, but every such ordinance.

(a) shall be laid before the Legislative Assembly of the State.

جیسا کہ آرڈیننس کے بارے میں کہا جا رہا ہے آرڈیننس جاری ہوا ہے اسمبلی کے سامنے آیا ہے۔

or where there is a Legislative Council in the State, before both the Houses, and shall cease to operate at the expiration of six weeks from the reassembly of the Legislature, or if before the expiration of that period, a resolution disapproving it is passed by the Legislative Assembly and agreed to by the Legislative Council, if any, upon the passing of the resolution or, as the case may be, on the resolution being agreed to by the Council ; and (b) may be withdrawn at any time by the Governor.

اس کے بارے میں میرا یہ استدلال ہے کہ ہاؤس کے سامنے جو ریزولوشن آیا ہے اس کا تصفیہ آرٹیکل ۲۱۳ کی روشنی میں ہونا لازمی ہو جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس جانب کے آئریبل ممبرس نے جو مباحث کئے ہیں وہ بالکل قانونی مباحث ہیں۔ اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو ہاؤس اس کا تصفیہ کرتے ہوئے اس ریزولوشن کو منظور کیا جانا چاہیے۔ اس غلطی کی اصلاح کس طرح کی جاسکتی ہے وہ دوسرا مسئلہ ہے۔ لیکن دستور کی روشنی میں شبہ کو ویسے ہی رکھتے ہوئے اس ریزولوشن کو ڈس الوو (Disallow) کرنا مناسب نہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان مباحث کی روشنی میں پورا ہاؤس ریزولوشن کی تائید کریگا۔

مسٹر اسپیکر۔ کیا مورور آف دی موشن کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟

شری کے۔ وی۔ رام راؤ۔ میں سمجھتا ہوں ایجوکیشن منسٹر بھی اس مسئلہ پر کچھ روشنی ڈالینگے۔

Mr. Speaker : Please refer to Rule 41 of our Assembly Rules.

(3) "The mover of a motion, but not the mover of an amendment other than an amendment to a Bill or to the Rules, may speak a second time on the conclusion of the debate by way of reply. The mover of an amendment to an amendment shall have no right of reply. If the motion is moved by a private member, the Minister-in-charge of the Department concerned shall have the right of speaking after the mover has replied whether such Minister has previously spoken in the debate or not."

* شری کے۔ اننت رام راؤ (دیور کٹلہ) مسٹر اسپیکر سر۔ میں بھی اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار صرف دو منٹ میں کرنا چاہتا ہوں۔

سوال یہ ہے کہ جو آنریبل ممبرس ڈپٹی منسٹر بن گئے ہیں اس کی وجہ سے وہ ڈس کوالیفائیڈ ہو گئے ہیں۔ کانسٹی ٹیوشن کی دفعہ (۱۶۳) کے تحت اگر کوئی منسٹر حلف اٹھائے تو وہ اپنے آفس میں انٹر ہو جاتا ہے۔

Before a Minister enters upon his office, the Governor shall administer to him the oaths of office and of secrecy according to the forms set out for the purpose in the 3rd Schedule.

چنانچہ انہوں نے ۵۔ فروری کو حلف اٹھایا ہے اس کے ساتھ ہی ان کا تقرر ڈپٹی منسٹریز پر ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد دیکھنا پڑتا ہے کہ آرٹیکل (۱۹۱) کے تحت چونکہ وہ آفس آف پرافٹ ہے اس لئے وہ ڈس کوالیفائیڈ ہو جاتے ہیں۔

If he holds any office of profit under the Government of India or the Government of any State specified in the First Schedule, other than an office declared by the Legislature of the State by law not to disqualify its holder.

ہونا یہ چاہیے کہ آرڈیننس پہلے یعنی انٹر ہونے سے قبل نکالا جاتا ۱۶۳ (۳) کے تحت وہ ڈس کوالیفائیڈ نہیں ہیں اگر یہ آرڈیننس راج پرمکھ کے ذریعہ نکالا جاتا تو وہ ڈس کوالیفائیڈ نہوتے۔ لیکن ۵۔ فروری کے بعد ۱۰۔ فروری تک وہ ڈس کوالیفائیڈ ہو چکے ہیں۔ اس لئے بہ کورسجین (۱۹۲) کے تحت آنا ہے۔ آنریبل چیف منسٹر نے یہ فرمایا کہ ہاؤس میں یہ سوال دیکھنا چاہیے۔ ایسا نہیں ہے۔

If any question arises as to whether a member of a House of the Legislature of a State has become subject to any of the disqualifications mentioned in clause (1) of Art. 191, the question shall be referred for the decision of the Governor and his decision shall be final.

ہاؤس میں کسی ممبر کو دیکھنے کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ وہ مسئلہ خود بخود پیدا ہوتا ہے کہ ۵۔ کے بعد سے آج تک آرڈیننس نافذ نہیں ہوا ہے۔ اس لئے ۱۳ کو وہ ڈس کوالیفائیڈ ہو جاتے ہیں۔ ۲۔ کے تحت یہ لازم ہو جاتا ہے کہ الکشن کمیشن سے مشورہ کیا جائے لیکن چونکہ ایسا نہیں کیا گیا ہے اس لئے وہ وائیڈ ہو جاتا ہے۔ وہ آرڈیننس ناقابل منظوری ہے۔

شری کے۔ وی۔ رام راؤ۔ مسٹر اسپیکر سر۔ آنریبل لیڈر آف دی ہاؤس نے یہ فرمایا کہ آرڈیننس جو جاری کیا گیا ہے وہ آرٹیکل ۱۹۲ کے تحت نہیں ہے بلکہ آرٹیکل (۱۹۱) کے تحت ہے۔ میں سمجھتا ہوں آرٹیکل (۱۹۱) کے الفاظ اس وقت متعلق ہوتے ہیں جب کسی شخص کے ڈس کوالیفائیڈ ہونے سے پہلے اس طرح کا انیا کٹمنٹ ہونا چاہیے۔ یعنی ۵۔ فروری کو ڈپٹی منسٹری کا عہدہ سنبھالنے سے قبل یعنی ۳۔ فروری کو۔

اس قسم کا آرڈیننس نکالتے تو اس کا کوئی جواز ہو سکتا تھا لیکن ایک دفعہ ڈس کو الیفائیڈ ہونے کے بعد جیسا کہ خود آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا اس کے لئے آرڈیننس نکالا گیا۔ اور انہوں نے یہ صاف بتلایا کہ چونکہ اس طرح کا سوال اٹھایا جائیگا اس لئے ہم نے یہ آرڈیننس نکالا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں اس وقت ڈس اپروول موشن کا سوال نہیں نہیں اٹھا ہے چیف منسٹر نے کیپینٹ میں یہ سوال اٹھایا ہے اور راج پرمکھ کے پاس اسی لئے اس کو لیے جایا گیا کہ اس طرح ڈپٹی منسٹرس ڈس کو الیفائیڈ ہو جا رہے ہیں۔ لیکن ایک مرتبہ ڈس کو الیفائیڈ ہوجانے کے بعد آرٹیکل (۱۹۲) ہی متعلق ہو سکتا ہے۔

اگر ڈس کو الیفائیڈ ہونے سے کسی کو روکنا ہوتا تو ایسی صورت میں آرٹیکل آرٹیکل (۱۹۱) متعلق ہوتا۔ لیکن یہاں تو ”ناقابلت“، عائد ہو چکی ہے اور اس وقت سوائے آرٹیکل (۱۹۲) کے کوئی اور صورت نہیں ہے۔ یہ کہنا کہ (۱۹۱) کے تحت کارروائی کی جارہی ہے غلط ہے۔ ۱۹۱ کے تحت آرڈریننس جاری کرنے کا موقع نہیں ہے۔ اگر اس کے تحت راج پرمکھ کو جگانا تھا تو ان کو جگانے کا وقت ۴ فروری تک تھا۔ ۱۳ کے بعد کارروائی کرنا ان کانسٹی ٹیوشنل ہے۔ اس کو جائز قرار دینے کے لئے جو آرڈیننس نکالا گیا ہے دستور اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے یہ ان کانسٹی ٹیوشنل ہے۔ یہاں سوال اٹھانے کے بارے میں اعتراض کیا جاتا ہے۔ میں کہوں گا کہ خود آنریبل چیف منسٹر نے راج پرمکھ کے سامنے یہ سوال رکھ کر اس سوال کو اٹھایا ہے۔ اس طرح آنریبل چیف منسٹر میری وکالت خود کر رہے ہیں۔ اس طرح دفعہ ۵ کو رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے لیگل ہیڈس اور لیگل اڈوائزرز سے یہی کہینگے کہ اس ایکٹ میں دفعہ ۵ کو رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ ڈس کو الیفائیڈ ہونا خود حکومت کا مسئلہ ہے۔ راج پرمکھ خود اپنے آرڈیننس کے ذریعہ صاف طور پر یہ کہتے ہیں۔ اب اسٹیج صرف پوسٹ مارٹم کا ہے۔ جبکہ مسئلہ کو الکشن کمیشن کے حوالہ کیا جانا چاہیے۔ الکشن کمیشن کا جو مشورہ ہوگا اس پر عمل ہوگا۔

یا دوسرے طریقہ سے بھی میں کہہ سکتا ہوں کہ اس فلور پر مسئلہ اٹھایا گیا تو اب بھی ریفر کیا جاسکتا ہے۔ مگر ریفر کرتے ہوئے ایک چیز دیکھنا ضروری ہے کہ ضابطہ کے لحاظ سے پروسجر اڈاپٹ نہیں کیا گیا تو یہ لاکونا (Lacuna) رہیگا۔ اس کے خلاف کیا جائے تو آرڈیننس کے سلسلہ میں جو کوئی بھی عارت کھڑی کی جاتی ہے وہ زمین پر آجائیکی اور یہ ایکٹ بھی پاس نہیں کیا جاسکتا۔ اس طریقہ سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو اعتراضات پیش کئے گئے ہیں ان میں کوئی قوت نہیں ہے۔ میں مسئلہ طور پر ان الفاظ کو دہراتا ہوں کہ ”اسی لئے یہ لایا گیا ہے تو اسی لئے یہ اعتراض کیا گیا ہے“ کیونکہ ونس ڈس کو الیفائیڈ ایز آلویس ڈس کو الیفائیڈ (Once Disqualified is always disqualified) اب سرحد کو زندہ کرنا جائز نہیں ہے اب اگر زندہ کرنا ہے تو الکشن کمیشن کو ریفر کرنا پڑیگا۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ ایک رزولوشن ہاؤز کے سامنے ہے اور اس پر مختلف عذرات.....

شری ادھوراؤ بٹیل (عنان آباد۔ عام)۔ رولس کے لحاظ سے دوسرے منسٹرس جواب دے سکتے ہیں یا منسٹر کنسرنڈ (Minister concerned) کو ہی جواب دینا چاہئے۔

مسٹر اسپیکر۔ کوئی بھی جواب دے سکتے ہیں۔

Shri B. Ramakrishna Rao: I reserve my right to the last.

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ جو رزولوشن ایوان کے سامنے ہے اسے بظاہر آرٹیکل ۱۹۲ کے تحت پیش کیا جانا بتلایا جاتا ہے۔ لیکن جو الفاظ اس رزولوشن کے ہیں انکی طرف میں خود آنریبل ممبر کا دھیان آکرشت (बाकशित) کرانا چاہتا ہوں۔ آرٹیکل ۱۹۲ کو اگر وہ بڑھتے اور پھر رزولوشن کو پڑھتے اور اس پر سنجیدگی سے غور کرتے تو وہ خود اس نتیجہ پر پہنچ جاتے کہ دراصل ڈس اپرو (Disapprove) کرنے والا رزولوشن ہاؤز میں نہ لایا جائے۔ یہاں پر یہ سوال اٹھانا بے سود ہوگا کہ راج برہمکھ نے جو آرڈیننس جاری کیا ہے یا جو بل ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس میں کیا قانونی نقائص ہیں؟ اسلئے میں سب سے پہلے یہ اعتراض کرتا ہوں کہ آرٹیکل ۲۱۳ کے تحت جو آرڈیننس نکلتے ہیں یا جو بل دستور کے لحاظ سے ایوان سے منظور ہوتے ہیں انکے جواز یا عدم جواز پر کسی عدالت کا تصفیہ حاصل کرنے سے قبل ہم یہاں بیٹھ کر یہ قرار نہیں دے سکتے کہ وہ وائیڈ (Void) یا ان وائیڈ (Unvoid) ہیں۔ کسی آرڈیننس کے جواز یا عدم جواز کو یہاں قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی مردہ کو یہ آرڈیننس زندہ نہیں کر سکتا تو اسکی تمیز کرنے کا ہم کو حق نہیں ہے۔ اس رزولوشن کی بنیاد یہ سمجھ کر ڈالی گئی ہے کہ جو آرڈیننس جاری ہوا ہے وہ وائیڈ ہے اسکو ہم ڈس اپرو کرتے ہیں یا بنیادی طور پر وہ غلط اقدام ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک غلط مثال۔ غلط ٹریڈیشن (Tradition) یا کنونشن (Convention) قائم کرنے کی کوشش ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن ...

شری کے۔ وی۔ رام راؤ۔ رول ۱۲۹ کے تحت ہمکو حق ہے کہ کسی قسم کے ڈس اپرول کا موشن پیش کریں..... (Pause)

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ میں نے سن لیا ہے۔

شری جی۔ ہنمنت راؤ۔ تو بڑھ بھی لیجئے (Laughter)

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ میں اسکو پھر دہرانا چاہتا ہوں کہ کسی اعلان یا آرڈیننس کے جواز یا عدم جواز کا فیصلہ یہ ہاؤز نہیں کر سکتا۔

اسطرف آپکو توجہ دلانا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ یہ جو غلط کنونشن قائم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اسکو ہاؤز مسترد کر دے گا۔ یہاں ایک صحیح ٹریڈیشن قائم ہوگا ؟ اور یہ کنونشن ہوگا کہ چاہے ہم نے کوئی قانون بنایا ہو یا آرڈیننس جاری کیا گیا ہو عدالت سے اسکا تصفیہ ہوگا۔ یہ طریقہ میں نے آج تک نہیں سنا ہے کہ کسی آرڈیننس کے جواز یا عدم جواز کو انوکھے طریقہ پر قرار دینے کی کوشش کی گئی ہو۔ اسکو ہم صحیح نقطہ نظر سے نہیں دیکھ رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جو غلط کنونشن قائم کرنے کی کوشش یہاں کی جارہی ہے ہاؤز اسکو کامیاب ہونے نہیں دیگا۔

دوسری چیز جو میں اس سلسلہ میں معزز ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں وہ ڈس اپرول کے لفظ پر ہے۔ کیا مطلب ہے اس ڈس اپرول کے لفظ کا ؟ کم از کم میں تو نہیں سمجھ سکا۔ کیا میرے معزز دوست یہ سمجھتے ہیں کہ اس آرڈیننس کے ڈس اپرو ہوجانے سے جو ڈبٹی منسٹرس آج یہاں کام کر رہے ہیں وہ خود بخود ان سیٹ (Unseat) ہوجائیں گے ؟ اس میں کوئی جواز نہیں ہے اور یہ ایک ایسی کوشش ہے جو کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اگر اسکا مطلب صرف یہ ہے کہ ڈبٹی منسٹرس کے تعلق سے آپکے خیال میں کوئی دستوری یا قانونی غلطی ہو رہی ہے اور اسکو ایوان کے سامنے لایا جاتا ہے تو اس میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ ایوان نے اس رزولوشن کے مطلب پر غور کیا لیکن اس سے زیادہ اسکا کوئی مطلب نہیں ہے۔

اب تیسری چیز یہ ہے کہ جو رزولوشن ایوان کے سامنے رکھا گیا ہے اسکی تائید میں اسپر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے کہ آرٹیکل ۱۹۲ کے تحت راج پرمکھ نے ایک ایسا قدم اٹھایا ہے جو دستوری نہیں ہے۔ یہ بحث ایوان کے سامنے رکھتے ہوئے یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ آٹھ ڈبٹی منسٹرس جنہوں نے ہ فیروری کو حلف وفاداری اٹھایا وہ حلف اٹھانے کے ساتھ ہی ڈس کوالیفائی (Disqualify) ہو گئے اور انکی ہاؤز کی ممبر شپ ختم ہو گئی۔ البتہ وہ ڈبٹی منسٹرس رہیں گے اور انہیں از سر نو منتخب ہونا ہوگا۔ اگرچہ یہ بحث کی ہی نہیں گئی کہ وہ ڈبٹی منسٹرس باقی نہیں رہے۔ یہ سوال ہی نہیں ہے۔ وہ ڈس کوالیفائی ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے یہ بھی سوال نہیں ہے۔ رزولوشن اتنا ویک (Vague) ہے کہ اسکا کوئی صاف مطلب نہیں نکلتا۔ لیکن تھوڑی دیر کے لئے.....

شری جی۔ ہنمنت راؤ۔ کم از کم آرڈیننس میں تو یہ سبجکٹ ہے۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ آرڈیننس میں ڈبٹی منسٹرس کے تقرر کی تاریخ نہیں ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ آپ کو شکایت یہ ہے کہ ہ۔ فیروری کو ڈبٹی منسٹرس کا ڈس کوالیفیکیشن واقع ہوا۔ اس کو راج پرمکھ نے ۱۳۔ فیروری کے فرمان یا آرڈیننس کے ذریعہ جانور قرار دیا۔ یہ بنیادی طور پر صحیح نہیں ہے۔ کسی قانون کو ریفرنس ٹیکو ایجٹ دینا ایک

جداگانہ حق ہے۔ اسمبلی کسی آفس آف پرافٹ (Office of Profit) کو آفس آف پرافٹ نہیں ہے قرار دے سکتی ہے۔ آپ مجھ سے متفق ہوں گے جب میں آرٹیکل ۱۹۱ ضمن (۲) کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں اور یہ کہوں کہ اس آرٹیکل نے معزز ایوان کو یہ اختیار دیا ہے کہ کسی آفس کو ایسا ڈکلیئر کرے کہ اس کا ہولدر اسمبلی کی رکنیت سے محروم نہیں ہوتا۔ اوس زمانہ میں جب کہ اسمبلی سشن میں نہو راج پرمکھ آرڈیننس نافذ کر سکتے ہیں اس پر نہ ہم کو اعتراض ہے اور نہ آپ کو اعتراض ہو سکتا ہے چنانچہ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ راج پرمکھ کو آرڈیننس کے نافذ کرنے کا اختیار تھا۔ اس معاملہ کو زیادہ آسانی سے سلجھانے کے لئے میں ایک تمثیل پیش کرتا ہوں۔ آج پارلیمنٹری سکرٹریز اس گورنمنٹ نے مقرر نہیں کئے ہیں لیکن پارلیمنٹری سکرٹریز کو پانسو روپیہ تنخواہ دیکر مقرر کرنا ہو اور اسمبلی سشن میں نہو تو راج پرمکھ آرڈیننس جاری کر کے یا اسمبلی سشن کے دوران میں ایک بل کے ذریعہ ریمول آف ڈسکوالیفیکیشن ایکٹ (Removal of Disqualification Act) یا سیلریز اینڈ الوننس آف منسٹرس ایکٹ میں ترمیم پیش کر کے پارلیمنٹری سکرٹریز کا تقرر کر سکتی ہے۔ آج چوں کہ آٹھ ڈپٹی منسٹرس سامنے نظر آتے ہیں اس لئے آپ بریشان ہیں اور امتیاز نہیں کر سکتے کہ کون زندہ ہے اور کون نہیں ہے۔ پارلیمنٹری سکرٹریز کی مثال آپ کے سامنے رکھتے ہوئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ایک قانون اس ایوان کے ذریعہ سے بنانا چاہیں جس کو یکم جنوری سنہ ۱۹۵۳ ع یا ۱۹۵۴ ع سے ری ٹراسپیکٹیو ایفکٹ دیا جائے تو کیا ایسا نہیں ہو سکتا؟ لہذا ان آٹھ ڈپٹی منسٹرس کو سامنے رکھ کر ایک وکیل کی حیثیت سے یا ایک لیجسلیٹر کی حیثیت سے بحث کرنی چاہئے۔ پارٹی پالیٹکس اور پارٹی اشیوں کو پیش نظر رکھ کر بحث نہ کرنی چاہئے۔ پارٹی پالیٹکس کے الجھاؤ میں آکر دیکھیں تو اس کا جواب نہیں مل سکتا بلکہ اس پر تو ڈی ٹاچ (Detach) ہو کر دیکھنا پڑیگا۔ جیسا کہ میں نے پارلیمنٹری سکرٹریز کی مثال دی جو ہماری نظروں کے سامنے نہیں ہیں۔ وہاں کونسی اڑچن یا رکاوٹ ہے؟ کیا پارلیمنٹری سکرٹری کا آفس۔ آفس آف پرافٹ نہیں ہے؟ اس کو جب آپ دیکھیں گے تو معلوم ہوگا وہ کانستٹیوشنل ہے اور اس کی کانستٹیوشنل پروپرائٹی (Constitutional propriety) ہے۔ محض اس وجہ سے کہ آٹھ لوگ سامنے نظر آتے ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا ایسا انٹرپریٹیشن (Interpretation) کرنا میں سمجھتا ہوں کہ ایک اچھے وکیل یا ایک اچھے لیجسلیٹر کا کام نہیں ہو سکتا۔ اس پر اس طرح غور نہ کرنا چاہئے کہ آیا اس سے ہماری پارٹی کا فائدہ ہوتا ہے یا نہیں بلکہ ایک ڈی ٹاچڈ ویو (Detached View) لیکر صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ میں نے ایک نہیں کئی مرتبہ یہ وضاحت کی ہے کہ جہاں ہراسپیکٹیو لیجسلیشن (Prospective Legislation) کرنے کا اختیار ہے وہیں ری ٹراسپیکٹیو ایفکٹ (Retrospective effect)

لیجسلیشن کرنے کا اتنا ہی اختیار ہے۔ آٹھ لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں یا بعض لوگوں کا نقصان ہو رہا ہے یہ دونوں بالکل جداگانہ چیزیں ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اب پارلیمنٹری سکرٹریز کی مثال آپ کے سامنے آجانے کے بعد آپ صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ آنریبل ممبر ایک وکیل کی حیثیت سے سنجیدگی سے غور کریں کہ ایک خاص سیاسی جماعت کے اگر آٹھ لوگ ان سیٹ (Unseat) ہو جائیں تو اس سے ہماری پارٹی پر ایسا کونسا اثر پڑنے والا ہے۔ مجھے صد فی صد یقین ہے کہ اس طرح سوچنا غلطی ہے۔

دوسری چیز جو میں ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں وہ آرٹیکل ۱۹۱ ہے جس کو اگر آپ ذرا غور سے پڑھیں تو ایک اور چیز بھی آپ کو معلوم ہو جاتی ہے۔ آرٹیکل (۱۹۱) میں صاف طور پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ لیجسلیچر کسی آفس کے بارے میں یہ ڈکیر کر سکتا ہے کہ اس کا ہولڈر ہاؤز کا رکن ہونے یا جنے جانے سے ڈس کوالیفائی نہیں ہوتا۔ آرٹیکل ۱۹۱ (۲) میں یہ صراحت موجود ہے کہ منسٹر کا عہدہ ایسا عہدہ ہوگا جو آفس آف برافٹ کے ڈیفینیشن میں نہیں آتا۔ سوال صرف یہ ہے کہ منسٹر سے مراد ڈپٹی منسٹر بھی ہیں یا نہیں؟ ایک نہیں کئی مثالیں ہیں جہاں منسٹر کی تعریف میں ڈپٹی منسٹر بھی داخل ہوتے ہیں۔ نہ صرف ہم نے بلکہ بمبئی کے لیجسلیچر نے بھی یہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ منسٹر کی تعریف میں ڈپٹی منسٹر بھی داخل ہیں۔ کانستٹیوشن کا فیلڈ ایسا رہا ہے کہ اس میں شائد ہی کبھی دو رائیں متفق ہو سکی ہوں۔ اختلاف ہونا لازمی ہے۔ شبہات کا پیدا ہونا ہر کیس میں لازمی ہے۔ جب شبہات پیدا ہوئے تو بمبئی نے بھی وہی الفاظ استعمال کئے جو ہم نے استعمال کئے ہیں۔ چنانچہ اس کی طرف میں معزز ارکان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ بمبئی کے سیکشن ۱۳ میں یہ ہے —

“For the avoidance of doubt, it is hereby declared that a person shall not be disqualified for being chosen as, or for being, a member of the Bombay Legislative Assembly or the Bombay Legislative Council merely by reason of the fact that he holds the office of a Deputy Minister”.

شری ادھوراؤ پٹیل۔ اس قانون میں کیا رٹراسپیکٹو افکٹ بھی دیا گیا تھا؟

شری گوہال راؤ اکبوتے۔ ہم آرٹیکل ۱۹۱ کے ضمن (۲) کے تحت جو بحث کر رہے ہیں وہ رٹراسپیکٹو افکٹ سے متعلق نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بمبئی میں یہ سوال پیدا نہیں ہوا تھا۔ وہاں بحث یہ تھی کہ منسٹر کی تعریف میں ڈپٹی منسٹر داخل ہے یا نہیں۔ میں اس مسئلہ کو معزز ارکان کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں۔ منسٹر کی تعریف

370 4th March, 1954. *Resolution disapproving the Ordinance No. 1 of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954.*

میں ڈبٹی منسٹرس آتے ہیں یا نہیں اس کا شبہ ہو سکتا تھا۔ اس شبہ کی وضاحت کے لئے جدید طور پر جدید کلاس داخل نہیں کیا گیا بلکہ منسٹرس کی کلاس میں ڈبٹی منسٹر کی کلاس شریک ہے اس کی وضاحت کی گئی۔ اس وضاحت سے یہ سمجھا جائیگا کہ جس تاریخ سے وہ قانون عمل میں آیا اسی تاریخ سے یہ وضاحت بھی نافذ لارہے۔ ۵ فروری کو ہی سمجھا گیا تھا کہ منسٹر کی تعریف میں ڈبٹی منسٹرس داخل ہیں۔ یہ وضاحت اگرچہ راج برہمکھ نے ۱۳۔ تاریخ کو کی لیکن وہ سبہ دور کرنے کے لئے نہیں جب یہ شبہ پیدا ہو کہ آیا منسٹرس کی تعریف میں ڈبٹی منسٹر بھی داخل ہیں یا نہیں تو اس کی وضاحت لازمی تھی۔ چنانچہ اس وضاحت کے نتیجہ کے طور پر ۵۔ فروری کو ہی ڈبٹی منسٹرس کی تعریف میں آجائیں گے۔ اس لئے میں آخر میں یہ عرض کروں گا کہ ان بچوں وجوہ کے لحاظ سے جن کا میں نے تذکرہ کیا یہ ریزولیشن غور کرنے کے قابل نہیں۔ اس کو مسند کر دیا جائے۔

Mr. Speaker : I shall now put the resolution to vote.

The question is :

“That this Assembly disapproves the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Ordinance I of 1954, promulgated by the Rajpramukh of Hyderabad under Article 213 (1) read with Article 238 of the Constitution, being unwarranted and inconsistent with the provisions of Article 192 read with Article 238 of the Constitution.”

The motion was negatived.

L. A. Bill No. 1 of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers, (Amendment) Bill, 1954.

The Minister for Finance, Statistics, Customs, Commerce and Industries : (Shri V. K. Koratkar) I beg to move. :

“That L. A. Bill No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954, be read a first time”.

Mr. Speaker : Motion moved.

“**श्री. वि. के. कोरटकर** :—मिस्टर स्पीकर सर, जो कुछ बहस जिस हायस के सामन अभी हुआ है उसके बाद जिस बिल के अपर ज्यादा बोलने की जरूरत में महसूस नहीं करता। यह बिल **मिनिस्टर्स** जिनका तत्काल ५ फरवरी से हुआ है उनकी तनखाह के बारे में लाया

جا رہا ہے۔ جس کے ذریعے مینسٹرس سॅلری ایکٹ (Ministers' Salary Act.) میں سیف ایس کدر ترمیم لائی جا رہی ہے کہ تارفات میں مینسٹرس کے ساتھ ساتھ ڈپٹی مینسٹرس بھی ہوں۔ جس کے بعد ان کی تنخواہ کا تعین کیا گیا ہے کہ ۷۵۰ روپے ماہانہ ڈپٹی مینسٹرس کی تنخواہ رہے گی، اور باقی جو فیکرا پانچ ہے وہ بھی فیکرا ہے جس کے اوپر یہاں پر بہت ساری بھرتی ہو چکی ہے۔ سپیکر صاحب نے پہلے ہی مقرر کیا ہے کہ ان کی بھرتی کو اس بیل کے تحت میں فیکرا دھرانے کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے ان کی بھرتی میں ضرورت نہیں سمجھتا ڈپٹی مینسٹر ہونے کی وجہ سے اگر یہ سمجھا جائے کہ وہ آفیس آف پروفٹ (Office of Profit) ہیں اور نتیجتاً وہ اسمبلی کے ممبر ہونے کے اयोग ہو سکتے ہیں تو ان کی اयोगی کو ختم کرنے کے لیے، ان کو بھرتی کیا گیا ہے۔ اس طرح کا یہ بیل ہے جو پہلی مرتبہ ریڈنگ کے لیے پیش ہوا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ اس سب سے بیل کو جلد سے جلد منظور کرے گا۔

* شری بی۔ ڈی۔ دیشموک - مسٹر اسپیکر سر۔ ہاؤس کے سامنے جو بل آیا ہوا ہے اس کے بارے میں میں اپنے چند تاثرات رکھنا چاہتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ جب مینسٹرس سلیئر بل ہاؤس کے سامنے ڈسکشن کے لیے پیش ہوا تھا اس وقت ہمارے مالیاتی پوزیشن کی روشنی میں اس پر بحث ہونی تھی کہ وزرا کے کیا تنخواہ ہونی چاہیے۔ ہاؤس میں اختلاف رائے تھا اور اپوزیشن کی جانب سے یہ مانگ کی گئی تھی کہ جب ہم ڈیفینس بجٹ بنا رہے ہیں اور مالی مشکلات ہمارے سامنے موجود ہیں تو اس کے پیش نظر اور ہمارے آمدنی اور ہمارے کاروبار کے تعلق سے وزرا کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ بجٹ پیدا ہونی تھی۔ اس وقت اپوزیشن کی جانب سے ایک موزوں ترمیم پیش کی گئی تھی کہ بجائے ساڑھے بارہ سو کے آج کے حالات میں ایک ہزار تنخواہ مقرر کی جائے۔ یہ مانگ ایک حد تک واجبی اور موزوں تھی۔ لیکن اس ترمیم کو اس وقت قبول نہیں کیا گیا۔ آج پھر ہمارے کمیٹی کے اراکان میں دو گنا اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ اس وقت ہم نے یہ مانگ کی تھی کہ (۸) مینسٹرس رہیں اور اب (۱۶) مینسٹروں کا مسئلہ سامنے ہے۔ لیڈر آف دی ہاؤس نے پرسوں کہا تھا کہ ہم اکامی (Economy) کر رہے ہیں اس وقت (۱۳) مینسٹروں پر جو خرچہ ہو رہا تھا اس سے کم خرچہ کیا جا رہا ہے انہوں نے یہ جو مقابلہ کیا ہے وہ اس ہاؤس کو مطمئن نہیں کر سکتا۔ اس وقت رولنگ پارٹی کی جانب سے جو سب کمیٹی مقرر ہوئی تھی اس نے یہ سفارش کی تھی کہ (۱۳) آدمیوں کی کمیٹی یہاں کے حالات میں موزوں نہیں ہے۔ سرکزیس بھی ہدایات ملی تھیں۔ آج واقعات سے ہٹ کر یہ مثال پیش کرنا کہ ہمیں میں سولہ سترہ مینسٹرس رہ سکتے ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ وہاں کا مالیہ (۷۲) کروڑ کا ہے۔ اور حیدرآباد سے وہاں کے کاروبار بڑھے ہیں۔ ہمارے پاس ہمیں کمیٹی کے مساوی تعداد میں مینسٹرس کو رکھنا مناسب نہیں ہے جو کہ رولنگ پارٹی بڑھانا چاہتی ہے۔ دوسرا سوال یہ بھی پیدا ہو رہا ہے کہ کیا ہم وزرا کی تنخواہوں میں کمی

کر سکتے ہیں یا نہیں۔ میری شخصی رائے یہ ہے کہ ہم وزرا کو زیادہ سے زیادہ تنخواہیں دے سکتے ہیں۔ لیکن یہاں میری شخصی رائے یا وزراء کی سہولتوں سے بحث نہیں ہے۔ بلکہ ملک کے مالیہ کی بحث ہے کہ اوس کے پیش نظر کس حد تک زیادہ تنخواہ کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ آج بیروزگاری کا مسئلہ ہمارے سامنے ہے۔ کارخانوں میں یچیجی کا بھیانک مسئلہ ہمارے سامنے ہے۔ جب آپ ٹیکسس کے ذریعہ اپنے مالیہ میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو جمہوریت کے اس دور میں یہ لازمی ہو جاتا ہے کہ وزرا اپنی تنخواہوں میں کمی کریں۔ لیکن وہ اپنی تنخواہ میں تخفیف کرنا نہیں چاہتے اور اس کے لئے بل میں کوئی ترمیم پیش کرنا نہیں چاہتے۔ ان الفاظ سے رولنگ پارٹی کو گالیاں دینا مقصود نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہم کہہ سکتے تھے کہ ہمارے وزرا کو پتے کی جھونپڑیوں میں رہنا چاہتے جیسا کہ کسان رہتے ہیں۔ اور جیسا کہ خود مہاتما گاندھی نے بھی کہا تھا۔ لیکن ہم یہ چاہتے ہیں اس پر اچھے ڈھنگ سے سوچا جائے۔ اور جو مناسب ترمیم ہولائی جائے اپوزیشن کی جانب سے مناسب ترمیمات اس سلسلہ میں پیش کی گئی ہیں۔ ایک ترمیم تو پانچ سو روپیہ تنخواہ دینے کے بارے میں ہے جو نمبر ۳ و ۴ پر ہے۔ میں اس بل کی وضاحت کرتے ہوئے ہاؤز سے یہی کہنا چاہتا ہوں کہ ڈپٹی منسٹرس کو بجائے ساڑھے سات سو روپیہ تنخواہ دینے کے پانچ سو روپیہ مقرر کئے جائیں۔ جو آج کے حالات میں مناسب ہے۔

مسٹر اسپیکر - جب ترمیم پیش ہوگی اوس وقت آپ یہ کہئے۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ - جنرل ڈسکشن میں رفر (Refer) کر سکتے ہیں

مسٹر اسپیکر - آپ پرنسپل (Principle) پر ہی کہئے۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ - پرنسپل پر ہی میں کہہ رہا ہوں۔ میری رائے یہ ہے کہ ساڑھے سات سو روپے رکھے گئے ہیں اوس کی بجائے پانچ سو رکھے جائیں تو مناسب ہوگا۔ اس سلسلہ میں بمبئی کی تمثیل دی گئی ہے۔ وہاں بھی ڈپٹی منسٹرس کو منسٹروں کی سیلری کا (۲/۳) حصہ دیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہی تناسب سامنے رکھنا چاہیئے۔ وہ بھی میری ترمیم کی روشنی میں مناسب ہوگا۔ میں ہاؤز سے خواہش کروں گا کہ...

بلی. وی. کے. کورٹکار :- बंबली में क्या सैलरीज है जिसकी जरा वजाहत करेंगे।

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ - میں مانتا ہوں لیکن منسٹروں کی تنخواہوں کی حد تک وہاں کی تقلید کرنا مناسب نہیں ہوگا کیونکہ وہاں کا معاملہ بڑا ہے۔ وہاں کا مالیہ ہمارے مالیہ سے بڑا ہے۔ وہاں کے کاروبار بڑے ہیں۔ ان تمام چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہاں اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ ڈپٹی منسٹروں کو ساڑھے سات سو روپیہ تنخواہ مقرر کی جائے۔ ہم کو اپنے حالات دیکھ کر اپنا دامن دیکھ کر پیر پھیلانا ہے۔ اس کو پانچ سو روپیہ

بخوبی جانتے ہیں۔ میں ہاؤز سے درخواست کروں گا کہ جو ترمیم اپوزیشن کی جانب سے رکھی گئی ہے اوس کی تائید کریں۔

شری کے۔ انٹ ریڈی۔ جو بل پیش کیا گیا ہے اگر اس پر ہاؤز دو درشتیوں سے غور کرے تو اس کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ ایک تویہ کہ ہماری ریاست حیدرآباد میں (۸) ڈپٹی منسٹرس کی ضرورت ہے یا نہیں۔ دوسری چیز یہ ہے کہ اگر ضرورت ہے تو کیا ہمارا مالیہ اس کی اجازت دے سکتا ہے کہ اتنی بڑی تنخواہیں دیکر اون کو پالتے رہیں۔ یہ دوسرا سوال ہمارے سامنے ہونے چاہیے ان دونوں میں سے اگر ہم پہلے سوال کو دیکھتے ہیں کہ ”کیا حیدرآباد ریاست میں کام اس قدر زیادہ ہے کہ آٹھ ڈپٹی منسٹرس کا ہونا ضروری ہے، تو میں یہ کہوں گا کہ جو دوسری ریاستیں ہم سے قریب ہیں وہاں بہت کم منسٹرس کام چلا رہے ہیں۔ جیسا کہ سی۔ پی اور بمبئی میں ہے۔ حالانکہ وہ بڑی ریاستیں ہیں۔ لیکن ہماری ریاست حیدرآباد میں کیپٹ جو اس طرح ڈھالی گئی ہے اوس کے کیا واقعات ہیں، کیا حالات ہیں، وہ پورے ہاؤز پر واضح ہیں۔ جس پوزیشن میں ہمارا اسٹیٹ ہے اور جس فنانسٹیل اسٹرینجسی ہمارا ہے اسٹیٹ گزر رہا ہے اوس کے مد نظر آٹھ ڈپٹی منسٹروں کا جو تقرر ہوا ہے وہ سوپر فلوئس (Super fluous) ہے اور (ٹاپ ہیوی اڈمنسٹریشن میں اضافہ کا موجب ہے۔

کل ہی ہمارے چیف منسٹر صاحب نے اپنی بحث میں یہ دلیل پیش کی کہ گذشتہ تیرہ منسٹرس کے لئے بجٹ میں جو پراویژن رکھا گیا تھا اوس سے اب کم ہو گیا ہے یہ دلیل قابل قبول نہیں ہے۔ کیونکہ تیرہ منسٹرس کے لئے جو پراویژن رکھا گیا تھا اس پر بھی ہم نے اعتراض کیا تھا کہ تیرہ منسٹرس کے تقرر کا ہمارا موازنہ اجازت نہیں دیتا۔ اوس وقت بھی ہم نے یہ نکتہ چینی کی تھی۔ لیکن آج بھی اس کا سہارا لیا جا رہا ہے لیکن یہ دلیل صحیح نہیں ہے کہ اس وقت ۸ لاکھ کا پراویژن تھا اور اب ۷ لاکھ کا پراویژن ہے۔ میں کہوں گا کہ ہمارا موازنہ اس کی اجازت نہیں دیتا کہ اتنے بڑے عملہ کا اپوائنٹمنٹ (Appointment) کریں۔ ان چیزوں پر ہمیں تھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ ساڑھے سات سو روپیہ جو ڈپٹی منسٹرس کی تنخواہیں رکھی گئی ہیں اس پر بھی ہمیں اعتراض ہے۔ ابھی ابھی آنریبل فینانس منسٹر نے کہا کہ بمبئی میں بھی ڈپٹی منسٹرس کو اتنی ہی تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہاں منسٹرس کی تنخواہیں کیا ہیں۔ وہاں منسٹرس کو ایک ہزار روپیہ دئے جاتے ہیں۔ اور یہاں ساڑھے بارہ سو روپیہ۔ یہ کیوں؟ ہمیں اپنے مالیہ کے پیش نظر تنخواہیں مقرر کرنی چاہئیں۔ ۵۰۰-۵۰۰ کے بجٹ میں ایک کروڑ کا خسارہ بتایا گیا ہے۔ کیا خسارہ کا باز ہمارے حالات کے لحاظ سے موزوں ہو سکتا ہے۔ میں ان حالات کے تحت یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ڈپٹی منسٹرس کی پوسٹس (Posts) بالکل غیر ضروری ہیں۔ اور جو تنخواہیں مقرر کی گئی ہیں وہ بھی بہت زیادہ ہیں۔ گو ڈپٹی منسٹرس کی کوئی ضرورت نہیں

ہے تاہم اگر کم تنخواہوں پر رکھا جاسکنا ہے تو وہ اور بات ہے۔ لیکن پارٹی کے اختلافات ختم کرنے کی خاطر ان کا تقرر مناسب نہیں ہے۔ میں کہوں گا کہ موجودہ حالات میں ڈپٹی منسٹرس کا جو تقرر ہوا ہے وہ غیر ضروری طور پر ہوا ہے۔ جب اسنڈ منسٹس آئینگے تو ان کی تنخواہوں کے بارے میں عرض کروں گا کہ کیا ہونی چاہیئے۔ جہاں تک ان کے تقرر کا تعلق ہے میں کہوں گا کہ اس میں کوئی جواز نہیں ہے۔

* شری جے۔ آنند راؤ۔ (سریسلہ۔ عام)۔ مسٹراسپیکر سر۔ ڈپٹی منسٹرس کے تقرر کے ضمن میں اپوزیشن کی طرف سے یہ کہا گیا کہ ان لوگوں کی ضرورت نہ تھی۔ یہ صاف بات ہے کہ ہمارے ہاں سولہ منسٹرس کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ ہم افیشینٹ (Efficient) لوگوں کو لیے رہے ہیں تو وہ بات بھی نہیں ہے۔ کلکٹرس اور منصفوں کی جائیداد پر چونکہ ان لوگوں کا تقرر نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اس لئے ڈپٹی منسٹر بنایا گیا ہے جن لوگوں کا تقرر کیا گیا ہے وہ افیشینٹ بھی نہیں ہیں۔ ایڈمنسٹریشن کے کاروبار بغیر ان کے نہیں چل سکتے تھے ایسا بھی نہیں ہے۔ کہا گیا کہ پہلے گھر کو سنبھالنا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی نظریہ کے تحت ان کے تقررات کئے گئے ہیں۔ لیکن اس بارے میں پبلک کا خیال کیا ہے۔ پہلے تو لوگ یہ سمجھے کہ (۸) منسٹرس کا تقرر کیا گیا ہے اس کے بعد معلوم ہوا کہ ڈپٹی منسٹرس کا تقرر ہوا ہے۔ یہ معلوم کر کے لوگوں میں پریشانی ہوئی کہ کیا اس طرح کانگریس کی منسٹری ختم ہو جائیگی۔ اپنی گروپ بندی کو نبھانے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔ پانچ سال میں سے گھر کو سنبھالنے کے لئے تین سال تو گزر چکے ہیں اب دو سال میں عوام کی کیا سیوا کریں گے۔ عوام کا خیال ہے کہ اپنی پارٹی کو خوش کرنے کے لئے یہ سب کچھ کیا گیا ہے۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے اپنے گروؤں کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر یہ حال رہے تو لوگوں کی بیروزگاری کو کیسے دور کر سکتے ہیں۔ آئے دن ملز کو تالے لگ رہے ہیں۔ بجٹ میں ایک کروڑ کا خسارہ ہے۔ اسکلڈ (Skilled) اور ان اسکلڈ (Unskilled) لیبرس کی بیروزگاری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ لوگوں کو یہ وشواس دلانا اور یہ کہنا کہ ایثار سے کام لو۔ ہم آگے بہت کچھ کرنے والے ہیں۔ ٹکس عائد کر کے آمدنی کو بڑھانے والے ہیں۔ صبر کیجئے۔ لوگوں میں اسٹیبلٹی (Stability) لانے کے لئے یہ کہتے جاتے ہیں اور ڈپٹی منسٹروں کا تقرر کرتے جاتے ہیں تو بے اطمینانی کی یہ آگ دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ ان باتوں کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ رولنگ پارٹی کو یہ دعویٰ ہے کہ وہ گاندھی وادی ہیں۔ گاندھی جی کے اصولوں پر چل رہے ہیں لیکن عمل سے یہ ظاہر نہیں ہو رہا ہے۔ پنڈت سندھ لال جی نے صاف طور پر کہا ہے کہ گاندھی جی کے استہان پر تو چین میں عمل ہو رہا ہے۔ وہاں منسٹرس کو پانچ سو سے زیادہ تنخواہ نہیں دی جاتی۔ اور وہاں کے پرائیم منسٹر ۷ سو روپیہ تنخواہ پاتے ہیں۔ یہاں انٹرسٹڈ گروپ (Interested Groups) ہے اپنے اپنے مفاد اور مطلب کے لئے گاندھی جی کا نام لیکر

عہدے سنبھا لیے ہوئے ہیں۔ چیف منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ نظام صاحب کے زمانے میں پہلے منسٹروں کو پانچ پانچ چھ ہزار روپیہ تنخواہ وغیرہ ملتی تھی۔ لیکن اب زمانہ کیسا ہے کہ ساڑھے بارہ سو روپیہ دئے جارہے ہیں اس قسم کی مثال دی گئی تھی لیکن میں کہوں گا کہ نظام صاحب کی یا اس سے پہلے زمانے کی مثال لیں تو بجا نہیں ہوگا اگر اس طرح کہیں تو ہمیں گاندھی جی کا نام لینے کا حق نہیں ہے۔ یہاں نظام کے زمانے کی مثال دی گئی ہے اس پر مجھے وہ بات یاد آئی جو ہم چوتھی بانچوں میں پڑھتے تھے کہ نظام صاحب بہت سادہ مزاج ہیں وہ پھٹے پرانے کبڑے پہنتے ہیں وغیرہ وغیرہ لیکن ایک طرف تو وہ صرف خاص کے نام سے عوام کا کروڑوں روپیہ حاصل کرتے رہے اور دوسری طرف کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ میلے کڑے پہنتے ہیں وغیرہ آپ بھی اسی طرح گاندھی جی کی فلاسفی کو اپلائی (Apply) کر کے اور کپڑے کی ٹوپی پہنکر جو مشکل سے چار آنے کی ہوتی ہے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم گاندھی جی کے اصول پر عمل کر رہے ہیں لیکن ایسا کر کے گاندھی جی کے چیلے کھلانے کے آپ مستحق نہیں ہیں۔ پنڈت سندر لال جی نے بتایا ہے کہ گاندھی وادی گاندھی جی کے سدھانت کو پورا نہیں کر رہے ہیں بلکہ مارک وادی چین میں اس پر عمل کر رہے ہیں۔ مدراس میں طے پایا ہے کہ منسٹروں کی سلیری (Salary) پانچ سو سے زیادہ ہونی چاہیے۔ اس بارے میں گورنر سے خواہش کی گئی ہے کہ اس ڈیسیشن (Decision) کو ریوائیز (Revise) کیا جائے۔ لیکن یہاں اس پر توجہ دلائی جائے تو ممکن ہے کہ بعض معبراس کو قبول بھی کریں لیکن ہمارے راج منتری ڈنڈا لیکر آئیں گے اور کہیں گے کہ اس پر ری کنسیدر (Reconsider) کرو میں کہوں گا کہ یہ ڈیموکریسی نہیں ہے کہ اپنے گروپ کے لوگوں میں تنخواہیں تقسیم کریں۔ ایسا چلانا چاہیں تو چلا سکتے ہیں لیکن اسکے اثرات کیا ہوں گے اس پر بھی غور کرنا چاہیے۔ بیروزگاری بڑھی ہوئی ہے۔ لوگوں کے پاس کھانے کے لئے کھانا نہیں ہے۔ رہنے کے لئے مکانات نہیں ہیں۔ پہننے کے لئے کپڑا نہیں ہے۔ بھیانک بھرت کی طرح بیروزگاری کا مسئلہ کھڑا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات کے تحت ہمارا اسٹنڈنٹ نہایت واجبی ہے۔ اس کو قبول فرمایا جائے۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the clock.

[Mr. Deputy Speaker in the chair]

* شری جی۔ سری راملو (منتہی)۔ منسٹر اسپیکر۔ آج سنہ ۱۹۵۴ء کے آغاز میں کانگریسی حکومت رولنگ پارٹی دیش کی بھلائی کے لئے بل اے بل نمبر (۱) پیش کر رہی

ہے یعنی جس طرح گجانب کے نام پر یا بسم اللہ کہہ کر سب سے پہلے ڈپٹی منسٹرس کی سلیوریز کے بارے میں بل ہمارے سامنے آ رہا ہے۔ اس سے قبل ٹیننسی کے بارے میں اسپیشل سشن بلایا گیا تھا اس وقت بھی اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے بارے میں ہمارے سامنے بل آیا۔ اس طرح ہر سشن میں رولنگ پارٹی اپنے لئے اور اپنے گھروں کی ہی سجاوٹ کے لئے برابر کام کرتی جا رہی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دیش کے آرٹھک (آर्थिक) بھومی یا پارشرمک (परिश्रमिक) مسئلوں سے قطع نظر رولنگ پارٹی سلیوریز بلز کو زیادہ سیدھا دیتی ہے۔ جیسا کہ چیف منسٹر نے اسمبلی کے گذشتہ سشن میں ہماری تنقید کے جواب میں بتایا تھا کہ ایک شخص جو اپنا گھر سدھار نہیں سکتا عوام کا یا دوسروں کا گھر کس طرح سدھار سکتا۔ یہ واقعہ ہے۔ مگر ہم ایسے شخص کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور دینا نہیں چاہتے جو اپنا گھر سدھارنے میں ۱۰ سال کی مدت لیتا ہو۔ ہاں ہم یہ موقع ضرور دیتے ہیں کہ وہ اپنا گھر سدھار لے لیکن اس کے ساتھ ہی اسٹیٹ کے ہونے دو کروڑ باشندوں کا گھر بھی سدھارے۔ اس کے لئے ہم ان کا ساہکار (سہکار) کرتے رہیں گے مگر ایسے لوگوں کے ہاتھ میں باگ ڈور چھوڑنا، میں یا کوئی بھی معمولی فہم کا آدمی برداشت نہیں کر سکتا جو اپنا ہی گھر ہر سال نیا بنا تا جاتا ہو۔ جو اپنے گھر میں ہی حجرے۔ کمرے۔ بناتا چلا جائے۔ جو اپنے لئے موثریں حاصل کرتا جائے جو اپنے ہی فیسلیٹیز (Facilities) کے حصول میں بگاہوا ہو۔ اپنے ہی گھر کی ردو بدل میں زندگی گزار دینا چاہے۔ میں پوچھتا ہوں اس سے کلیان کاری کس طرح ہو سکتی ہے یہ اکشپ (अक्षय) ہمارے دماغوں میں آتا ہے۔ بیشک گھر تو بنانا چاہیے مگر اس کے لئے اتنا وقت نہ لینا چاہیے جس کی وجہ سے دیش کے مسائل رہ جائیں۔ ۱۳ منسٹرس کی تعداد کو کم کر کے جب ۱۰ منسٹرس مقرر کئے گئے تو اس وقت حکومت نے بڑے فخر کے ساتھ یہ پریس نوٹ نکالا کہ ہم کفایت شعاری کے مد نظر منسٹرس کی تعداد میں کمی کر رہے ہیں پھر ۱۰ منسٹرس کو ۸ کر کے ان کے ساتھ اور ۸ ڈپٹی منسٹرس کے واگنس منسٹری کی گاڑی میں لگادئے گئے۔ ابھی ہم تعداد میں کمی کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے اور حکومت کے اس کارنامے پر دھنیاوا دینے کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے پھر اس تصفیہ میں ایک بہت بڑا انقلاب آ گیا اور ہمارے لئے کوئی موقع ہی نہ رہا کہ ہم حکومت کے اس کارنامے کی تعریف کر سکیں۔ چیف منسٹر صاحب نے فرمایا ہم کفایت شعاری کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہی یہ اقدام کئے ہیں میں حساب لگا کر بتاتا ہوں کہ ۱۶ منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس پر کتنا خرچہ ہوتا ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ہم نے کفایت شعاری کو ملحوظ رکھتے ہوئے خرچہ کو چوبہ کا توں برقرار رکھا ہے۔ میں حساب بتاتا ہوں میں اس کا حساب ہاؤس کے سامنے رکھ دینا چاہتا ہوں تاکہ اس سے عوام میں غلط فہمی نہ رہے کہ واقعی حکومت کفایت شعاری کی طرف جا رہی ہے یہ دھوکے کی ٹٹی ہے۔ یہ الفاظ غلط فہمی پیدا کرنے کے لئے کسی نے کہے ہیں۔ آپ حساب دیکھئے۔ ۱۰ منسٹرس پر ۱۲۵۰ ماہانہ کے حساب سے

L. A. Bill No. 1 of 1954 the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954. 4th March, 1954. 377

دولاکھ دس ہزار روپیے خرچ ہوتے تھے۔ اب آٹھ منسٹرس اور ۸ ڈپٹی منسٹرس ۲۷۳۶۰۰ روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ اس طرح ۳۳۶۰۰ روپے خرچہ کا اضافہ ہو رہا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کس طرح حساب کے چوکھٹے میں برابر بٹھا یا گیا ہے۔ اور پھر یہ بھی قابل غور ہے کہ جس نقطہ نظر سے ڈپٹی منسٹرس کا اضافہ کیا گیا ہے وہ بالکل بے معنی معلوم ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عوام سے ربط پیدا کرنے کے لئے ڈپٹی منسٹرس کا اضافہ کیا گیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ آنے والے تین سال میں ان کی وجہ سے عوام سے کوئی زیادہ ربط قائم ہو گا یا ایسے کوئی کارنامے انکی وجہ سے دکھائے جائیں گے یا یہ کہ موجودہ حالت جو ابتر ہے اندھا دھند راج ہے وہ ختم ہو جائیگا اور افیشنس سے کام چلنے لگے گا۔ ایسی کوئی توقع تو ہمیں نظر نہیں آتی۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ اس طریقہ سے ڈپٹی منسٹرس بنانے سے اپوزیشن کی آنکھوں میں کھٹکنے لگے ہیں جیسا کہ ابھی آنریبل ایجوکیشن منسٹر نے کہا۔ ہم تو ایسی کوئی چیز محسوس نہیں کرتے۔ ہم تو کہہ سکتے ہیں کہ ٹریزری پنچز کے ۹۲ کے ۹۲ ارکان منسٹرس بن کر دیس کا کلیاں کریں تو ہم کبھی درمیان میں حائل نہیں ہونگے۔ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ کسی طرح دیس کا کلیاں ہو یہاں ایسی حکومت قائم ہو کہ دیہات میں جھوٹریوں میں رہنے والے یہ محسوس کرنے لگیں کہ ہمارے منسٹرس آج حکومت کر رہے ہیں لیکن مجھے خدشہ ہے کہ اگر منسٹرس ۹۲ بھی ہو جائیں تو ایسا احساس پیدا ہو گا یا نہیں۔ کسی کے منسٹر بننے سے مجھے ذاتی طور پر تو کوئی اعتراض نہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ عوام کے خزانہ پر بار تو پڑ رہا ہے اور پھر کام کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے۔ بے زبان کسانوں کو جو محنت کر کے خزانہ بھرتے ہیں اگر انہیں لوٹنے آپ کا مقصد ہے تو ہم اس کے خلاف ہیں۔ اس کے خلاف ہماری پارٹی آواز بلند کریگی۔ اگر اس سے کچھ کام ہوتا ہے کچھ چنچ (Change) معلوم ہوتا ہے۔ عوام کو کچھ سہولتیں پہنچتی ہیں دیہات میں اسکی کچھ جھلک نظر آتی ہے، سٹیز میں اب تک جو کچھ کام ہوا ہے اس کا رخ تبدیل کر کے دیہاتوں کی طرف آئے بڑھایا جاتا ہے ملک کی پراسپیری (Prosperity) کچھ آگے بڑھتی ہے تو ہمیں کچھ عذر نہیں ہے۔ اس کے لئے ہم ضرور منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس کی سہایت یا ساہکار کریں گے۔ جو رپریزنٹیشن ان کے پاس ہوتے ہیں ان کے بارے میں پھر سے کام ہوتے رہیں۔ تو ایسی صورت میں ہمیں کوئی عذر نہیں ہے۔ اس کے برخلاف لوگوں کا فائدہ تو کچھ نہ ہو اور یہ کہیں کہ اپوزیشن کی آنکھوں میں کھٹکنے لگے ہیں اسلئے اعتراض کیا جا رہا ہے تو یہ کہنا درست نہیں۔ یہ الفاظ جب آنریبل منسٹر فار ایجوکیشن نے استعمال کئے تو اس کا میرے دل پر بہت صدمہ ہوا۔ میں صاف طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ منسٹرس یا ڈپٹی منسٹرس بنے ہیں تو اپنے لئے نہیں بنے ہیں بلکہ عوام کیلئے بنے ہیں دیس کے لئے بنے ہیں۔ اس میں ۸ لوگوں کا فائدہ مقصود نہیں ہے۔ اس کے خلاف کہہ کر ڈپٹی منسٹر کے عہدہ کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کا موقع دیتے ہیں۔ آپ لوگوں نے خود ہر چھ ممبرس میں سے ایک منسٹر بنایا ہے۔ یہ شکایت عوام میں پھیلی

ہوئی ہے۔ ایسا جو پروپگنڈہ ہے اس کو مٹانا آپ لوگوں کا کام ہے کیونکہ یہ ۱۶ لوگوں کے لئے ہی تو نہیں کر رہے ہیں بلکہ دیتیں کیلئے کر رہے ہیں مگر ہمارے سامنے تو فیک اندھیرا سا نظر آتا ہے جس کو آنریبل منسٹر ایجوکیشن نے بھی مان لیا ہے۔ انکے اائدہ کے لئے یہ جو آیا ہے ان کے الفاظ انکے ساتھ ساتھ ہیں۔ انکے فائدہ کے لئے آیا ہے تو میں صاف طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہر چہ ہر ایک کیلئے کر رہے ہیں تو یہ کوئی اچھا کام اور ٹھیک نظریہ نہیں ہے یہ نظریہ بالکل چینج کرنا چاہئے اگر یہ نظریہ ہے بھی تو زیادہ بیجا رہی برآپ کے زیادہ سٹس ہیں اور حلقہ انتخاب بھی زیادہ ہیں اور اس میں کانگریس کر ہی زیادہ لوگوں کے گریوننس (Grievances) کو حل کرنا ہے اس کو بھی ملحوظ رکھ کر کام کریں نو زیادہ حصہ کا مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ نہ تو اپوزیشن پارٹی کی طرف سے جو اچھے مشورے دیئے جاتے ہیں ان کو سننے کیلئے آپ تیار ہیں اور نہ کانگریس کے حلقہ انتخاب میں جو لوگ ہیں انکے مشورے سننے کیلئے آپ تیار ہیں کیونکہ آپ کے حلقہ انتخاب میں بھی وہی ہمارے لوگ مزدور۔ کسان جو بھولے بھٹکے "بیل کے ڈبہ"، میں ووٹ ڈالتے تھے اور جو اب پچھتا رہے ہیں۔ اگر ان کا رپریزٹیشن بھی آپ لوگ کرتے۔ منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس ملکر ۱۶ آئے طاقت لگاتے تو انکی ریل گاڑی کے ساتھ ساتھ یہ ڈپٹی منسٹرس کے ویاگن بھی پیچھے آسکتے تھے۔ ہم امید کر سکتے تھے کہ یہ کام چلا سکتے ہیں۔ مگر یہاں تو ۸ کے بجائے ۱۶ منسٹرس اور پھر ان کے سیالریز اور الونس کی فکر ہے اسی میں وقت ختم ہو رہا ہے جو بلس (Bills) ممبروں کی رہائش اور سہولت کے بارے میں آ رہے ہیں۔ آپ نے گاندھی جی کے نام پر ووٹس حاصل کئے ہیں تو ان کے آدرش کو اپنے سامنے رکھئے اور اپنے آپ کو بھی جتنا کیلئے آدرش بنائے۔ تنخواہ کے بارے میں انکا جو خیال تھا اسکو اپنائے۔ سیدھی سادھی زندگی بسر کیجئے۔ دیہاتوں میں جو کشت ہے اس کو ختم کرنے کیلئے صحیح لیجسلیشن لانے کی کوشش کریں تو بہت کچھ کام ہو سکتا ہے۔ مگر آج کی حکومت جو اپنے ہی لوگوں میں عہدے بانٹنے کی کوشش میں ہے تو مجھے امید نہیں ہے کہ ۵۰ کے بجائے کچھ اور زیادہ تنخواہ بھی دیجائے تو کوئی کام ہو سکتا ہے۔ سیالریز کے بارے میں اس وقت کم کرنے، زیادہ کرنے یا سیالریز کو نکال دینے کیلئے کوئی امینڈمنٹ نہیں ہے آئندہ امینڈمنٹ پیش ہوگا مگر اب میں یہ کہنے کی جرات کرتا ہوں کہ اگر یہی حالت ہے تو ڈپٹی منسٹرس کو بڑھانے سے ۱۶ کے بجائے ۲۲ منسٹرس بھی رکھنے سے کوئی کام نہ ہوگا بلکہ مسائل کو سمجھنا ہی وقت کا تقاضا ہے۔ یہ کہتے ہوئے میں رخصت ہوتا ہوں۔

* شری ادھو رائے پٹیل : منسٹر اسپیکر سر۔ آج ہمارے سامنے ڈپٹی منسٹرس کی سیالریز کا بل آیا ہے۔ حقیقت میں الیمینٹیشن میں ان کی ضرورت ہے یا نہیں میں یہ دیکھنا ہے۔ کیا ۸ منسٹرس کام نہیں کر سکتے۔ اگر یہ بات ہے کہ انکی مدد کیلئے ۸ ڈپٹی منسٹرس کی

ضرورت ہے کیونکہ ۸ آدمیوں سے یہ کام ہونا ممکن ہی نہیں ہے تو یہ ہو سکتا تھا ۔ اگر واقعاً ان پر کام کا زیادہ بوجھ بڑھ گیا ہے تو انکی مدد کیلئے چند آدمی کی ضرورت ہو سکتی تھی ۔ لیکن اڈمنسٹریشن میں ہمیشہ یہ دیکھنا چاہئے کہ ایفیشنسی بڑھ رہی ہے اور کام اچھی طرح ہو رہا ہے ۔ مگر ایفیشنسی کیلئے یہ مسلمہ بات ہے کہ حد سے زیادہ بھی لوگ بڑھ جاتے ہیں تو بھی ایفیشنسی کم ہو جاتی ہے جیسے کہ زیادہ آدمی پکوان کرتے ہیں تو پکوان خراب ہو جاتا ہے اسی طرح زیادہ آدمی ہوں تو ایفیشنسی بھی مارکھا جاتی ہے ۔ ایک بار ایک آدمی نمک ڈالتا ہے اور دوسرا آدمی دو بارہ نمک ڈالتا ہے تو سالن خراب ہو جاتا ہے ۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ حیدرآباد کا بجٹ ۲۷-۲۸ کروڑ کا ہے تو یہاں ۸ منسٹرس کافی تھے ۔ اگر اتنے ہی آدمی اسٹیٹ کا کام کرتے تو اکائی آف اکسپنڈیچر (Economy of Expenditure) ہو سکتی تھی ۔ بمبئی میں ۶۷ کروڑ کا بجٹ ہے لیکن آج ہمارے پاس جو ٹوٹل ہے ۱۶ منسٹرس کا وہ وہاں نہیں ہے ۔ مجھے تعجب اس بات کا ہوتا ہے کہ ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ فائو ایر پلان کیلئے پیسہ نہیں ہے اور اس کے لئے تین سورس (Sources) بتلائے جاتے ہیں لیکن دوسری طرف اخراجات میں کمی کے بجائے اضافہ ہی کیا جاتا ہے ۔ انکم کیلئے جر تین سورس بتلائے جاتے ہیں ان میں پہلا اکسپنڈیچر میں اکائی دوسرے لونس (Loans) اور تیسرے ٹیکسس وغیرہ ۔ ٹیکسس بڑھانے کیلئے تو حکومت ہر وقت تیار رہتی ہے اور جیسا کہ آنریبل فنانس منسٹر نے اپنی تقریر میں فرمایا شوگر کین پر بھی ٹیکس عائد کرنے والے ہیں ۔ طالب علموں کی فیس میں اضافہ کر کے بھی کچھ لینا چاہتے ہیں ۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ فائو ایر پلان میں جو ڈائرکشنس ہیں ان پر کہاں عمل ہو رہا ہے ۔ میں یہ نہیں مانتا کہ پٹی سرونٹس (Petty Servants) کو نکال کر آپ اکائی کرتے ہیں ۔ اکائی ان اکسپنڈیچر (Economy in expenditure) کے لئے پہلا فرض یہ ہونا چاہئے کہ منسٹرس ۔ ڈپٹی منسٹرس ۔ ایم ۔ یل ۔ ایز اور ہائیر گریڈ سکریٹریز ملک کے مفاد اور ملک میں جو فینانشل اسٹریجنسی (Financial stringency) ہے اس کو دور کرنے کیلئے کچھ نہ کچھ کنٹریوشن (Contribution) کریں ۔ آج عوام ۶۰-۷۰ پرسنٹ کنٹریوشن کرتے ہیں ۔ ایک مزدور ۸ دن کی مزدوری ملک کے مفاد کے لئے دیتا ہے جس کے بغیر اس کا چولہا چوکی نہیں چل سکتی تو ہزار روپیہ کے کنٹریوشن سے اس مزدور کی آٹھ دن کی مزدوری زیادہ وقعت رکھتی ہے ۔ اسلئے میں یہ سوال ٹریڈری بنچس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پارٹی اشیوز (Party Issues) کو نہ چھپانے ہوئے وہ یہ بتلائیں کہ کونسا ایسا کام سفر (Suffer) ہو رہا تھا جو ان ڈپٹی منسٹرس کی ضرورت محسوس ہوئی گو میں کسی کی ڈگنی (Dignity) پر حملہ کرنا نہیں چاہتا ۔ اگر آپ

چند ساتھیوں کے لئے ذریعہ معاش پیدا کرنا چاہتے ہیں تو یہ کہنا پڑتا ہے کہ چونکہ کیمینٹ کی عمارت میں کراکس (Cracks) آتے ہیں جس طرح کہ بارش میں دیواروں میں کراکس آتے ہیں تو اسکی مرمت کیلئے یہ سوچنا پڑتا ہے کہ سمٹ کہاں سے لینا چاہئے۔ ریت کہاں سے لینا چاہئے اور معمار کون ہو۔ اسی طرح مختلف گروپس میں سے ۸ ڈپٹی منسٹرس کو لیا جا کر ان کا تقرر ایک فرمان کے ذریعہ ہوا لیکن کسچکر پر اس سے کتنا بار ہوگا یہ نہیں سوچا گیا۔ ایک ڈپٹی منسٹر کا خرچہ ایک لاکھ ۳۲ ہزار ہوگا تو ۸ ڈپٹی منسٹرس پر ۱۰ لاکھ ۵۶ ہزار کا خرچہ ہوگا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اتنی ہی رقم مرہٹواڑہ یا کسی اور علاقہ کے لئے خرچ کی جائے تو پراجیکٹس تیار ہو سکتے ہیں۔ پیسوں کی کمی کیوجہ سے ہمارا فائو ایر پلان بند ہوتا جا رہا ہے ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ امریکن ایڈ (American Aid) کب تک ملتی رہیگی

آئی. بی. کے. کورڈکر:—آپ نے ۱ لاکھ ۳۲ ہزار کون سے حساب سے کیے ہیں؟

شری ادھور اڈیٹیل:—تنخواہ ۷۵۰ ہاؤزرنٹ الونس ۱۵۰ اور موٹر الونس ۲۰۰ اس طرح گیارہ سو ماہانہ اور ایک سال کے ۱۳۲۰۰۰ ہو جاتے ہیں۔

آئی. بی. کے. کورڈکر:—جرا آپ کاغذ پر کر رہے تو اچھا ہوگا کہ ۱۳۲ ہزار دو سو ہوتے ہیں۔

شری ادھور اڈیٹیل:—(I am sorry) ۸ منسٹرس کے ایک لاکھ سے اوپر ہو جاتے ہیں۔

آئی. بی. کے. کورڈکر:—ایک منی کے لئے ۱۳۲ ہزار دو سو ہوتے ہیں تو اب اس حساب سے آٹھ منیوں کے لئے ۱ لاکھ سے اوپر ہوں گے۔

شری ادھور اڈیٹیل:—تو اس وقت جو ہم اتنی بڑی رقم خرچ کر رہے ہیں وہ کیوں کر رہے ہیں کیا اس لئے کہ کیمینٹ کی عمارت میں جو کراکس آگئے ہیں ان کی مرمت کی جائے۔ کیا اس لئے یہ رقم خرچ کی جا رہی ہے کہ ملک کی بھلائی ہو۔ کیا اس لئے کہ ایڈمنسٹریشن کی اینفینشنسی بڑھے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ آپس کے جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے ملک پر بار ڈالا جا رہا ہے۔ یہ ملک کی بھلائی کے لئے نہیں ہے اور ہم ووٹرز کو نہیں سمجھا سکتے کہ آپ کا پیسہ کیسے خرچ ہو رہا ہے اس لئے ۸ ڈپٹی منسٹرس کی آج قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ محض اس لئے کہ کچھ چیخ و پکار ہو رہی ہے اور کچھ سکشن ہر وقت ناراض ہوتا رہتا ہے اس لئے ان کے سامنے ٹکڑا ڈالنے کے لئے یہ عمل کیا جا رہا ہے۔ جو جھگڑنے والے ہیں انہیں یہ موقع دیا جا رہا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈپٹی منسٹرس کا چناؤ کن بنیادوں پر ہوا ہے۔ آیا وہ ایبلیٹی کی بنیاد پر ہوا ہے۔ یا علاقہ واری بنیاد پر ہوا ہے یا گروپس کی بنیاد پر ہوا ہے۔ یہ رپرزنٹیشن آخر کونسی بنیاد پر ہوا ہے۔ کانگریس آپس کے

جھگڑوں کو مٹانے کے لئے اگر اکسچجر پر اتنا بار ڈالتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس ہاؤز میں حکومت مس ایپروپریشن (Misappropriation) کر رہی ہے۔ اور یقیناً ایک وقت آئیگا جبکہ ووٹرس اس کا جواب طلب کریں گے۔ کیونکہ یہ تقسیم کچھ اس قسم کی ہے کہ آپس میں بیٹھکر یہ کہا جا رہا ہے کہ تم یہ بیگن لے لو۔ تم یہ روٹی لے لو۔ تم یہ لے لو اور تم وہ لے لو۔

حکومت اسکو پارٹی ایشیو نہ سمجھکر غور کرے۔ اسپر کانسٹیٹیوشن کے لحاظ سے Retrospective (رجسٹری سے جوری ٹراسپکٹیو ایفکٹ) کا فی بحث ہوئی ہے اور اسکو ہ۔ فبروری سے جوری ٹراسپکٹیو ایفکٹ (effect) دینے کا سوال ہے وہ واقعی کانسٹیٹیوشن کے چند سکشنس کے خلاف جاتا ہے۔ اس میں تضاد ہے۔ لیکن جب اس پر ایک ڈسپن ہوچکا ہے تو اس کے لئے میں ہاؤز کا وقت لینا نہیں چاہتا۔ آخر میں میں اتنا ہی کہوںگا کہ اسکو پارٹی ایشیو بناتے ہوئے فائیوایر پلان اور ملک کے ڈیولپمنٹ کے نقطہ نظر سے اس چیز کو پرس (Press) نہ کریں اور اسکو پھر ری ایڈجسٹ (Readjust) کریں تو مناسب ہوگا۔ اتنا کہہ کر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు: (ఎల్లందు—జనరల్): స్పీకర్ సర్,

డిప్యూటీ మినిస్టర్స్ యొక్క జీతభత్యాలను నిర్ణయించ వలసిందేగా తీసుకువచ్చిన బిల్లు పెంబరు ఒకటిమీద డిస్కషన్ (Discussion) జరుగుతోంది.

మస్టర్ డిప్యూటీ స్పీకర్ - اردو میں تقریر فرمائیے تاکہ مسٹر کنسرنڈ آپ کی تقریر کا جواب دے سکیں۔

شری کے - ایل - نرسہ راؤ - ڈپٹی مسٹر متعلقہ موجود ہیں۔

श्री वि. के. कोरटेकर:—मेरे डिप्युटी मिनिस्टर तेलुगू नहीं जानते जिस वास्ते आपसे बिस्तेदुवा है कि मेहरबानी करके शुद्ध में बोलें।

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు: ఒక విషయము ఏమంటే, ఇవ్వాలి మన క్యాబినెట్ నుండి మంచి వరకు తగ్గిస్తూ, గల వరకు పెంచవలసిన అవసరము ఉన్నదా అనే సమస్య మన ముందరకు వచ్చింది. మనలు పెరగడమునల్లా క్యాబినెట్ పెంచారా, లేక మనుష్యులు పెరగడ వల్లా క్యాబినెట్ పెంచవలసి వచ్చిందా, అనే సమస్య ఇప్పుడు ముఖ్యమైనది. ఇవ్వాలి క్యాబినెట్ లో కొత్తగా చేర్చుకొన్న మంత్రి గల కమిటీలలో మెంబర్లుగా ఉన్నాడు. అసలు మనకు ఇంతమంది మంత్రిలు అవసరమా అనేది ఆలోచించవలసి వున్నది. హైదరాబాదు స్టేటులో గరిమిందే మంత్రిలు ఉన్నప్పుడు “క్యాబినెట్ సభ్యుల చాలా ఎక్కువగా ఉండి, హైదరాబాదు స్టేటు ఇంతమందిని భరించడం భారము అయిపోవటమిది, హైదరాబాదు యొక్క ఆర్థిక పరిస్థితుల

దృష్ట్యా ఇంతమందిని భరించలేం కాబట్టి యీ క్యాబినెట్ ను కుదించవలసిన అవసరం వుందే అనే విషయం చూచాము. దాని ప్రకారం క్యాబినెట్ లో ముగ్గురు మంత్రులను తగ్గించి పదిమంది మంత్రులను మాత్రమే ఉంచారు. కాని ఇవాళ వారు, ఆనాడు ఎందుకు మంత్రులను తగ్గించ వలసి వచ్చిందో అనే విషయం మరచి పోయారు. ఈనాడు వారి ఆంతరంగిక సమస్యలెట్లా ఉన్నప్పటికీ, వారి ప్రభుత్వము నిలబడటానికోసము మంత్రులను ౧౬ వరకు పెంచారనేది స్పష్టమ అవుతోంది. ఇప్పుడు ప్రభుత్వములోని పనులేమీ పెరగలేదు. పనులు పెరిగి పది మందిమంత్రుల నిర్వహించడంకే పోతున్నారని, అందుకు పదిమందినుంచి పదహారుమందిని పెంచవలసి వచ్చిందే— అనేది ఎక్కడా లేదు. ఆ పరిస్థితులు ఎక్కడా కనపించడంలేదు. ౧౬ మందికి పెంచిన తరువాత కూడా యీ క్యాబినెట్ స్థిరంగా ఉండటానికి అవకాశం వున్నదా లేక ఇంకా గాలిలోనే ఉడుగు లోందో అని చూస్తే ఇంకా గాలిలోనే ఉడుగులోందే. ముఖ్యమంత్రిగాని, కాంగ్రెసు సంస్థగాని యీ ప్రభుత్వమును ఇంకా స్థిరత్వము చేసుకోవాలంటే ఇప్పుడు ఉన్న ప్రకారము ప్రతి ఆరుగురుకు ఒక్కొక్క మంత్రిని నియమించినంత మాత్రమున చాలదు. ఈ ౧౬ గురు మంత్రులకు ౧౬ పార్లమెంటరీ సెక్రటరీలను ఏర్పాటు చేస్తే— యీ విధంగా ప్రతి ముగ్గురుకు ఒక్కొక్కరుచొప్పున ౩౨ మందిని ఏర్పాటు చేస్తే యీ ప్రభుత్వముయొక్క కార్యకలాపాలు ఇంకా సులభంగా నిర్వహించడానికి అవకాశం ఉంటుంది; ఇప్పుడు వున్న సమస్య ఏమంటే, యీ బిల్లు ద్వారా మన క్యాబినెట్ ను ౧౬ కు విస్తరితం చేసి అందులో కొందరికి డిప్యూటీ మినిస్టర్లు అని పేరుపెట్టి ప్రభుత్వము ఖర్చులను పెంచారు ప్రస్తుత హైదరాబాదు స్టేటుయొక్క ఆర్థిక పరిస్థితులను బట్టి ఖర్చులను ఎలా తగ్గించడమా అని ఆలోచిస్తున్నప్పుడు, యీ ప్రభుత్వము ఏదైతే ఖర్చులను పెంచడము లేదని సమాధానం చెబు తోందో, అది ప్రజలను ఏమాత్రము సంతుష్టిపరచదు. ఇప్పుడు ప్రభుత్వములో అవసరమైన ఖర్చులు జరుగుతున్నాయి. అవసరమైన ఖర్చుల తగ్గించి ప్రజలయొక్క అవసరములు తీర్చడము ఎట్లా, వారికి సౌకర్యాల కలుగజేయడం ఎట్లా అని ఆలోచించడానికి బదులు, “యీ ఖర్చులను తగ్గించ దానికి ఒక సరైన పరిపాలన తీసుకురావడం ద్వారా, ప్రజలకు సరియైన సౌకర్యాలు కల్పించుట కొరకు ఆలోచిస్తున్నామని పదిపదే చెప్పడం జరుగుతోంది. ప్రజా సమస్యలను పరిష్కరించడానికి పూనుకోక పోగా తమతమ సమస్యలను మాత్రం పరిష్కరించుకోడానికి ప్రయత్నిస్తున్నారనేది స్పష్టమవుతోంది.

ఇంతకుముందు పెంకురామారావుగారు ప్రవేశపెట్టిన మోషన్ ఒకటి మనదగ్గరకు వచ్చింది. “డిప్యూటీ మినిస్టర్లు ఎనిమిదిమందికి అసంఖ్యీ సభ్యత్వమునకు భంగము కలుగలేదు, అందుకోసం మోషన్ గురించి ఆలోచించవలసిన అవసరం లేదని” సమాధానం చెప్పడం జరిగింది. ఒకటి మాత్రం స్పష్టంగా ఒప్పుకొన్నాడు. వాళ్ళ హోదాకు భంగం జరగలేదు కాబట్టి యీ మోషన్ గురించి పెద్ద ఎత్తున ఆలోచించనక్కర లేదని చెబుతూ వచ్చారు. వారికి పెజ్జారెట్టి ఉండటానికేమో ఆలోచించారేమో. ఇప్పుడు యీ బిల్లు మనముందర ఉంది. దీనిలోని Statement of Objects and Reasons చూచినట్లయితే, డిప్యూటీ మినిస్టర్లును ఏర్పాటు చేయబడ్డ తరువాత వాళ్ళ యొక్క శాసనసభ్యత్వము రద్దు అయిపోయిందే, దానిని ఈ బిల్లు ద్వారా తిరిగి ఉద్ధరించబోతున్నామని అని వ్రాసు కొన్నారు.

It is also necessary to insert a provision in the said Act for removing their disqualification to continue as members of the Legislative Assembly.

డిలీక్ట్యాంట్స్ అసోసియేషన్ లో కవచం నల్లయితే యీ రిమూవింగ్ ఆఫ్ సమస్య రాదు.

Statement of Objects and Reasons లో డిప్యూటీమినిస్టర్లు యొక్క డీన్ క్వార్టిస్ కేషన్ ను దూరము చేయడానికి ప్రయత్నించేస్తు, యీ విధంగా మీరే డీన్ క్వార్టిస్ కేషన్ ను ఎప్పుకోవడం జరిగింది. మీకు పెజారిటీ ఉన్నదీ కాబట్టి పెంకలరామారావుగారి హాషన్ లోనివేళారు. అదేవిధంగా యీ బిల్లును కూడ నెగ్గించుకోవచ్చును అనుకోండి. అప్పుడు ఇదే హైకోర్టుకుపోతుంది. “ ఈ బిల్లు హైకోర్టుకు పోలేమి? మాకు లీగల్ ఎడ్వయజర్స్ ఉన్నారు, వారు ఉన్నారు, వీరు ఉన్నారు ” అని ఆలోచించకుండ, మేము చెప్పిన వాటిని దృష్టిలో పెట్టుకొని యీ బిల్లును ఉపసంహ రించుకొంటారని ఆశిస్తూ ఇంతటిలో ముగిస్తున్నాను.

شری سری ہری (کنوٹ) مسٹر اسپیکر سر - ڈپٹی منسٹرس کی سیالیریز کے بارے میں جو کڑی تنقیدیں ہو رہی ہیں وہ میں سمجھتا ہوں کہ بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے ہو رہی ہیں یا پھر سمجھ بوجھ کر ہی کی جا رہی ہیں - ایک اہم اعتراض یہ کیا جا رہا ہے کہ ڈپٹی منسٹرس کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے خرچہ میں بھی اضافہ ہوگا - ہم کو فینانس منسٹر صاحب نے اکسپلینٹری میمورنڈم جو تقسیم کیا ہے اوس کے صفحہ (۳۳) کو ملاحظہ فرمائیں - اوس میں ضمن (ڈی) میں منسٹرس کے نام سے خرچہ بتلایا گیا ہے - سنہ ۵۲ - ۵۳ ع میں جو اکچول خرچہ اس سلسلہ میں ہوا وہ (۸) لاکھ (۱۰) ہزار ہے - اس کے مقابلہ میں ۵۴ - ۵۵ ع کے لئے جو اسٹیٹ بتایا جا رہا ہے وہ (۷) لاکھ (۳۰) ہزار ہے - گویا ۵۲ - ۵۳ ع میں جو خرچہ ہوا اب اوس کے مقابلہ میں (۸۰) ہزار روپیہ کم خرچ ہو رہا ہے اس طرح سے ٹور اکسپنس (Tour expenses) کے سلسلہ میں ۵۲ - ۵۳ ع میں (۳۱) ہزار کا خرچہ ہوا - اور سنہ ۵۴ - ۵۵ ع میں (۲۵) ہزار کا خرچ مانگا جا رہا ہے - اگر یہ ہندسے پیش نظر رکھے جائیں تو کوئی سمجھدار آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ منسٹرس کے مد میں یا ڈپٹی منسٹرس کے مد میں زیادہ خرچہ ہو رہا ہے - البتہ تعداد کی جو بات ہے کہ (۱۳) منسٹرس کے مقابلہ میں پہلے (۱۰) کٹے گئے پھر (۸) کٹے گئے اور اب پھر اون کی تعداد (۱۶) کر دی گئی ہے اس کی وجہ کیا ہے - اس سلسلہ میں مختلف مباحث اٹھائے گئے ہیں اون مباحث سے اتفاق نہیں کر سکتا - کیونکہ اون میں کوئی اصلیت نہیں ہے - آج ہمارے پاس (۸) ڈپٹی منسٹرس کی سخت ضرورت ہے - اگر ہم حیدرآباد کی تاریخ پر غور کریں اور اس کا مقابلہ دوسرے اسٹیٹس سے کریں تو معلوم ہوگا کہ کن و جوہات کی بنا پر ہمارا اسٹیٹ پیچھے ہے - آج ہم کو ہارے اسٹیٹ کو دوسرے اسٹیٹس کے مساوی درجہ پر لانے کے لئے کن کن کاموں کی ضرورت ہے - آپ کسی سررشتہ کو لیجئے ہمارا اسٹیٹ پیچھے ہے - چنانچہ تعلیم کے حکمہ کو لیجئے - تعلیم کے

سلسلہ میں ہمارا اسٹیٹ بہت پیچھے ہے۔ اس میں کافی ترقی کرنے کی ضرورت ہے۔ پہلے حیدرآباد میں ایک جاگیرداری نظام تھا اس نظام کو ختم کر کے اس کے عوض ہم کو ڈیموکریٹک حکومت قائم کرنا تھا۔ اور دستور کے لحاظ سے پرانے ڈھانچہ کو بدل کر نئے ڈھانچہ میں تبدیل کرنا تھا۔ جو چھ سو برس سے چلا آ رہا تھا۔ چنانچہ اس کی وجہ سے آج ہر محکمہ اور ہر شعبہ میں کام پڑا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ (۱۶) تو کیا اس میں اور اضافہ ہو جائے تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔ آپ اپنے سامنے بمبئی کی تمثیل تو رکھتے ہیں لیکن بنگال کی تمثیل کیوں نہیں رکھتے؟

شری کے۔ انٹ ریڈی۔ وہاں ۱۲ کروڑ کا ڈیفیسٹ ہوا ہے۔

شری سری ہری۔ میں اس موقع پر یہی کہہ سکتا ہوں کہ اس حکومت کو فخر ہے کہ اس حکومت کے وزراء دستور کے لحاظ سے جمہوریت کی لائن پر چل رہے ہیں۔ یہاں جمہوری اصولوں پر انتخابات لڑے گئے۔ اور لوکل باڈیز اور مقامی پینچایتیں اور کمیٹیاں تیار ہو رہی ہیں جو کام کر رہی ہیں۔ یہ خاص بات ہے۔ آج کی حکومت کے وزراء ہی اُن کو تیار کئے ہیں۔ اسی طرح پانچ سالہ منصوبہ بندی ہے۔ یہ تمام چیزیں ایسی ہیں کہ جو واقعی طور پر لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کر رہی ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل جو فنانس منسٹر صاحب نے پیش کیا ہے آپ اس کو قبول کر لیں۔

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి : (నిర్వర్త-జనరల్) : అధ్యక్షమహాశయ,

ఇప్పుడు స్టేటులో ఎవరైతే డిప్యూటీ మంత్రిలు నియమించబడ్డారో వారియొక్క జీత భత్యముల గురించి చర్చిస్తున్నాము. నేను చిన్నతము నుంచి చూస్తున్నాను. పగలంతా బిక్షం అడుక్కొని రాత్రిళ్ళు విధిభాగవతం నాటకం అడుతూ అందులో ముక్తివేషం, రాజువేషం వేస్తూ ఉంటారు. ఆ రాత్రివరకే మంత్రిగాను, రాజుగాను వేషం వేసుకొని తిరిగి ప్రార్థున్నై మామూలు మనుష్యులుగా తయారవుతారు. అలాగే ఇప్పుడు ఈ మంత్రిలు ఎందుగురించి ఉండాలి అనేది ఆలోచించాలి. ఇప్పుడు నేను ధనమంత్రిగారికి విన్నవించేదేమంటే, ఇప్పుడు ఉపమంత్రిలు ఎందుకు? వాళ్ళకు తెలుగురాదు. మరాఠీ మంత్రికి మరాఠీ డిప్యూటీ మంత్రినే వేతారు. ఈ మంత్రి లిద్దరకూ తెలుగురాదు. ఇండాక ఒక గౌరవసభ్యుడు తెలుగులో మాట్లాడుతుంటే వాళ్ళకు తెలిసిన భాషలో మాట్లాడుమన్నారు. ఇప్పుడు మంత్రిలకు డిప్యూటీ మంత్రిలకు ఇతర భాషలు అర్థం చేసుకొని చెప్పేందుకు సహాయ మంత్రిలను కూడా నియమిస్తే బాగుంటుంది. ప్రజలలో సంబంధం కలిగి ఉండటానికి, ప్రజలతో కలిపిమెలసి మాట్లాడటానికి ఈ విధంగా ఉపమంత్రిలను ఏర్పాటు చేయడం జరిగిందని, ఈ విధంగా వధంతులు వినిపించాయి. మహారాష్ట్ర మంత్రి క్రింద తెలుగువారు డిప్యూటీ మంత్రిగా ఉండవలసినది. అలాగే తెలుగు మంత్రికి మహారాష్ట్రం వారు డిప్యూటీ మంత్రిగా ఉండాలి. ఈ విధంగా చేస్తే ప్రజలు మాట్లాడే భాషలు మంత్రిలకు అర్థం అవుతాయి. ఇప్పుడు ఉపమంత్రిలు వేమోల్లోఉండి, వారు తెలంగాణ ప్రాంతాలకు

వర్గటనకు పోయినప్పుడు వారికి తెలుగురాదు. ఆ మంత్రికి తెలుగురాదు. అందుకోసం వారికి సపోర్టు మంత్రి ఒకరు కావాలి. ౧౬ గురు మంత్రిలకు ౧౬ గురు సపోర్టు మంత్రిలను పేస్తే సరిపోతుంది. ఇంకా పార్లమెంటు సెక్రటరీలను కూడా నియమిస్తే అంతా పూర్తి అవుతుంది.

అయితే ఇప్పుడు ఎందుకు యీ డిఫినిషన్లను నియమించారు? దేశవారోపల ఏమి వచ్చింది? ఇప్పుడు దేశానికి ఏమి కష్టము వచ్చింది? దేశమునకు ఏమి యుద్ధము వస్తోంది? అందుకోసము యీ మహారథులను నియమించారు? ఈ విధంగా డిఫినిషన్లను నియమించి ప్రభుత్వమునకు మజ్బూర్ కలుగజేస్తున్నారా? ప్రజలకు ఏమి చెప్పి వోట్లు అడిగారు? ప్రజలు వోట్లు ఇచ్చిన తరువాత వారు ప్రజల పేరు మరచిపోయారు.

ఒకటో కరువు వచ్చింది. ఒకడు రెండు రోట్లైలు సెల్తిమీద పెట్టుకొని తీసుకు పోతున్నాడు. ఇప్పుడు ఉన్న ప్రభుత్వము మాదిరిగనే ఒక మోసగాడు అతని దగ్గరకు వచ్చి నీ దగ్గర ఏమున్నాయి అని అడిగాడు. అతడు “నా దగ్గర రెండు రోట్లైలు తప్పితే ఏమీ లేవని” అన్నాడు. అప్పుడు ఆ మోసగాడు “నీకు ఆకలి పేయని మంత్రి చెబుతాను. ఆ రెండు రోట్లైలు నాకు ఇవ్వమని” ఆ రెండు రోట్లైలు తీసుకొనిపోయాడు. ఆకలి పెయ్యని మంత్రి అతనికి పని చెయ్యదా?—అలాగే ప్రజలను వోట్లు అడిగినప్పుడు అవి చేస్తాము, ఇవి చేస్తాము, వాటిని బాగు చేస్తాము, మీకు పేలు చేస్తాము అని చెబుతారేగాని ఏమీ చేయడంలేదు. హైదరాబాదు స్టేటు ఒక ఇల్లు. ఆ ఇంటిని బాగుచేయడం లేదు. మీ ఇంటినే చక్కచేసుకొంటున్నారాగాని ఆ ఇంటిని ఎందుకు బాగుచేయరు? ప్రజలకు ఆకలి లేకుండా ఉండే మంత్రి చెబుతున్నారు. కాని వారే ప్రజల రోట్లైలకు ఆశబడుతున్నారు. “మేము మీకు పేలు చేసేదీలేదు, మీరు మాకు పేలు చేయాలి” అంటే ఎట్లా?

ప్రభువు దున్నుపోతు

ప్రజలెల్ల దుడ్డలు

మంత్రిగణముకాదు మహిషగణము

తాననవధకాదు ఇదీ స్తతాననవధ

ఈ మోస్తరుగా కనుపిస్తుంది.

ప్రజలందరూ ఏడుస్తుంటే మంత్రిల డొబులు అట్లాగే ఉన్నాయి. అసలే, ఖజానాలో డబ్బు తక్కువగా ఉంటే యీ డిఫినిషన్లు ఎందుకు? ఖజానాలో అంతా లోటు ఉండి, కాని మా కడుపుమాత్రం సంతోషంగా నిండా అంటున్నారు. ఇప్పుడు డిఫినిషన్లకు జీతభత్యాలు కాక ఇంటి ఎలవెన్సు కూడా ఇస్తూన్నారు. వీరి జీతము విషయమై ౭౫౦ రూపాయలు నిర్ణయించారు. వారికి ఆ ఎలవెన్సులు, యీ ఎలవెన్సులు అని దాని పేరు లేకళ్లు ఇంకా ఉన్నాయి. ఈ విధంగా ఖర్చులు చేస్తే మన ఆదాయం తగ్గిపోతుంది. మనం స్వతంత్రము పొందినా కొన్ని

386 4th March, 1954. L. A. Bill No. 1 of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954.

అలవాటులు వదలకున్నాము. ఈ విధంగా మనం డబ్బును దుర్వినియోగం చేసి భవిష్యత్తులో మనకు కళంకం ఏర్పడి మన తరువాత పిల్లలకు గూడా దీనిని నేర్పినవారము అవులాము. ఇప్పుడు అనవసరమైన వ్యయము వెట్టుకున్నాము. ఇది మంచిదిగా కనుపించడంలేదు. వీరికి ఇచ్చే జీతం ౭౫౦ రూ. లో ఎంత ఖర్చు అవుతుంది? ఇంత డబ్బు వారికి ఎందుకు కావాలి? బేడ పైసలకు ముబ్బేడ బాడుగ ఉన్నట్లుగా ఉంది. మీ ఇష్టంగా మీరు యీ జీతాన్ని పెట్టుకొన్నారు. ఆ జీతమును తక్కువ చేయాలని అంటున్నాము. ఇప్పుడు ప్రభుత్వములో పనులు ఏమీ ఎక్కువ అవలేదు. ౧౩ మంత్రులు ఉన్నప్పుడు అది మంచిదికాదని అనుకొని దశావతారములు పదిమందిని పెట్టుకొని, తరువాత ౮ మందిని ఏర్పాటు చేసి తిరిగి ఇప్పుడు ౧౬ మందిని ఏర్పాటుచేశారు. గౌరవసభ్యులు చెప్పినట్లు యీ ౧౬ సంఖ్య కూడా మంచిదికాదు. పార్లమెంటరీ సెక్రటరీలను కూడా పేసి ౨౮ మందిని ఏర్పాటు చేయండి. మీరు దేశానికి మేలు చేస్తారా? లేక మీ ఇళ్లకే మేలు చేస్తారా? మంత్రుల ఇంట్లకే మేలు చేసుకొంటే ఎలా? ఇల్లు అనేది రాష్ట్రం. భారతదేశములోపల హైదరాబాదు స్టేటు ఇంటిలో ఎంత అభివృద్ధి తీసుకువచ్చాము అనేది ఆలోచించాలి. ముండ మురిసినదిగాని ముగదరగతి ఎరగదు అన్నట్లు ఉంది. ఇంకా దీనిపైన మాట్లాడేందుకు ఇతర సభ్యులను అవకాశము ఇస్తూ, దీనిపైన నా సవరణ వచ్చినప్పుడు వివరంగా మాట్లాడతానని చెబుతూ ఇంతటిలో నా భాషణ సమాప్తము చేస్తున్నాను

శ్రీ. బి. కె. కొరటకర్:—మిస్టర్ స్పీకర్ సర్, ఇది బిల్ల పర్ జో బహు ముబాహిల్ కియా గ్యు హై అుకా లాబెలుబాబ దో చీజో మే హై. అేక యహ్ కి ఆయా ఇది వక్త కిసీ డెప్యూటీ మినిస్టర్ కే తక్-
కర్ కీ జరూరత్ థీ యా నహీ, ఆర్ దుసరే యహ్ కి అగర్ జరూరత్ థీ తొఱాత్ కీ తాదాద్ హీ క్యో రఖీ.
గఖీ? తనఖాహ్కే సమ్బంధ్సే జో బహు-బహుత్ శాహ్మద్ కే సాథ్ కీ గఖీ అుకే నిస్బత్ మే సమ్భతా హ్
కి పహిలీ బహు కే వక్త ఇదికే ఆనే కీ జరూరత్ నహీ థీ, క్యోకి ఇదికే బాద్ తరమీమాత్ పెశా కీ
గఖీ హై. కిసీ నే ౭౫౦ కీ జగహ్ ౫౦౦ బతలాయా హై, కిసీ నే ౪౦౦ బతలాయా, తో కిసీనే ౩౫౦
బతలాయా హై. ఇది తరహ్ సే అునకీ తనఖాహ్ హోనీ చాహియే. అేసా బతాయా గయా హై. బహరహాల్ ఇది
చీజ్ పరే బహుత్ బహుత్ కీ గఖీ. యహ్ బీ అేక దృష్టి సే అచ్ఛా హీ హువా, అేసా మే సమ్భతా హ్, క్యోకి
కటమోషన్ కే వక్త జితనీ బహుత్ హో సక్తీ థీ వహ్ అబీ హో గఖీ హై, ఆర్ ఇది కస్ట్ రీడింగ్ మే హీ
జిన్ జిన్ లోగో నే కటమోషన్ పెశా కియే హై వే అునకో వాపిస్ లెల్లెయే ఆర్ ఇది వక్త వహ్ బీ పాస్ హో
జాయగీ. జో చీజ్ వహీ గఖీ హై అునమే సబ్ సే బడీ చీజ్ యహ్ హై కి కౌగ్రెస్ పార్టీ కే అపర్ అేక తరహ్ సే
బడీ అక్షేప్ లగాయా గయా హై కి ఆపకే ఖర్ మే ఇగడా థా, ఆపకే ఖర్ మే కుఱ్ఱ చల్ రహా థా, ఆర్ ఇది
తరహ్ సే పార్టీ మే అేజెతెలాఫాత్ దూర్ కరనే కే లియే యే ఆఠ్ డెప్యూటీ మినిస్టర్స్ బనాయే గయే. ఇదికా తో
మే జితనా హీ జబాబ్ దే సక్తా హ్ కి కివీ శబ్దా తో నహీ థా. హమ్కో తో కుఱ్ఱ మాలూమ్ నహీ హై. ఆపకీ
బహుత్ కుఱ్ఱ మాలూమ్ హై తో ఆప్ అపనీ మాలూమాత్ పర్ ఖుష్ రహ్ సక్తే హై. యే జో ఆఠ్ డెప్యూటీ మినిస్టర్స్
ఇది వక్త రఖ్ గయే హై అుకే బారే మే మే జితనా హీ కహ్ సక్తా హ్ కి వే అుస్ నఖర్ సే నహీ బనాయే గయే
అేసా కి విరోధీ బేచెస్ కే లోగో నే బతాయా లెకిన్ బాఖ్యా గహ్ హై కి ఆఠ్ డెప్యూటీ మినిస్టర్స్ కే
లియే ఆప్ కహే కి కమ్ రఖియే తో కివీ కహేగా కి జ్యాదా రఖియే. తో ఇది తరహ్ సే యహ్ కివీ హిసాబీ
బాఖ్యా నహీ హోతా కి జితనా హీ హో, ఆర్ జితనా న హో. కామ్ కే లిహజ్ సే కుఱ్ఱ కమ్ యా జ్యాదా

मिनिस्टर्स या डेप्यूटी मिनिस्टर्स रखने पड़ते हैं। और तजरूबे के बाद जितना मैं कह सकता हूँ कि अब डेमॉन्स्ट्री में जिस तरह से काम चलाना पड़ता है, असेंबली की चीजें देखनी पड़ती हैं, सवालात को देखना पड़ता है, लोगों से मिलना पड़ता है, बहुत वक्त तो लोगों से मिलते मिलते ही मिनिस्टर्स का सारा वक्त चला जाता है किंतु और लोगों से मिलना भी जरूरी है। यह कोजी पुराना जमाना नहीं है कि लोगों से कह दें कि नहीं मिलते जी, चले जाओ। जिन सब चीजों को देखने के बाद जिसकी जरूरत महसूस हुई कि कुछ डेप्यूटी मिनिस्टर भी रखे जायें।

अब बहुत बड़ा आक्षेप यह किया गया कि पहले १३ क्यों थे, बाद में दस क्यों किये गये, और उसके बाद आठ क्यों किये गये ? जो कुछ हुआ वह तो सब आपके सामने है। जवाब यह है कि यह सब ज़िंदा किया गया था कि यह चीज आपके सामने लानी थी कि खर्च कम हो, आदमी काफ़ी रहे, और काम ज्यादा हो सके। ज़िंदा नीयत से यह सब कुछ किया गया। जिसके बाद भी अगर आप समझें कि जिसके सिवा और कोजी नीयत थी तो वह बिल्कुल गलत चीज है।

खर्च के बारे में बार बार मैंने पूछा था एक बड़ा अजीबोगरीब हिसाब हमारे सामने बतलाया गया कि एक मिनिस्टर के लिये ११ सौ रुपये एक महीने में खर्च होता है तो १२ महीने में १ लाख ३२ हजार खर्च होता है। उनसे मैंने दो बार पूछा कि यह कैसे होता है। उसका जवाब नहीं दिया गया लेकिन फिर वही चीज बार बार दोहरा ली गयी। जिस पर से मुझे एक चीज याद आयी जब कभी मैं किसी स्कूल में जाता हूँ तो पूछता हूँ कि बंबयी को एक खत एक दिन में जाता है तो पांच खत कितने दिन में जायेंगे ? बहुत से विद्यार्थी कह देते हैं कि पांच दिन में जायेंगे। लेकिन आप सब तो बुद्धिमान हैं, आप जरूर कहेंगे कि सब एक ही दिन में जायेंगे। जिस हिसाब में कहाँ गलती हुई है वह मैं आपको बतलाना चाहता हूँ। ११ सौ रुपये एक महीने में खर्च होता है तो १२ महीने में १३ हजार २०० रुपये होता है। मैंने जो बतलाया जिसमें कोजी गलती तो नहीं हो रही है। मगर यह है कि जिस तरह से १३ हजार २०० की जगह १ लाख ३२ हजार पड़े गये उसी तरह से यह सब आक्षेप किये गये। जो आक्षेप करते हैं उनके बारे में मैं यही कहूँगा कि कम से कम जैसी गलती में पड़कर आक्षेप न कीजिये। जो भी आक्षेप हुआ है वह किसी तरह की गलती का नतीजा है, कि किसी चीज को कोजी दस गुना, कोजी बार गुना, तो कोजी पंधरा गुना समझ कर क्रिटीसाजी कर रहा है मुझे तो बड़ा संतोष हुआ और मैंने यह हिसाब देखने के बाद दिल में सोच लिया कि जितने आक्षेप बुद्धिमानों ने किये हैं उनके ऊपर के एक दो शून्य निकाल देने चाहिये और फिर जो कुछ बच जाता है वह बहुत थोड़ा मामला रह जाता है।

किसी तरह से यह भी कहा गया कि दूसरे राज्यों में जितने मंत्री हैं, जितना वहां का बजट रहता है, उसके बराबर भी वहां जितने अधिक मंत्री हैं। बंबयी में ६६ करोड़ का बजट है तो वहां जितने मंत्री हैं। सच पूछो तो वहां मंत्रियों की तादाद ज्यादा है। जिस तरह से कहा जाता है कि उसका बजट रखते हुये हिसाब करो और अतने रखो। मैं यही कहना चाहता हूँ कि मंत्री और उपमंत्री कितने होना चाहिये वह कोजी हिसाबी सवाल नहीं होता। अगर वैसा सवाल हो तो मुश्किल हो जाय समझ लिये कि बंबयी में ६६ करोड़ के बजट के लिये कुछ १२ या १३ मंत्री हैं और कल अजमेर

प्रियासत आजी तो वहां सिर्फ ३ करोड का बजट है और जिस तरह से हिसाब किया जाय तो उनके लिये अंक ही मिनिस्टर रखना पड़ेगा। आप जान सकते हैं कि अंक मिनिस्टर किसी भी स्टेटका काम नहीं चला सकता। वहां का बजट कितना भी हो, बड़ा हो या छोटा हो, उसमें विभाग कितने है वह देखना पड़ता है। उन विभागों में काम कितना रहेगा वह भी देखना पड़ेगा और उनको देखकर आखिर तसफिया करना पड़ता है कि कितने मंत्री हों और कितने उपमंत्री हों। अगर मैं आपसे कहू तो गलत न होगा कि दूसरे स्टेटों के मुकाबले में हमारे यहां के मंत्रियों की तादाद बहुत ज्यादा नहीं है। बिहार में १६ मंत्री हैं और ३ डेप्यूटी मिनिस्टर्स हैं, उसी तरह से आसाम में जहां का बजट हम से बहुत कम है वहां भी १० मंत्री हैं। इसी तरह से बंबजी में मिनिस्टर्स और डेप्यूटी मिनिस्टर्स मिलकर १८ हैं।

شری متیال راؤ۔ کلکتہ میں کتنے ہیں ؟

श्री. वि. के. कोरटकर :—कलकत्ते में तो बहुत ज्यादा है, वहां तो १६ डेप्यूटी मिनिस्टर्स हैं। लेकिन मेरा मतलब यह है कि बंबजी या आसाम में जितने हैं उसलिये हैदराबाद में जितने रखे तो जिस तरह से नहीं हो सकता। सारे काम का जायजा लेकर हम तसफिया कर सकते हैं कि कितने मिनिस्टर्स हों और कितने डेप्यूटी मिनिस्टर्स हों। इसी चीज को ख्याल में रखकर हमने तसफीय किया है। डेप्यूटी मिनिस्टर्स की वाकजी जरूरत थी। जितने मिनिस्टर्स की जरूरत नहीं थी तो उसको कुछ कम किया और डेप्यूटी मिनिस्टर्स को रखा, ताकि काम अच्छी तरह से चलाया जा सके

अब बार बार हर चीज के आते ही कहा जाता है कि यह चीज हो रही है और वह चीज हो रही है जो हम भी सुनते सुनते थक गये। कल ही मैंने जवाब देते वक्त कहा कि अंक कारखानों बंद हो रहा है तो आप कारखाने बंद हो रहे, कारखाने बंद हो रहे, हैं करके चिल्ला रहे हैं। जितने चल रहे हैं उनके बारे में आप क्यों नहीं कहते कि जितने चल रहे हैं। बार बार कहा जाता है कि बेरोजगारी बढ़ रही है, बेकारी बढ़ रही है। ऐसी हालत में डेप्यूटी मिनिस्टर्स बनाकर बेकारी कम कर दी गयी तो उसमें आपके लिये कौनसी नुकसान की बात हो गयी मेरी समझ में नहीं आता। लेकिन मैं आपसे यह भी कहूंगा कि जितने कामों के लिये चार डेप्यूटी मिनिस्टर्स कम कर दिये जायं तो क्या जिस बेकारी का आपने जितना शोर मचा रखा है वह क्या जिससे कम होनेवाली है ? जिसमें मुझे कौकी तर्क या युक्ति ही नजर नहीं आती। हमें देखना यह है कि जिस गरज से डेप्यूटी मिनिस्टर्स रखे गये हैं वह सारा होता है या नहीं और उससे हमारा खर्च कम होता है या नहीं। खर्च के बारे में भी मैं यह कहूंगा कि पिछले साल से जिस साल में मिनिस्ट्रियल खर्च में भी ८० हजार का खर्च कम हो गया है। और जो डेप्यूटी मिनिस्टर्स की तादाद कम कर दी गयी और डेप्यूटी मिनिस्टर्स रखे गये ताकि काम तसफीय जायदा हो, खर्च कम हो और थोड़े समय में ज्यादा काम हो सके। याने खर्च कम करके ज्यादा काम किया जाय इसी नियत से डेप्यूटी मिनिस्टर्स का तक्कर किया गया है।

मेरी समझमें तो यह बात नहीं आती है कि बार बार यह कहा जाता है कि आप लोग गांधीजी के अनुयायी हैं। यह नहीं करते, वह नहीं करते, लेकिन जो काम किया जा रहा है उसकी ओर तो

नहीं देखा जाता है। मेरी तो समझमें नहीं आया कि काम ज्यादा करने में गांधीजी का अनुयायी बनने में कहा कमी आगयी? जिससे कौनसा अनुयायीपन कम हो रहा है?

बाकी तनखाह के बारे में बहुतकुछ कहा गया। मैंने तो पहले ही कहा है कि यह जो तनखाह रखी गयी वह काफी सोच समझकर रखी गयी है। यह कहा गया कि साढेसातसौ बहुत ज्यादा हैं। उसे कम करना चाहिये लेकिन मैं कहना चाहता हूँ कि जो तनखाह हमारे पास रखी गयी है दूसरे स्टेटों के मुकाबले में ज्यादा नहीं है। किसी स्टेट में यह तनखाह सातसौ है तो कहीं आठसौ भी है हमारे से छोटे स्टेट में भी यह तनखाह ८०० रुपये तक रखी गयी है। और जो कटमोशन यहाँ पेश किये गये हैं उसमें भी मुझे कहीं अकसानियत नजर नहीं आती। कोजी कहता है ३०० रुपये होनी चाहिये, कोजी कहता है चार सौ रुपये होनी चाहिये, कोजी कहता है ५०० रुपये होनी चाहिये, तो किसीने कहा कि ६०० रुपये होनी चाहिये। हमारी राय है ७५० रुपये होनी चाहिये। आपकी तरफ़ीन में और जिसमें कोजी ज्यादा फरक नहीं दीख पड़ता है। आप तो ६०० रुपये तक आये ही हैं। हम सिर्फ़ और थोड़ा बढ़ाकर ७५० करना चाहते हैं। हम समझते हैं एक ओहदेदार के स्टेटस और काम के लिहाज से ७५० रुपये तनखाह ज्यादा नहीं।

आज के हालात को देखते हुअे और उनके ओहदे देखते हुअे यह कहना कि यह तनखाह ज्यादा है, सही न होगा। यह कोजी ऐसी तनखाह नहीं है कि जिसकी अतिनी चर्चा की जा सकती हो।

दूसरे स्टेट की तरफ़ आप देखें तो आपको मालूम होगा कि हमने डेप्यूटी मिनिस्टर लेकर काफी खर्चा कम कर लिया है। आज तेरा की जगह १६ लोगों की टीम काम कर रही है। सोलह लोगों से पहले की अपेक्षा ज्यादा काम होगा और खर्च में तो कमी हो रही है। जिसके लिये तो हमें मुबारक बाद मिलनी चाहिये थी।

मेरा ख्याल है कि जो आक्षेप हुअे वह बातों को ठीक से न समझने के कारण हुअे। पहले जहाँ १३ आदमी काम करते थे वहाँ आज १६ आदमी काम करेंगे तो काम तो ज्यादा होगा ही जिसके शक नहीं।

मैं एक और चीज कहना चाहता हूँ। बहुत जोर शोर से कहा गया कि आपने आठ मिनिस्टर और आठ डेप्यूटी मिनिस्टर रखे जिसके कारण आव्बाम में बहुत खलबली है, बेचैनी है, आप ऐसा करेंगे तो आव्बाम में यह होगा और वह होगा। बहुत कुछ कहा गया। यह तो अँक का मामला है। जैसा अँक लगाकर आप देखेंगे वैसा ही आपको दीखेगा। पहले आपको यह देखना होगा कि क्या आपनी अँक ठीक है। आपने १३ हजार दो सौ को तो एकदम १ लाख ३२ हजार कर दिया और यह दिखाने की कोशिश की खर्चा कितना ज्यादा बढ़ गया है। आव्बाम को तो हमने भी जांचा है।

मुझे पूरा भरवसा है कि चिफ़ मिनिस्टर साहब ने खर्चा कम करने के लिये छह मंत्रियों के स्थानमें आठ बुपमंजी रखे उस के लिये आव्बाम में संतोष है। वे कहते हैं कि यह बहुत अच्छा काम किया गया।

और यह कदम जो अठाये गये वह बिलकुल ठीक है। हमारा जमीर तो बिसके बारें में बिलकुल साफ़ है। आवाम में कुछ भी खलबली वगैरा नहीं है। आप खलबली पैदा करना चाहते हैं। अनुमें तो पूरा संतोष है। आप कितना भी बोलेंगे तो उससे हमारे दिल में जरा भी डर पैदा नहीं होनेवाला है मैं अस्तिदुवा करता हूँ कि मेरे भाषण के बाद आप जिसे पास करेंगे।

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That L.A. Bill No. 1 of 1954, the Hyderabad salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954, be read a first time.”

The motion was adopted.

Shri V.K. Koratkar : I beg to move :

“That L.A. Bill No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954 be read a second time.”

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That L. A. Bill No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954, be read a second time.”

The motion was adopted.

Mr. Deputy Speaker : We shall now take up clause-by-clause reading. There are no amendments to clause 2. I shall, therefore, put it to vote.

The question is :

“That clause 2 stand part of the Bill”.

The motion was adopted .

Clause 2 was added to the Bill.

Clause 3

Mr. Deputy Speaker : Amendments to clause 3 given notice of may now be moved.

Shri M. Kondal Reddy (Kunaram) : I beg to move :

“That in section 4 proposed to be inserted by the Clause, for the figure ‘750’ substitute the figure ‘300’.”

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

Shri A. Y. Kavade (Kallam) : I beg to move :

“That in section 4 proposed to be inserted by the Clause, for the figure ‘750’ substitute the figure ‘350’.”

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

Shri Ankush Rao Ghane (Partur) : I beg to move.

“That in section 4 proposed to be inserted by the Clause, for the figure ‘750’ substitute the figure ‘500’.”

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

Shri K. Ananth Reddy : My amendment may be bracketed with that of Shri Ankushrao Ghare because it is similar to that.

Shri G. Sreeramulu : I beg to move :

“That in section 4 proposed to be inserted by the Clause for the figure ‘750’ substitute the figure ‘400’.”

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

شری ایم۔ کنڈل ریڈی۔ اسپیکر سر۔ اس بل کے متعلق اب تک کافی بحث ہو چکی ہے۔ اب اس میں زیادہ کہنا نہیں ہے۔ لیکن میں اپنے امینڈمنٹ کے بارے میں دو شبہوں میں کچھ خیالات کا اظہار کروں گا۔

سب سے پہلے منسٹری میں ۱۳ منسٹرس لائے گئے۔ جب اس پر تنقیدیں ہونے لگیں تو ۱۰ منسٹرس رکھے گئے۔ بعد میں ۱۰ کی بجائے ۸ منسٹرس کئے گئے۔ جس پر یہ سمجھا گیا کہ کچھ بڑا کم ہوا۔ یہ فائدہ مند چیز ہے۔ لیکن (۸) منسٹرس کے ساتھ (۸) ڈپٹی منسٹرس کا بھی اضافہ کر دیا گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ خرچہ تو بڑھ گیا۔ آریبل فنانس منسٹر یہ کہتے ہیں کہ اب ۱۳ کی بجائے ۱۶ آدمی ملکر کام کر رہے

ہیں۔ اس سے رقم کم ہوئی ہے۔ یہ واجبی ہے ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ آنریبل چیف منسٹر اور آنریبل فنانس منسٹر نے دیگر اسٹیٹس اور صوبہ جات کا حوالہ دیا۔ ہمیں یہ ماننا پڑتا ہے یہ کہا گیا کہ فلاں اسٹیٹ میں اتنے منسٹرس ہیں۔ فلاں میں اتنے ڈپٹی منسٹرس ہیں بمبئی میں اتنے ہیں۔ لیکن میں پوچھتا ہوں جب بمبئی کا حوالہ دیا جاتا ہے تو بمبئی کی آمدنی کیا ہے اور وہاں منسٹری پر کیا خرچہ ہو رہا ہے۔ یو پی میں آمدنی کیا ہے اور منسٹرس پر کتنا خرچہ ہو رہا ہے۔ اس کو دیکھنا چاہیئے۔ بمبئی میں جہاں کی آمدنی ۶۲ کروڑ ہے منسٹرس پر ۳ لاکھ کا خرچہ ہوتا ہے۔ ہمارے پاس ۲۸ کروڑ کی آمدنی ہے اور آپ کے لحاظ سے تین لاکھ کے اوپر منسٹری کا خرچہ ہے۔ کیا دوسرے صوبہ جات کی نظیر لیتے ہوئے ہماری ریاست کے حالات کے لحاظ سے آمدنی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اتنی تنخواہ لے سکتے ہیں یا نہیں یہ ایک غور طلب مسئلہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جہاں آمدنی کم ہے وہاں خرچہ بھی حالات کے لحاظ سے کم ہونا چاہیئے تمثیل کے طور پر میں یہ کہوں گا کہ ایک ساہوکار گاؤں میں اپنی لڑکی کی شادی کرتا ہے تو وہ دو ہزار روپیہ شادی پر خرچ کرتا ہے اور پچاس تولے سونا ڈالتا ہے تو کیا ایک معمولی آدمی بھی پچاس تولے سونا دے سکتا ہے یہ غور طلب بات ہے۔ ہمارے پاس بمبئی کی آدمی آمدنی ہے اور تنخواہ اتنی ہی ہے جتنی کہ وہاں ہے تو یہ کس حد تک حق بجانب ہو سکتا ہے ایک غور طلب مسئلہ ہو جاتا ہے۔

دوسری چیز اس بل میں یہ بتائی گئی ہے کہ ڈپٹی منسٹرس کی اتنی تنخواہ ہونا چاہیئے لیکن کوئی حد ڈپٹی منسٹروں کی مقرر نہیں کی گئی ہے منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس سب کو ملا کر سالانہ اتنا ہی خرچہ ہونا چاہئے ایسا نہیں بتلایا گیا۔ منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس تو گھڑی گھڑی بدلنے والے ہیں۔ انکی تعداد بھی گھٹتی بڑھتی رہتی ہے اسکو تو حکومت ہی خوب جانتی ہے۔ ہم کو یہ کہنے کا اختیار نہیں ہے کہ اتنے ہی رکھو۔ وہ تو حکومت حالات اور کام کے لحاظ سے رکھتی ہے۔ لیکن میری سمجھ میں ایک چیز آتی ہے چاہے حکومت اسکو مانے یا نہ مانے۔ یہ میری ذاتی رائے ہے کہ کام کے لحاظ سے منسٹرس کو اڈجسٹ کرنا چاہئے۔ اتنی تعداد لازمی طور پر لیجا کر کام کو اڈجسٹ کیا جائے یہ نہ ہونا چاہیئے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو کام بہت ہے اور منسٹرس کم ہیں۔ حالات کے لحاظ سے ۱۶ منسٹرس کافی نہیں ہوتے۔ نہ صرف ۱۶ بلکہ ہم سب منسٹرس بیکر فیلڈ میں کام کریں تو بھی کافی نہیں ہوتے۔

لیکن ہم منسٹرس کی مختلف تعداد دیکھتے آئے ہیں۔ پہلے ۱۳۔ منسٹرس تھے پھر آٹھ ہوئے اور اب ۱۶۔ ہو گئے ہیں۔۔۔ تو ان میں جو کمی زیادتی ہوتی ہے اس سے ملک کو کیا فائدہ ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ سے کونسی ترقی ہو رہی ہے اور کونسی کمزوری دور ہو رہی ہے اس سلسلہ میں مجھے زیادہ عرض کرنا نہیں ہے کیونکہ وہ تو سب ہی جانتے ہیں کیا کہ ترقی ہوئی اور کیا تنزل اور آج حالت کیا ہے۔ میں اس نے بارے میں راج پر مکتبہ کے آڈریس پر تقریر کرے

ہوئے کچھ روشنی ڈالی ہے لیکن ۸۔ کے بجائے ۱۶۔ منسٹرس بنانے کے باوجود ملک میں کہاں فائدہ ہو رہا ہے۔ کارروائیوں کا کیا حال ہو رہا ہے اس وقت تو مجھے عرض کرنا نہیں ہے یہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ اگر آپ کام کے لئے تعداد میں زیادتی کر رہے ہیں تو ہم کو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن صرف اڈجسٹمنٹ کرنے کے لئے منسٹروں کی تعداد بڑھا رہے ہیں تو یہ ملک کے خزانہ پر بار ہے۔

میں یہ عرض کروں گا کہ منسٹرس کا کام کے لحاظ سے اڈجسٹمنٹ ہونا چاہیئے مگر ممبروں کے لحاظ سے جائدادیں پیدا کرنا ٹھیک نہیں ہے اور اس کو ایک کلیہ کے طور پر سالانہ ایک مقررہ رقم معین کر کے فی صد اتنا خرچہ منسٹرس کے لئے ہونا چاہیئے تو ہم اس پر اعتراض نہیں کرتے اور نہ اعتراض کر سکتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے اس سے قبل کہا بمبئی میں ۶۲ کروڑ کی آمدنی ہے تو وہاں کے ڈپٹی منسٹرس کتنی تنخواہ لیتے ہیں اور کیا ہمارے پاس جب ۲۸ کروڑ کی آمدنی ہے تو ۵۰ روپیہ ڈپٹی منسٹرس کی تنخواہ ہو سکتی ہے۔ اپنے دل سے پوچھئے کیا اس ساہوکار کی طرح ہر آدمی ۵۰ تولے سونا پہنا سکتا ہے۔ کیونکہ ہمیں تو اس پر غور کرنا ہے کہ آج حالات خراب ہیں۔ لوگ کیسی زندگی بسر کر رہے ہیں ہمیں اس پر غور کرنا ہے۔ آپ تو یہ بھی خیال کر سکتے ہیں کہ ۵۰ روپیے بھی کم ہیں لیکن کیا حالات ان کی اجازت دیتے ہیں۔ کیونکہ تنخواہ ضروری اخراجات کو پورا کرنے کے لئے لی جا رہی ہے ورنہ منسٹرس تو کام ایک لاکھ کا کرتے ہیں۔ یہاں تنخواہ سے منسٹرس کو غرض نہیں ہے بلکہ سیوا کرنے کی نیت ہے تو خرچہ برداشت کرنے اور ضروریات کو پورا کرنے کے لئے لی جاتی ہے۔ سنہ ۱۹۳۷ ع میں جب کانگریس وزارت تشکیل دی گئی تو اس وقت منسٹروں نے کس طرح اور کس نیت سے کام انجام دیا ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ جب اختلا فی مسائل آئے تو وہ منسٹری چھوڑ کر باہر آ گئے۔ وہ اس وقت کیا تنخواہ لیتے تھے صرف پانیسویں لیکن اب کہا جاتا ہے کہ گرانی بہت بڑھ گئی اور تنخواہ۔ اخراجات کے لحاظ سے کم ہے تو میں کہوں گا کہ سہاتما گندھی کے اصولوں اور کانگریس کے سدھانتوں کو پیش نظر رکھ کر کام کرنا چاہیئے ہیں تو یہ زیادہ ہے۔

تیسری چیز یہ ہے چاہے وہ غلط ہو یا صحیح اتنی بڑی تنخواہ رکھنے کی وجہ سے لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہم ڈپٹی منسٹرس بن جائیں۔ اگر آپ تنخواہ کم رکھیں گے تو میں یہ ایک پتہ کی بات بتلا رہا ہوں کہ سب لوگ ڈپٹی منسٹری کی خواہش نہیں کریں گے اور اس کے لئے جھگڑے بھی نہیں ہوں گے اس وجہ سے میں تین سو روپیہ رکھوں۔ ایک تو اس سے ملک کا فائدہ ہوگا۔ خرچہ میں کمی ہوگی اور لوگ ڈپٹی منسٹری کی خواہش بھی نہیں کریں گے۔ مجھے توقع ہے کہ یہ منظور نہیں ہوگی () لیکن میں عرض تو کر دیتا ہوں۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

श्री. अंकुशराव धारे :—अध्यक्ष महोदय, फायनान्स मिनिस्टर साहब ने मिनिस्टर्स सैलरिज बिल में जो अमेंडमेंट लायी है उसमें उन्होंने कहा है कि डिप्टि मिनिस्टर की तनखाह ७५० रुपये होने चाहिये ऐसा कहा गया है। मेरे खियाल में ७५० रुपये तनखाह ज्यादा होती है। मैंने जो अमेंडमेंट पेश की है उसमें यह तनखाह ५०० रुपये रखी जाय ऐसा कहा है। यह अमेंडमेंट देने का मेरा मकसद यह है कि बजेट पर जो ज्यादा बार पडनेवाला है वह कम होना चाहिये।

हम आज पार्लैमेंटरियन डेमोक्रेसी (Parliamentarian Democracy) चला रहे हैं। उसका असुल यह होना चाहिये कि लोगों का ज्यादा से ज्यादा काम होना चाहिये। काम के लिहाज से यदि डिप्टि मिनिस्टर्स लेने की जरूरत महसूस होती है तो जरूर लेने चाहिये। लेकिन ऐसी सूरत में एक तो उनको जो तनखाह दी जाती है वह ऐसी होनी चाहिये जिससे खजाने पर ज्यादा भार न पड़े। चीफ मिनिस्टर साहब ने यह कहा था कि यह डिप्टि मिनिस्टर्स इस लिये लिये जा रहे हैं कि कुछ लोगों को काम की ट्रेनिंग (Training) मिल सके। मैं समझता हूं कि अिले क्शन होकर तीन साल तो होगये और अब दूसरा जनरल अिलेक्शन भी जल्द आ रहा है, अितने थोड़े समय में अब उनको क्या ट्रेनिंग मिलनेवाली है? डिप्टि मिनिस्टर्स का अपॉइंटमेंट (Appointment) करना तो आपके हाथमें था, आप यदि काम के ट्रेनिंग के लिहाज से अिन्हे अपॉइंट करना चाहते थे तो आपको यह चीज इससे पहले करनी चाहिये थी। आज यह जो बिल लाया जा रहा है उससे तो स्टेट में या पूरे हिंदुस्तान में यह बात नजर आ रही है कि आज कल कोबी ऑफिस हासिल करने की कोशिश की जा रही है। कोबी काम करने के अिलच्छा से नहीं, बल्कि आज एक ओहदा मिलता है इस लिये डिप्टि मिनिस्टर्स होने की कोशिश की जाती है। इसके बारे में मुझे ज्यादा कहने की जरूरत नहीं है, लेकिन यह बात बिलकूल साफ है कि यह डिप्टि मिनिस्टर्स को अडमिनिस्ट्रेशन के लिये नहीं बल्कि एक जगह के लिये वहां रखा जा रहा है।

[Mr. Speaker in the Chair]

हम में जो स्पिरिट ऑफ सर्विस (Spirit of service) रहना चाहिय वह आज नहीं दिखता है। स्पिरिट ऑफ सर्विस यदि हममें नहीं है तो हम कुछ काम नहीं कर सकेंगे। यदि आप अडमिनिस्ट्रेटिव्ह ट्रेनिंग के लिये डिप्टि मिनिस्टर्स रखना चाहते हैं तो ७५० रुपये तनखाह देने की जरूरत नहीं है। आज सभी पार्टियों में, कमिटियों में, और दूसरे जगहों पर जान के लिये झगडे किये जा रहे हैं ऐसे झगडे काँग्रेस में ही हैं ऐसी बात नहीं बल्कि दूसरी पार्टियों में भी ऐसे झगडे होते रहते हैं। यदि वाकजी सर्विस करना चाहते हैं तो प्रॉफिट कम रखना चाहिये। डिप्टि मिनिस्टर्स को ७५० रुपये आज के हालात में ज्यादा हैं। मैंने जो अमेंडमेंट ५०० रुपये की लायी है उसे मंजूर किया जाय तो अच्छा होगा।

* شری جی۔ سری راملو۔ مسٹر اسپیکر سر۔ اب سیالیریز آف منسٹرس ایکٹ ۵۲ ع میں میری ایک ترمیم خاص کر ڈپٹی منسٹرس کی سالیاری سے متعلق ہے۔ میری ترمیم ۵۰۰ کو نکالکر ۵۰۰ رکھنے کے بارے میں ہے۔ اسکا کارن یہ ہے کہ جب قانون میں

منسٹرس کی سالریز کا تعین ہوا تھا تو اس وقت میں نے یہ کہا تھا کہ جس طرح گاندھی جی نے کہا تھا اسی طرح منسٹرس کی سیالری ۵۰۰ روپیہ ہونا چاہئے۔ لیکن کچھ چیخ و پکار اس طرف سے اٹھی کہ اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں اوس وقت جو مارکٹ ریٹ تھا اس سے چار گنا قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے وغیرہ۔ لہذا بارہ سو تک گئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس وقت میں نے یہ آشا کی تھی کہ اگر ۵۰۰ رکھتے تو منسٹرس ۵۰ تک قبول کر لیتے لیکن اوس وقت وہ نہ ہوا۔ اسلئے اب اسکو میں نے چار سو رکھا ہے تاکہ ایک سو کا اضافہ بھی ہو جائے تو بانسو تنخواہ قائم ہو جاتی ہے۔ چار سو رکھنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ آنریبل ممبرس سے ان کو ڈبل رکھا جائے۔ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ جونہی کوئی عہدہ کسی کو مل جاتا ہے تو اسی لمحے سے اسکی زبان چلنے لگتی ہے اور دماغ کام کرنے لگتا ہے۔ لیکن اس کو میں ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ اگر ایک آنریبل ممبر ۲۰۰ سے کام چلا سکتا ہے اور ایم۔ ایل۔ اے کوارٹرس کے کویلو کے کمروں میں رہ سکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ڈپٹی منسٹر بننے کے ساتھ ہی اس کے نروس سسٹم میں کیا چیخ ہو جاتا ہے اور اس میں ایک کھلبلی سی مچ جاتی ہے جو وہ ہرن کی طرح چھلانگ مار کر باہر جانا چاہتا ہے۔ اس میں کچھ نہیں ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ویسے ہی کشادہ پیشانی سے ملتے رہے ہیں بجز اس کے کہ آج کی حکومت اپنے قانون کے ذریعہ سے نئی نئی چیزیں ان کے سر تھوپ رہی ہے اور ان میں تبدیلی پیدا کرنا چاہتی ہے۔ اس سے قبل ہمارے پاس انگریزی حکومت اور نظام کی حکومت تھی تو اس وقت یہ ہوتا تھا کہ جرنی کسی کو عہدہ ملے کچھ نہ کچھ امتیاز اس میں فوراً ہی ہو جاتا تھا۔ مگر وہ امتیاز ایسا تھا کہ وہ عوام کے سامنے حقارت کا باعث نہ بنے۔ ڈپٹی منسٹر کو جو کانس دئے گئے ہیں وہ بیکار کانس ہیں۔ بیچ میں ہی رکے جاتے ہیں اور ڈپٹی منسٹر باہر کھڑے نظر آتے ہیں۔ ان کی کاریں ایک بہت بڑا ڈبہ معلوم ہوتی ہیں۔ ہمارے سامنے ڈپٹی منسٹر فارپی۔ ڈبلیو۔ ڈی کی کار ہے جو بالکل ڈبہ معلوم ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس میں پوری فیملی بیٹھ سکتی ہے۔ وہ ایک کچرا اور زنگ آلود اور بیکار کار ہے۔ اون کی رہائش اور موٹروں وغیرہ کے بارے میں اچھی طرح سوچنا چاہئے لیکن زیادہ تنخواہ اون کو دینا درست نہیں۔ پرانا نظریہ بدلنا چاہئے۔ پہلے زمانہ میں کرائفنگ گرکسن اور لائق علی وغیرہ جو منسٹرس تھے وہ زیادہ تنخواہ لیا کرتے تھے وہ لوگ زیادہ تنخواہ لینے کے لئے منسٹر بننا چاہتے تھے۔ یہ نظریہ ختم ہونا چاہئے۔ آج کل تو منسٹری کا کام کرنے کے لئے ہی منسٹر بننا چاہئے۔ نہ کہ زیادہ تنخواہ کے لئے۔ البتہ منسٹرس کو اپنی پوزیشن مینٹین (Maintain) کرنے کے لئے سرکاری طور پر جو چیزیں فراہم کی جاسکتی ہیں کی جانی چاہئیں۔ مگر زیادہ تنخواہ بڑھانا اور وہ بھی اوس لمحہ سے جب سے کہ اون کا تقرر ہوا ہے غلط ہے۔ کیا ساڑھے سات سو روپیہ تنخواہ کے بغیر وہ زندگی چلا ہی نہیں سکتے تھے۔ یا یہ کہ گھروں میں یہ شکایت ہو رہی

تھی کہ تنخواہ ضرور بڑھنا چاہئے میں سمجھتا ہوں کہ ایسا تو نہیں ہے۔ یہ نظریہ بدلتا چاہئے۔ یہ بات بھی صحیح نہیں کہ تنخواہ اتنی زیادہ دئے بغیر کام نہیں چلے گا۔ آزادی کے حصول کے بعد خوش قسمتی سے سمجھئے یا بد قسمتی سے حکومت کی باگ ڈور کانگریس کے ہاتھوں میں آگئی ہے اب کانگریس کو اپنے عمل سے ایسی مثال پیش کرنا چاہئے جو آنے والوں کے لئے نمونہ بن جائے۔ آپ کے بعد کوئی نہ کوئی دوسرے حکومت میں آئینگے۔ اس کی تو کوئی گیارہٹی نہیں ہے کہ اس کرسی پر آپ ہمیشہ قائم رہیں گے۔ اگر آپ اس طرح کے غلط عمل کریں گے تو پھر دوبارہ جب آپ انتخاب میں کھڑے ہوں گے تو عوام آپ کو دوبارہ یہاں نہ بھیجیں گے۔ آپ کو کوئی ایسی مثال قائم کرنا چاہئے جس کی تقلید آنے والے بھی کریں۔ اور آنے والوں پر الزامات نہ لگائے جائیں۔ آج سوشلسٹ پارٹی حکومت پر نہیں ہے دوسری پارٹی ہے۔ اوس کو دلی کے تخت پر یا اسٹیج کے تخت پر بیٹھنے کی حرص نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود عوام یہ کہتے ہیں کہ اگر سوشلسٹ پارٹی بھی حکومت پر آجائے تو ویسا ہی کریگی جیسا کہ کانگریس کر رہی ہے۔ وہ لوگ دیش کو کتنا سدھارے ہیں جو آپ سدھارینگے۔ عوام میں اس نظریہ کی پیدا کرنے کی ذمہ داری کانگریس پر ہے۔ آپ ایشی چیزیں لیکر بڑھ رہے ہیں جس کی وجہ بدنامی ہو رہی ہے۔ وہ لوگ بھی اس بدنامی کے ذمہ دار ٹھہرائے جا رہے ہیں جو حکومت میں حصہ نہیں لیتے۔ اور اون پر بھی الزام لگائے جا رہے ہیں۔ کیونکہ بڑا بھائی جو کرتا ہے چھوٹا بھائی پر بھی اوس کا اثر ہوتا ہے۔ آپ عوام کے سامنے اور کسانوں کے فیمل پر بار بار اون کے فائدہ کے لئے وعدے کرتے ہیں تقریریں کرتے ہیں لیکن حکومت میں آنے کے بعد وہ وعدے بھول جاتے ہیں اور محض اپنی تنخواہ میں بڑھانے اور منسٹروں کی تعداد بڑھانے کا ذکر کرتے ہیں۔ اس کا لازماً سائنکالوجیکل اثر عوام پر یہ ہوتا ہے کہ وہ دوسری پارٹیوں سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اون کے سامنے مثال موجود رہتی ہے وہ پارٹی جو عوام کے سامنے اپنا ایک مینی فسٹو (Manifesto) رکھتی ہے برسرِ اقتدار ہونے کے بعد وہ بھول جاتی ہے۔ اس لئے دوسری پارٹیوں پر بھی عوام فطری طور پر شک کرتے ہیں۔ آپ جو نقشہ ڈال رہے ہیں وہ ناقابلِ تقلید اور ناقابلِ برداشت ہے۔ آپ کو ایسا عمل کرنا شوبھا نہیں دیتا۔ کیونکہ بد قسمتی سے بڑا بھائی آج ملک میں جو کام کر رہا ہے وہ چھوٹے بھائی کی بھی بدنامی کا باعث ہے۔ اگر ہم لاکھوں مرتبہ بھی عوام کے سامنے اپنے خیالات رکھینگے تو وہ نہیں سنیں گے۔ کیونکہ آپ نے عوام پر جو بار ڈالا ہے وہ اوس کو بھول نہیں سکتے۔ آنے والوں کے لئے ایک برہنہ مثال آپ نے قائم کر دی ہے۔ جو اصول قائم کئے گئے ہیں اون کے برخلاف کام ہو رہا ہے آپ کیوں یہ سمجھتے ہیں کہ ڈیڑھ منسٹرس زیادہ تنخواہوں کے بغیر زلہ نہیں رو سکتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی جانچ کرنا ضروری ہے۔ ان کی تنخواہ اچانک آپ کی تنخواہوں کا ڈوگنا ہونا کافی ہے۔ اس سے کام نکل سکتا ہے۔ اس سے

زیادہ بڑھانے کی کوئی اہم وجوہات نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں ہاؤس سے اپیل کرتا ہوں کہ ترمیم قبول کر لی جائے تو مناسب ہے۔ اگر تنخواہ کم معلوم ہوتی تو ایک سو روپیہ اور بڑھائے جائیں۔

* شری جے آنند راؤ۔ مسٹر اسپیکر سر۔ میں مختصر طور پر عرض کرونگا۔ آنریبل ممبرس نے اس پر تفصیل سے تقریریں کیں ہیں۔ اور اپنے خیالات ظاہر کر دئے ہیں میں ان کو نہیں دہراؤنگا۔ بلکہ یہ عرض کرونگا کہ میں نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ اس لحاظ سے بالکل معقول اور مناسب ہے کہ اوس میں میں نے پانچ سو روپیہ رکھے ہیں۔ جو گاندھی واد سے مطابقت رکھتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے بھی یہی کہا تھا کہ پانچ سو روپیہ سے زیادہ تنخواہ نہ لینی چاہئے۔ آنریبل ممبر شری کونڈل ریڈی نے بھی یہی کہا ہے۔ ہم نے اس کو مناسب سمجھ کر پانچ سو روپیہ کی ترمیم پیش کی ہے اس میں معقولیت ہے اور کانگریس کے اصولوں کی اسپرٹ کے مطابق ہے۔ پانچ سو روپیہ تنخواہ رکھنے میں ہم نے اس چیز کو پیش نظر رکھا ہے کہ ایک ایم۔ ایل۔ اے کی تنخواہ دوسو روپیہ ہوتی ہے اگر وہ روزانہ یہاں کام کرتا ہے تو ساڑھے بارہ روپیہ روزانہ بھتہ کے لحاظ سے ماہانہ (۵۷۰) روپیہ بھتہ اوس کو ملتا ہے۔ اس طرح اوسکو ماہانہ (۵۷۰) روپیہ ملتے ہیں۔ ہم نے ڈپٹی منسٹروں کے لئے یہ تجویز پیش کی مکان کا کرایہ اور سوٹر الونس دونوں کیلئے (۱۷۰) روپیہ دئے جائیں۔ اس طرح اونکو (۶۷۰) روپیہ پڑ جاتے ہیں۔ ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ اونکو موٹر کا خرچہ ملنا چاہئے مکان کا کرایہ ملنا چاہئے اور جس طرح ایم۔ ایل ایز کو بھتہ ملتا ہے اون کو بھی ملنا چاہئے۔ ہم نے جو تجویز پیش کی ہے اوس کے لحاظ سے اون کے (۶۷۰) روپیہ ماہانہ ملیں گے گویا ایک سو روپیہ اضافہ ہی اون کو ملینگے یہ بالکل معقولیت پر مبنی ہے اس کو قبول کر لینا مناسب ہوگا۔ آنریبل فنانس منسٹر نے یہ کہا کہ ڈپٹی منسٹروں میں اضافہ ضرورت کے پیش نظر کیا گیا ہے میں کہوں گا کہ یہ اضافہ ضرورت کے پیش نظر نہیں کیا گیا۔ آپ یہ کہہ کر ہم کو بھول بھلیوں میں نہیں رکھ سکتے۔ یہ تو محض آپ کی گروپ بندیوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس سے پہلے بھی آپ کے کینیٹ میں اس قسم کے جھگڑے ہوئے تھے اور اسکو ری شفل کرنا پڑا۔ اب پھر جھگڑے ہو رہے ہیں تو بجائے ۱۰ منسٹروں کے آپ کو (۱۶) منسٹرس رکھنا پڑا اس سے پہلے بھی آپ میں گروہ بندیوں تھیں۔ اب بھی گروپ بندیاں ہیں اور یہ خطرہ بڑھ رہا ہے۔ کمیونل ازم کا خطیرہ بڑھ رہا ہے۔ ریڈی نان ریڈی۔ برہمن نان برہمن۔ آندھرا مہاراشٹرا کی فیلنگس موجود ہیں۔ یہ خطرہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ آپ کہیں گے کہ آپ کو اس کی فکر کیوں ہے۔ فکر اس لئے ہے کہ تین سالہ تو گزر ہی گئے ہیں اور دو سال باقی ہیں۔ اس لئے ایسے جھگڑوں کی سیاسی اہمیت پر غور کرنا ہوگا۔ ۱۶ منسٹروں سے بھی یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اس کا نتیجہ برا ہوگا۔ آپ بنگال کی مثال لے سکتے ہیں۔ وہاں ہر تین ایم۔ ایل۔ ایز پر ایک ڈپٹی منسٹر آ رہے ہیں۔ ممکن ہے

یہاں بھی وہی نتیجہ نہ ہو۔ اگر آپ گھر کے ہی جیگڑوں میں رہینگے تو یہ دو سال بھی یوں ہی گزر جائیں گے اور عوام کی سیوا نہ ہوسکیگی۔ آپ میں ذاتی مفاد اور خود غرضیاں کام کر رہی ہیں بارٹی بندیاں ہو رہی ہیں۔ میں ایک بیٹائی کی حیثیت سے آپ کو تنبیہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا نتیجہ برا ہوگا۔ اس لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے امید ہے ایوان اس کو بالائے نام منظور کر لے گا۔

شی. بی. کے. کورٹکر:—میسٹر سپیکر سر، جو اہت راجا ت ابھی اٹھائے گئے ہیں کراچی کے لیے اہت راجا ت پہلے ریفنگ کے وقت میں تھے اور ان سب کا میں جواب دے چکا ہوں۔ لیکن کچھ دوسرے الفاظ میں ان اہت راجا ت کو اٹھایا گیا ہے تو کچھ دوسرے الفاظ میں میں بھی تھوڑا وقت لے کر ان کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ ابھی آخری وقت میں نے ابھی کی بہت سی باتیں کہی ہیں کہ ان کے آنے والے ہیں اور وہ آنے والے ہیں۔ ابھی کہہ رہا تھا کہ کچھ اچھا ہوا ہے کہ ان کو آگاہ کر دیا گیا، بہت اچھا کیا۔ آپ نے آگاہ کیا ہے تو میں اتنا ہی کہتا ہوں کہ ان کے آنے والے ہیں ان کے لیے ابھی بہت اچھے اچھے انتظامات کر دیے جائیں گے ان سے زیادہ آج میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

اب رہ گیا ہے کہ ان کے لیے اتنی سہولتیں ہونی چاہیے تو میں نے پہلے ہی کہا کہ آپ میں سے ہر ایک نے الگ الگ طریقہ پیش کیا ہے ایک نے کہا ہے کہ ۳۰۰ روپے رکھو، دوسرے نے کہا ہے کہ ساڑھے تین سو رکھو، تیسرے نے کہا ہے کہ چار سو رکھو اور ایک صاحب تو پانچ سو تک پہنچ گئے ہیں اور ایک ممبر نے تو حساب کرتے وقت یہ کہا کہ پارلیمنٹ کا ممبر رہتے ہوئے جتنا ان کو ملتا تھا اس سے دوگنا دے دیجیے۔ اس کا میں نے حساب لگایا تو وہ ۱۰۰۰ سو تک آجاتا ہے۔ یہاں تک تو آپ آ گئے ہیں، اب تھوڑا سا ہی باقی رہ گیا ہے، بہت دور تک آپ آچکے ہیں اب ہم میں اور آپ میں کوئی زیادہ فرق نہیں رہا ہے، ہم آپ ۱۰۰۰ سو تک آ گئے ہیں اور ہم ساڑھے تین سو کہنے ہیں۔ ہم نے جو ساڑھے تین سو رکھا ہے وہی جیسی لیتے رکھا ہے کہ آدمی کی ہستی، اہل خانہ کی ہستی وغیرہ سب باتوں کو سوچ کر یہ تہ کیا گیا ہے۔ ڈپٹی مینسٹر اور مینسٹر کو آخر ایک اہل خانہ پر کام کرنا پڑتا ہے۔ آج تک وہ پارلیامینٹری ممبر تھے تو اس وقت جو کچھ ملتا تھا وہ یہی تھا، اور اس کے سوا اپنے گھر کے بہت سارے کاموں پر بھی وہ کر سکتے تھے اور اپنی آمدنی کو بڑھا سکتے تھے۔

مسٹر اسپیکر - پارلیمنٹری ممبر سے کیا آپ کی مراد اسمبلی ممبر سے ہے ؟

شی. بی. کے. کورٹکر:—جی، ہاں۔

مسٹر اسپیکر - پارلیمنٹری ممبر کو تو (۴۰) روپیہ روز ملتے ہیں۔

شی. بی. کے. کورٹکر:—اُس کا اگر حساب لگایا جائے تو ہمارے ڈپٹی مینسٹروں کو بہت کم ملنے والا ہے، اس لیے تو آپ کو ہمارے اوپر ترس آنا چاہیے کہ ان کو تھوڑا

और ज्यादा मिले तो अच्छा है। आप हमारे ऊपर भरोसा रखें या न रखें कि हमने सारी चीजों का विचार कर के डेप्यूटी मिनिस्टर्स को रखा है, लेकिन मैं कम से कम आपसे अितना कहूंगा कि सिर्फ पैसे को देखकर ये लोग डेप्यूटी मिनिस्टर्स बने हैं ऐसा अगर आपका ख्याल है तो उसको आप दिलसे बिल्कुल निकाल दीजिये। अगर आप कहें कि मिनिस्ट्री को देखकर वे लोग डेप्यूटी मिनिस्टर बने हैं तो मैं यकीनन कहूंगा कि जिसमें जरा भी शक नहीं है कि हम मिनिस्ट्री को देखकर ही मिनिस्टर बन हैं, नहीं तो और किसके लिये बने हैं। लेकिन यह संमझना कि ७५० रु. महाना जो मिलेंगे और वह भी सिर्फ तीन साल के लिये उसके लिये ये लोग आये हैं तो वह बिल्कुल गलत है। आपको तो भरोसा नहीं है लेकिन हम को बिल्कुल भरोसा है कि तीन साल के बाद फिर हम ही लोग पांच साल के लिये यहां आनेवाले हैं। आपको भरोसा नहीं है कि हम तीन साल के बाद फिर आयेंगे क्योंकि आप समझते हैं कि ७५० रु. लेनेवाले ये लोग हैं, जनता उनको अगले वक्त क्यों रखेगी अक्वाम तो उसीको रखेगी जो जिससे कम तनखाह में काम करेंगे। आप आजिये, आने के बाद क्या करेंगे वह तो मुझे मालूम नहीं है लेकिन आज कम से कम आप जिस बात का भरोसा कीजिये कि तीन साल तक महाना ७५० रु. लेकर कोबी महल नहीं बना लेगा। जिसके लिये क्यों आप अितनी तशबीश कर रहे हैं कि अितनी बड़ी तनखाह ले रहे हैं। ७५० रु. कोबी ऐसी बड़ी चीज नहीं है।

महात्मा गांधी का नाम बार बार लिया जाता है और उसका जवाब भी बार बार दिया गया है, महात्मा जी ने जब वह बात कही थी कि मिनिस्टरकी तनखा ५०० से अधिक नहीं होनी चाहिये वह जमाना भी अलग था। उस वक्त असबाब बड़ी सस्ती मिलती थी। कपडे के भाव कम थे, पेट्रोल तो १२ आने गलन मिलता था। उस जमाने में जो बातें कहीं गयी थी उसीके मुताबिक आप आज के जमाने में भी कहें कि उसी तरह से रहना चाहिये तो वह नामुमकिन है। उन बातों को जाने दीजिये मुझे मालूम है कि झांसी की महारानी के कमांडर अिन चीफ को सिर्फ चालीस रुपये तनखाह मिलती थी। अगर आप कहें कि झांसी की रानी के कमांडर अिन चीफ को सिर्फ ४० रुपये तनखाह थी और आपकी अितनी छोटी सी हैदराबाद रियासत, उसके आप अितने से मिनिस्टर्स, न कहीं लड़ने न न मरने गये, डेप्यूटी मिनिस्टर्स को ७५० रु. दे रहे हैं तो क्यों दे रहे हैं। जिस तरह का हिसाब नहीं किया जा सकता, जमाना जैसा होता है, जो भाव होते हैं दुनिया के अंदर और लोगों की जो आमदनी होती है, जो खर्च होता है, जो स्टेट्स होता है, जो जिम्मेदारियां होती हैं, जो काम उनसे लिया जाता है उन सब का विचार किया जाता है। अगर आप भी कल अगर ऑफिस में आ गये यानी असेंबली में मेजारिटि में आ गये तो मैं नहीं समझता कि आप भी अपने मिनिस्टर्स और डेप्यूटी मिनिस्टर्स को रिखा में फिराजेंगे! अगर फिरायेंगे तो खुदा ही आपका भला करे, उसके बाद आपका क्या होगा मैं नहीं कह सकता। लेकिन आखिर जितना कामनसेन्स हम में है अतना ही सब में है बीसा मैं मानता हूँ। आप में से बहुत से ऐसे लोग हैं जो आज भी रिखा में घूमते हैं, कोबी जैसे होंगे जिनके घर में मोटरें होंगी और ये सब चीजें आगे भी रहनेवाली हैं। जिन सब हाखत को देखकर वो ७५० रु. मुकदर किया गया है वह कोबी ज्यादा नहीं है। दूसरे स्टेटों में जो तनखाह है उसके लिहाज से यह तनखाह कम है। दूसरे तीन चार स्टेट्स में तो डेप्यूटी मिनिस्टर्स को ८०० रु. तनखाह है, अितना ही नहीं कश्मीर जैसे छोटे स्टेट में भी ८०० रु. तनखाह है। वह तो हमसे बहुत छोटी रियासत है। बेक

स्टेट की आमदनी कितनी होती है उस लिहाज से यह नहीं किया जाता। एक वक्ता ने बड़ी अच्छी मिसाल दी और उसको देखकर मुझे भी कुछ ख्याल आया। उन्होंने कहा कि अगर किसी मारवाडी के घर में शादी है तो वह ५० तोला सोना खर्च करता है जिसलिये क्या मेरे घर में शादी हुई तो क्या मैं भी ५० तोला सोना डालूंगा ? मुझे ख्याल आया कि अगर इस तरह से दुनिया में चलना हो तो किसी की आमदनी अगर ५०० रु. है और वह रोजाना ५ तोले खाता है और मेरी आमदनी ५० रु. ही है तो मुझे केवल २ तोले ही खाना पड़ेगा। लेकिन ऐसा नहीं होता। जो जरूरियात होती है उसको पूरा करना पड़ता है। अगर पांच तोले खाने की जरूरत है तो वह पांच सौ रुपये कमाये या चाहे पचास रुपये उसको अपनी जरूरत को पूरा करना ही पड़ेगा। जिसलिये मैं यही कहूंगा कि जो ७५० रु. डेप्यूटी मिनिस्ट्रों की तनखाह रखी गयी है वह जरूरियात को देखकर रखी गयी है। अतना कहने के बाद मैं अस्मीद करता हूँ कि आप अपनी तरजीमात को वापिस लेंगे।

Mr. Speaker : I shall first put the amendment of Shri Ankush-rao Ghare because it seeks to reduce the figure to Rs. 500.

بات یہ ہے کہ تین سو سے متعلق امینڈمنٹ اگر میں پہلے لوں اور وہ منظور ہو جائے تو چار سو اور پانچ سو سے متعلق امینڈمنٹ پیش کرنے والوں کو موقع نہیں ملیگا۔

The question is :

“That in section 4 proposed to be inserted by the Clause, for the figure ‘750’ substitute the figure ‘500’.

The motion was negatived.

Mr. Speaker : I shall next put the amendment of Shri G. Sreeramulu to vote. The question is :

“That in section 4 proposed to be inserted by the Clause, for the figure ‘750’ substitute the figure ‘400’.

The motion was negatived.

Mr. Speaker : Shri A. Y. Kavade's amendment will now be put to vote. The question is :

“That in section 4 proposed to be inserted by the Clause, for the figure ‘750’ substitute the figure ‘350’.”

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That in section 4 proposed to be inserted by the Clause, for the figure '750'. substitute the figure '300'."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That clause 3 stand part of the Bill "

The motion was adopted.

Clause 3 was added to the Bill.

Clause 4

Mr. Speaker : The question is :

" That Clause 4 stand part of the Bill "

The motion was adopted.

Clause 4 was added to the Bill.

Mr. Speaker : The question is :

" That Short Title Commencement and Preamble stand part of the Bill. "

The motion was adopted

Short title, Commencement and Preamble were added to the Bill.

Shri V. K. Korathkar : I beg to move :

" That L.A. Bill, No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

کرونگا کہ ایسی چیزیں آئندہ ہوں۔ کیونکہ منسٹرس کے دورے پر پبلک کے خرچ ہوتے ہیں۔ انکے دورے بھی اسی لحاظ سے ہونے چاہئیں۔ اور اسی طرح ریکارڈ ہونے چاہئیں۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرنا چاہوں۔

جی. گوبند سنگھ رائے: अध्यक्ष महामाया,

ಇಂಥ ಕುಮಾರರು ವచ్చಿನಬಿಲ್ಲು ಡಿಪ್ಯೂಟಿ ಮಿನಿಸ್ಟರು ಕು ಚಿತ್ರವು ಗುರಿಂವಿನದೆ ಪ್ಯಾಸು ಅಯನದೆ. ಇವರು ವಾರೆ ಸರ್ವತನ ಖರ್ಚುಲು ಎಂತ ಡಂಡಾಲಿ, ಡಂಡಬಾನಿಕ್ತಿ ಇಲ್ಲ, ಏ ವಿಧಂಗಾ ಡಂಡಾಲಿ, ವಾರೆ ಪಿಶಾಕು ಶಗಿನಟುವಂತಿ ಘೆಭ ಎಶಾ ಡಂಡಾಲಿ,—ಅನೆದೆ ಯಾ ಬಿಲ್ಲುಲೊ ಡಂಡಿ. ಇವರು ಮಾಸ್ತು ನ್ನಾಮು. ಮಂತ್ರಿ ಕಾಕುಮುಂದುವಾರು ಎಕ್ಕಡ ನಿವಾಸಮು ಡನ್ಸಾರ್, ಮಂತ್ರಿ ಅಯನ ಶೆರುವಾಶ ಕೂಡ ಅಕ್ಕಡೆ ನಿವಾಸಮುಂಡಾಲಿ. ಮಂತ್ರಿ ಅವಗಾನೆ ವಾರಿಕ್ತಿ ಬಿಲ್ಡಿಂಗು ಎಂದುಕು ಡಂಡಾಲಿ? ವೆಷಮು ಡಂಡಿಗಾನಿ ಪಂದಿರಿ ಎಂದುಕು ಅನೆದೆ ಮಾಡಾಲಿ. ಮಂತ್ರಿಲು ಪರ್ಯಟನ ಚೆನೆ ಪದ್ಧತಿ ಮಾಸ್ತು ನ್ನಾಮು. ಮಂತ್ರಿಲು ಚೆನೆ ಪರ್ಯಟನ ಪದ್ಧತಿ ಮಾಸ್ತೆ, ಪೂರ್ವಪು ಏಕಕಾಯು ಪ್ರಭುತ್ವಮುಲೊ ವಿಶ್ವೇ ಡನ್ಸಾರ್ ಇವರು ಯಾ ಲೊಕಾಯು ಪ್ರಭುತ್ವಮುಲೊನು ಆಶಾಗೆ ಡನ್ಸದೆ. ಮಂತ್ರಿಲು ಪರ್ಯಟನಕು ಬಯಲು ದೆರೆ ಮುಂದು ಕಲೆಕ್ಟರುಕು ತೆಲಿಯಪರವಡಮು, ಸರ್ಕಾರು ಡನ್ಸೆಗುಲಕು ತೆಲಿಯಪರವಡಮು, ಅಕ್ಕಡ ಭೋಜನಮು ಡಂಡಿ, ಅಕ್ಕಡ ಪಡಕ ಡಂಡಿ, ಅನಿ ತೆಲಿಯಪರವಡಂ ಡಂಡುಂಡಿ. ಅಂತೆಗಾನಿ ಡನ್ಸೆಗುಲಲೊ ಡಂಡಬಡಿನಟುವಂತಿ ಲೊಪಾಲನು, ದೆಶದ್ರೋಪಾಮುನು ಮುದಲತ್ವೆನಟುವಂತಿ ವಾಟಿನಿ ದೂರಮುನೆಯ ಡಾನಿಕ್ತಿ ಪ್ರಯತ್ನಂ ನೆಯಟುಂತೆದು. ಪ್ರಜಾಶಂತ್ರ ಪ್ರಭುತ್ವಂ ಲೊಪಲ ಮಂತ್ರಿಲು ಪರ್ಯಟನ ಚೆನೆ ಅಂದರಕು ತೆಲಿಯಪರವಿ. ವಾರು ಎಂದುಕು ಪರ್ಯಟನಕು ಬಯಲುದೆರುತುನ್ಸಾರ್ ತೆಲಿಯಪರವಿ. ಅವುಡವುಡು ಅಕಪ್ಪಾತ್ತುಗಾ ಪರ್ಯಟನ ನೆಯಾಲಿ. ಅಂತೆಗಾನಿ, ಮಂತ್ರಿಲು ಮುಂದುಗಾ ವಸ್ತುನ್ಸಾಮನಿ ನೆಯಪ್ಪಡಂ, ಡನ್ಸೆಗುಲ ವಾರಿಕ್ತಿನಿ ಗೊವಿಂವಡಂ, ಮಂತ್ರಿಲು ವಾರಿಕ್ತಿ ಬಳುಮಾನಾಲು ಇವುಡಂ, ಇದಂತಾ ಮಾನಿವೆಯಾಲಿ. ವಿದ್ವಾನ. ಪದ್ಧ ಸಿಟಿ ಲೊಪಲ ಪಾಯಾಫಾವಾ ಕಟ್ಟಾಲಂತೆ ೫೦, ೬೦ ರೂ ಪಾಯಲು ಖಂಜಾರು ನೆಯಟಾನಿಕ್ತಿ ಕಪ್ಪಂಗಾನಿ, ದಾನಿನಿ ಗುರಿಂವಿ ಡನ್ಸೆಟಿಂವಡಾನಿಕ್ತಿ ಎಂಶೊ ಖರ್ಚು ಪಡಲಾರು. ಇವಾಳ್ಳ ಡಿಪ್ಯೂಟಿ ಮಿನಿಸ್ಟರುಕು ಭವನಾಲು ಎಂದುಕು? ವೆಮಿನಿಸ್ಟರ್ ಗಾರಿ ಭವನಮು ಲೊನೆ ವಾರೆ ಡಿಪ್ಯೂಟಿ ಮಿನಿಸ್ಟರುಗಾರು ಕೂಡಾ ಎಂದುಕು ಡಂಡಕೂಡದು? ಪ್ರತಿವಾರಿಕ್ತಿ ವೆರುವೆರ್ವ ಭವನಮುಲು ಎಂದುಕು? ಒಕ ಇಂಟಿಲೊಪಲೆ ಪದ್ಧಮಂತ್ರಿ, ಚಿನ್ನಮಂತ್ರಿ ಕೂಡಾ ಡಂಡೆ ವಿಮಿಟಿ ಮನಮು ಮಾನಪುಲಮು. ಮಾನವನಮಾನತೆ ವಿಶ್ವಡಾಲಂತೆ ಅಂದರೂ ಒಕೆ ಇಂಟಿಲೊ ಡಂಡಾಲಿ. ಪದ್ಧಮಂತ್ರಿ ದಗ್ಗರ ಚಿನ್ನಮಂತ್ರಿ ವಿನಿವೆಯಾಲಂತೆ ಇದ್ದರೂ ಒಕೆ ಬಿಲ್ಡಿಂಗುಲೊ ಡಂಡಾಲಿ. ಕಾಬಟ್ಟೆ ಮಿನಿಸ್ಟರುಗಾರಿ ಬಿಲ್ಡಿಂಗುಲೊನೆ ಡಿಪ್ಯೂಟಿ ಮಿನಿಸ್ಟರುಗಾರು ಕೂಡಾ ಡಂಡವಪ್ಪುನು. ಇದ್ದರೂ ಒಕೆನೊಟ ಡಂಡಾಲಿ ಕಾಬಟ್ಟೆ ಡಿಪ್ಯೂಟಿ ಮಿನಿಸ್ಟರುಕು ಭವನಮುಲು ಅಕ್ಕರಲೆದು. “ಒಕನಾಟಿ ವೆಮಾನಿಕ್ತಿ ದಾನರಿ ಮಿನಾಲ. ಶಿವಿನಲ್ಲಗಾ” ಡಂಡುಂಡಿ. ಆಟ್ಲಾಗ್ಗೆ ಪದ್ಧಮಂತ್ರಿಗಾರು ಪರ್ಯಟನಕು ಪಾಯನಟ್ಟಯಿಲೆ ಚಿನ್ನಮಂತ್ರಿಗಾರು ವಾರಿಕ್ಶಲೊ ಎಕ್ಸಿಪೆಷವಪ್ಪುನು. ತೆದಾ ಇದ್ದರು ಒಕ ಕಾರುಲೊನೆ ಪೆಷವಪ್ಪುನು. ಒಕ ಕುಟುಂಬಮು ಲೊನಿ ವಾರುತಾಗ, ಅನ್ವದಮ್ಪುಲ ವಿಧಂಗಾ ಒಕೆ ಇಂಟಿಲೊ ಡಂಡಾಲಿ. ಇದ್ದರು ಒಕೆ ಕಾರುಲೊ ತಿರುಗುತಿ

شری عبدالرحمن (ملک پیشہ) مسٹر اسپیکر سر۔ اس مسودہ قانون کے تعلق سے میرے اس وقت کچھ زیادہ کہنا نہیں ہے۔ لیکن جب نائب وزراء کے الاؤنس کا بل قانون کے

سامنے پیش ہوا ہے تو اس سلسلے میں چند مشورے یا تجویزیں حکومت کے سامنے پیش کرنا مناسب سمجھتے ہوئے اس حد تک میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

ہم ہمارے معزز وزراء سے تو نا امید ہو چکے ہیں کہ جب کبھی وہ دورہ جاتے ہیں تو سوائے افتتاحیوں یا اپنی اپنی پارٹی کے چند نمائندوں سے ملاقات کے کوئی دوسرا کام وہ نہیں کرتے۔ اس ضلع یا اس حلقہ کا کوئی مظلوم شخص کوئی درخواست نہیں کرتا ہے تو سوائے اس درخواست کو کلکٹر کے پاس بھیجوانے کے کوئی تجویز نہیں کی جاتی یہ زحمت گوارہ نہ کی جاتی کہ آخر وہ مظلوم کیا کہتا ہے اس کو سنیں اس مقام پر جا کر دیکھیں جس سے متعلق درخواست پیش ہوئی ہے۔ اس درخواست سے متعلق کچھ صحیح واقعات معلوم کر کے اس کی اصلاح کی جانب کوئی قدم اٹھائیں۔ ایسی تو فیک آج تک ہمارے منسٹرس کو نہیں ہوئی۔ یا وہ اپنے آپ کو منسٹر اس لئے سمجھتے ہیں کہ دورہ کر کے تنخواہ سے تین گنا بڑھتے لیں۔ کیونکہ عوام نے تو منسٹروں کے دوروں سے آج تک تو یہی نتیجہ اخذ کیا ہے۔ یا یہ کہ الکشن کے زمانے میں الکشن کے حلقوں میں منسٹرس ضرورت سے زیادہ گھومے ہیں۔ اور اس قدر وہاں دورہ کریں کہ حکومت کے خزانہ پر یہ بوجھ بن گئے ہیں۔ لیکن عوام کے تعلق سے انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ ایک معمولی درخواست کے بارے میں بھی وہ مقام متعلقہ پر جا کر نہیں دیکھتے۔ کم سے کم ایک آدمہ درخواست کی حد تک تو ایسا کیا جاتا اور اس کارروائی میں کسی کی جانب سے تاخیر ہو رہی ہو تو اس کی اصلاح ہرق اور آئندہ کے لئے عہدہ داروں کو غیر قانونی حرکات کرنے کی جرات نہوتی۔ لیکن ایسا نہیں کیا جاتا۔ یہ ممکن ہے کہ درخواستیں غلط بھی پیش ہوں لیکن کوئی کام بھی ایسا نہیں کیا گیا جس سے عوام پر اچھا اثر پڑتا۔ اس موقع پر میں یہ کہوں گا کہ کہیں یہ بیماری پھیل نہ جائے۔ یہ مرض۔ مرض متعلیٰ بنکر کہیں نائب وزراء میں سرایت نہ کر جائے۔ اس لئے میں ان سے خواہش کرتا ہوں کہ وہ وزراء کی اس سمت پر نہ چلیں۔ نائب وزراء چونکہ دو سال سے عوام میں رہے ہیں عوام کے ساتھ رہے ہیں انہیں اپنے اپنے حلقوں میں بھرنے کا موقع ملا ہے ڈپٹی منسٹر ہونے کے بعد کم سے کم وہ اپنے اس عمل کو برقرار رکھیں۔ یہ فیوری سے پہلے وہی لوگوں سے ملنے جاتے تھے۔ اب یہ نہیں جاتے۔ اب کہیں وہ اس بیماری میں مبتلا نہ ہو جائیں کہ منسٹر ہونے میں درخواست آنے پر صرف کلکٹر کے پاس بھیج دیا کریں۔ سری ڈپٹی منسٹرس سے یہ مودتہ درخواست ہے کہ اول تو وہ دورہ کا کم سے کم پروگرام

بنائیں۔ اور ٹھوس کام کریں۔ عوام کی مشکلات معلوم کر کے انہیں حل کریں۔ اگر ایسا ہو تو عوام کے لئے سہولت کا باعث ہوگا۔

دوسری چیز مجھے ڈپٹی منسٹرس کے تعلق سے یہ عرض کرنی ہے جب وہ کسی حلقے یا علاقے یا ضلع میں جائیں تو وہاں کے تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندوں سے ملاقات کریں۔ وہاں کے عہدہ داروں کو بلائیں ان کی موجودگی میں عوام کی اور عوام کے نمائندوں کی شکایات کر سہیں۔ جس مسئلہ میں حکومت کے عہدہ دار اختلاف رکھتے ہیں اسی وقت معامز کر کے کسی نتیجہ پر پہنچیں ایسی کوشش ایک منسٹر (معاف کرنا میں ان کا موجودہ پورٹ فولیو بھول رہا ہوں) شری مہادی نواز جنگ نے کی تھی۔ انہوں نے مقامی ایم۔ ایل۔ ایز کو بلا کر ان کی شکایتوں کو سناتھا۔ اور وہاں کے ڈسٹرکٹ انجینئرس وغیرہ کی موجودگی میں تصفیے کئے تھے۔ اسی طریقہ سے طبابت کے منسٹرس نے بھی ایک دو مرتبہ ایسا کیا تھا۔ اور ڈاکٹر چنا ریڈی نے بھی ایسی کوشش کی تھی۔ میں دوسرے منسٹرس سے تو اس بارے میں نا امید ہو چکا ہوں البتہ ڈپٹی منسٹرس سے یہ توقع کرتا ہوں کہ جب وہ دورہ پر جائیں تو کم سے کم ایسی کوشش کریں کہ اس مقام کے عہدہ داروں اور پارٹیز کے نمائندوں کو بلا کر مسائل کو سنیں اور حل کریں۔ اور شکایات حتیٰ الامکان رفع کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ایسا نہ ہو تو یہی سمجھا جائیگا کہ ساڑھے سات سو روپے اور دیرھ دو سو روپے لونس جو برائے نام بتلایا جاتا ہے وہ بھی بیکار جائیگا۔ اس طرح عوام کا ہزاروں روپہ خزانہ سے لوٹا جا رہا ہے یہی سمجھا جائیگا۔ اس کے سوا کوئی مطلب نہیں لیا جاسکتا۔

آئی. بی. کے. کورٹکر :—اध्यکس مہودے، یہ جو ڈیپٹی منسٹرس کے اलाؤنس کے بارے میں بیل آیا ہے اس میں ۲۰۰ روپے موٹر اलाؤنس کے لیے رکھے گئے ہیں کیونکہ انہیں ہر سے آفیس میں جانا پڑتا ہے۔ اس کے لیے پٹرول کی आवश्यकता ہوتی ہے۔ اس خراج کو ہالام میں رکھ کر یہ الاؤنس رکھا جا رہا ہے۔ اور ۱۵۰ روپے ہر کرایے کے لیے رکھے جا رہے ہیں۔ ہیدرآباد میں ایک اچھا ہر ۱۵۰ روپے سے کم میں نہیں ملتا۔ اس لیے اعلان سے یہ مانگ کی جا رہی ہے کہ اس میں منجور کرے میں سمجھتا ہوں کہ اعلان اس پر اپنی منجوری بنا کسی اہل راج کے دیں۔

مینسٹروں کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا کہ مینسٹر کچھ کام نہیں کرتے ہیں۔ مینسٹر کبھی کسی مکان کی سنبھالنا رکھنے کے لیے جاتے ہیں یا کسی ہوٹل کا اڈھاٹن کر کے لیے جاتے ہیں اور اس میں فوڈ لکھی کرتے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس طرح سے ہوٹل آدی کے سنبھالنے کے لیے مینسٹرس دیرے نہیں کیا کرتے اسے کارے اذیکتر شہروں میں ہوتے ہیں۔ ہیدرآباد میں کسی مینسٹر نے اس طرح ہوٹل آدی خولے میں ہو تو اس کا ہار پبلک پر نہیں پڑتا ہے۔ اس طرح یہ شہر میں ہوٹل آدی خولنے کے لیے مینسٹرس جاتے ہیں تو انہیں کوئی

ट्रवलिंग अलायुन्स या भत्ता नहीं दिया जाता। इस तरह की छोटी छोटी चीजों को बड़ी बनाकर उसे बड़ी दिखाकर अंश में खुद परेशान होना अपोजिशन पार्टी के लिये तो बिनाकुरीह बेकार और अंश की शान के खिलाफ है। मैं यह साफ कर देना चाहता हूँ कि आदिवादा या औरंगाबाद में कोई म्हमूर केफे या अमीप्रकार के किसी होटल के अदघाटन के लिये कोई मंत्री वहां नहीं गये थे लेकिन हैदराबाद में यदि ऐसा कोई होटल खोला गया हो मैं नहीं समझता अंश में कोई कवारा है।

यह भी कहा गया कि मिनिस्टर लोग जो दौरा करते हैं वह अपनी पाप्युलैरिटी बढ़ाने के लिये करते हैं। अपना नाम अखबारों में आना चाहिये इस लिये दौरे निकालते हैं और दौरे में कुछ कुछ स्थानों को जो भेंट देते हैं वह भी अंश लिये कि लोगों में प्रसिद्धी हो और अखबारों में नाम आये। इसी लिये स्कूल, अस्पताल आदि स्थानों को भेंट देते हैं। लेकिन मैं कहना चाहता हूँ कि आपका यह ख्याल बिलकुल गलत है। अंश पाप्युलैरिटी मिलने की जरूरत नहीं। वे पाप्युलर थे इसी लिये मिनिस्टर बनें। मिनिस्टर जो दौरे निकालते हैं यह तो सही हालात के मालूम करने के ख्याल निकालते हैं। मिनिस्टर के दौरे इस लिये रखे जाते हैं कि वे दूसरे लोगों की हालत से अच्छी तरह वाकिफ हो सकें और अंश रास्त मालूमात मिल सकें। कभी बार ऐसा होता है कि यहां बैठकर सही मालूमात नहीं मिल सकती। इस लिये दौरे निकाल कर बराबर इनफरमेशन हासिल करने की कोशिश की जाती है।

यह भी कहा गया कि मिनिस्टर लोग इस लिये दौरे निकालते हैं जिससे अंश तनखाह के तीन गुना भत्ता मिल सके लेकिन यह कहना बिलकुल गलत है। ट्रवलिंग अलायुन्स की पूरी रकम जो मंजूर है वही तनखाह की तीन गुना नहीं तो भत्ता तीन गुना कहा से मिलेगा? सिबाब मामलेन के अलावा भत्ता मंत्री नहीं लेते हैं। तीन गुना भत्ता जो आपने कहा है वह बिलकुल गलत है यह तो एक हिसाबी गलती है। मैं कहना चाहता हूँ कि आप जरा मैथेमेटिकल मिस्टेक्स कम किया करें तो अच्छा होगा जैसा एक ऑनरेबल मेंबर ने तेरा हजार दो सौ को बेंक ऑफ बरीस हजार किया था वैसी गलतियां न की जाय।

मुझे यह देखकर बहुत खुशी हुई कि अपोजिशन के मेंबरों ने कम से कम एक दो मिनिस्टर के बारे में तो यह कहा कि कुछ मिनिस्टरों को और दौरे करते हैं और अंश का आवाम को फायदा भी मिलता है। आपने अतना जो कोशिश किया अंश के लिये मैं आपका शुक्रिया अदा करता हूँ। मुझे इस बात का अचरब होता है कि गंग में सुनदी चलनेवाली नाव बाज सीपी कैसे चली?

दरखास्तों के बारे में यह कहा गया कि अंशों की दौरे में जो दरखास्तें दी जाती हैं उनका फैसला वहीं करता करता चाहिये। लेकिन मैं जानूँ कहना चाहता हूँ कि यह चन्दुलाली इस मिनिस्टर में नहीं होगी। वहां के वहां दौरे दरखास्तें इस फैसला नहीं हो सकता है। चन्दुलाल के बारे में कहा जाता है कि चन्दुलाल एक और दौरे निकालते थे जो दौरे दरखास्तों का फैसला करते थे नतीजतन यह होता था कि दरखास्तें चन्दुलाल की तरफ मुख करके सवार होता था, इस घबराहट में

कि दूसरा आदमी उसके पीछे दूसरा हुकूम न लारहा हो। ऐसी अन्धाधुन्धी नहीं होसकती। दर-खास्तों के तसफिये तो गौर करके ही होंगे।

अक मँबर ने यह कहा कि मिनिस्टर का दौरा होता है तो अम्. अल्. अ. को अितल्ला नहीं की जाती है दूसरे ने कहा कि मिनिस्टर का दौरा होता है तब दूर दूर हल्ला हो जाता है। झंडिया लगायी जाती हैं, खंबे लगाये जाते हैं, अक तरफ तो यह कहा जाता है कि हमें मिनिस्टर आते हैं इसका पता भी नहीं रहता है और दूसरी तरफ यह कहा गया कि मिनिस्टर आते हैं तो बड़ी धुमधाम मचायी जाती है। अितना होनेहीपर मिनिस्टर के आने का पता अम्. अल्. अज. को नहीं रहेगा यह कैसे हो सकता है।

यह भी अंतराज किया गया कि मिनिस्टर साहब दौरे पर जाते हैं तो गव्हर्नमेंट का जो रोज काम होता है वह नहीं हो पाता है।

شری کے - انت ریڈی - آپ تو نہیں کہہ رہے ہیں لیکن وہاں ایسا ہی ہو رہا ہے -

श्री. बि. के. कोरटकर :—आपका यह कहना गलत है। कलेक्टर वगैरे को यह अहकाम दिये गये हैं कि वह अपना काम छोडकर हर वक्त दौरे में मिनिस्टर्स के साथ न रहें। मैं जब कभी दौरेमें जाता हूं तब कलेक्टर सारे २४ घंटे मेरेही पास रहते हैं ऐसी बात नहीं है।

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—मिनिस्टर्स दूर की अितल्ला अम्. अल्. अज. को नहीं दी जाती है।

श्री. बि. के. कोरटकर :—अम्. अल्. अज. को अितल्ला जरूरी है ऐसी बात नहीं है। अक तरफ तो आप कहते हैं कि जब मिनिस्टरका दूर प्रोग्राम (Tour Programme) होता है तो बड़ी चहलपहल मचती है तो क्या अम्. अल्. अज. उस समय सोते हैं कि अुन्हे अितना भी पता नहीं रहता कि मिनिस्टर आनेवाले हैं।

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—यदि मिनिस्टर खुद अितल्ला दे तो क्या होगा ? वे यदि अितल्ला दे तो ज्यादा अच्छा होगा।

श्री. बि. के. कोरटकर :—सब मिनिस्टरोंने आपकी बात सुन ली है। और वे आगे से जिस बात की तरफ ब्याल रखेंगे। लेकिन मिनिस्टर आनेवाले हैं इसकी जानकारी खुद भी हासिल करने की कोशिश करनी चाहिये। मिनिस्टर आनेवाले हैं और खाली घर में बैठे रहें यह तो ठीक नहीं है और खुद ब खुद सब जानकारी मिलें यह बात मुष्किल है।

अक बात मुझे और कहनी है वह यह है कि संगेबुनियाव डालन के लिये मिनिस्टर्स जाते यह भी अक जरूरी काम है जिससे उनका आवाम से कॉन्टैक्ट आता है। और उसका भी आवाम पर अक असर हुवा करता है। वह अक जरूरी चीज है। अितना कहते हुवे आप अपनी अमेंडमेंट वापस लें ऐसी मैं गुजारिश करता हूं।

L. A. Bill No. II of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill, 1954. 4th March, 1954. 409

Mr. Speaker : The question is :

“That L. A. Bill No. II of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill 1954, be read a first time.”

The motion was adopted.

Shri V. K. Koratkar : I beg to move :

“That L. A. Bill No. II of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill 1954, be read a second time”.

Mr. Speaker : The question is :

“That L. A. Bill No. II of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill 1954 be read a second time”.

The motion was adopted.

Clause 2

Mr. Speaker : The question is :

“That Clause 2 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.
Clause 2 was added to the Bill.

Clause 3

Mr. Speaker : Shri Sreeramulu can move only the first part (a) of his amendment, because (b) relates to ‘travelling allowance’ whereas this bill is regarding ‘conveyance allowance’.

Shri G. Sreeramulu : I beg to move :

“That in lines 2 and 3 of sub-cl (4), for the words ‘a house allowance at the rate of’ substitute the following namely—
‘an actual house rent but not exceeding’

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Gopidi Ganga Reddy : I beg to move :

Omit sub-clause (4).

Mr. Speaker : Amendmet moved

شری جی - سری راملو - مسٹر اسپیکر سر - الونس آف منسٹرس ایکٹ سنہ ۵۲ ع میں جو امینڈمنٹ بل آیا ہے اسکے کلاز ۳ میں ایکچوئل ہاؤز رنٹ بٹ ناٹ ایکسیڈنگ

(Actual house rent but not exceeding)

رکھنا چاہتا ہوں - اس میں یہ رکھا گیا ہے کہ

(A house rent at the rate of Rs. 150 per month)

اسکے بعد کنویننس الونس کے بارے میں یہ ہے -

Conveyance allowance at the rate of I.G. Rs. 200 per month

کنویننس الونس کا جو ذکر کیا گیا ہے اسکے بارے میں میرا منشا یہ تھا کہ گورنمنٹ خود انکو کار پروائیڈ کرے - گورنمنٹ خود اسکو میٹین کرے - مجھے پہلے امینڈمنٹ کے بارے میں جسکی اجازت دی گئی ہے میرا یہ نظریہ ہے کہ منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس کی سیالریز بڑھانا غیر ضروری ہے اور یہ کہنا ہے کہ ایک ناقابل تقلید نمونہ عوام کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے - اسی طرح الونس کے بارے میں ایک عجیب و غریب نمونہ پیش ہو رہا ہے - اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی ڈپٹی منسٹر کوئی مکان ایک سو یا پون سو میں بھی لے تو اسکو ۱۰۰ روپیہ ملنا چاہئے اور اسکو ضرور ملینگے - کسی اور طریقہ سے بھی سیالریز میں اضافہ کرنے کا اسکو ایک یا دو روپیہ ملے گا (Back door method) ہی کہنا پڑ رہا ہے اختیار کیا جا رہا ہے - آنریبل منسٹرس کو یہ موقع نہ ہونا چاہئے بلکہ ایکچوئل وہ جتنا ہاؤز رنٹ دے رہے ہیں وہ انکو ملنا چاہئے مگر ہر ایک چھوٹی موٹی چیز میں بھی اسکی گنجائش رکھی جاتی ہے کہ وہ اس میں سے بھی کچھ حاصل کرسکیں - کنویننس الونس کے سلسلہ میں بھی سی طرح سے ہے - یہ تو بالکل ویکٹی کی درستی سے ہلنا ہے اور سیدھے راستے سے ہٹا کر کام کرنے کے بارے میں ترغیب دینا ہے - اسکے برخلاف اگر آپ ہاؤز رنٹ میں پچاس پون سو کی زیادتی کرتے اور تنخواہ بھی سات سو پچاس کے بجائے آٹھ سو رکھتے تو بہت اچھا تھا لیکن یہاں تو یہ ترغیب ہے کہ ۱۰۰ روپیہ بھی رنٹ دیتے ہیں تو ۱۰۰ روپیہ لینا چاہئے جیسے کہ آنریبل ممبرس سکند کلاس میں نہیں بھی آئے تو ہمیں سکند کلاس میں ملنا ہے -

اسکے بعد جو مشنری یا ڈھانچہ قائم ہوا ہے اسکے بارے میں بھی بہت کچھ کہا گیا ہے۔ وہ تو بگڑتا ہی جا رہا ہے چاہے اس کے لئے کتنے اخراجات کئے جائیں۔ اس سے یہ ہو رہا ہے کہ خزانہ میں رقم کم ہوگی۔ اسی طرح نہ صرف ہاؤز رنٹ بلکہ کنوینینس الونس میں بھی یہ ہے کہ خواہ وہ رپیر (Repair) کرے یا نہ کرے برابر دو سو روپیے لیتے جائینگے اس طرح لینے کے تین چار طریقے رکھے گئے ہیں انکو مسترد کرنا چاہئے مگر وہ برابر جاری ہیں اور آئندہ بھی جاری رہینگے۔ اسی طریقہ سے کنوینینس الونس کے بارے میں بھی ہے۔ مجھے تو اسٹنٹ موو کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ وہ بھی جیسے کا ویسا ہی رکھا گیا ہے۔ وہ دو سو روپیہ ویسے ہی ملتے رہینگے۔ اس طرح سے ہزار روپیہ آپ اونکی سیالری مقرر کر رہے ہیں۔ کیوں نہیں آپ عوام کے سامنے یہ مان لیتے کہ ہم ایک ہزار روپیہ اونکی تنخواہ مقرر کر رہے ہیں۔ کیوں نہیں آپ یہ سیدھے طریقہ سے کہہ دیتے۔ کلکٹروں اور آئی۔ اے۔ ایس افسروں کو تو چھوڑ دیجئے لیکن ہم جیسے لوگوں کو جو عوام میں کام کرتے ہیں بالکل سائیڈ ٹراک (Side track) ہونا چاہئے اسٹریٹ کٹ (Straight cut) نہیں کرنا چاہئے۔ سٹی میں جو لوگ رہتے ہیں اون کے لئے کوئی خرچہ نہیں ہوتا ایک دو فرلانگ کے لئے ایسا کوئی زیادہ خرچہ نہیں ہوسکتا۔ آنریبل فینانس منسٹر نے فرمایا ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کا ذکر نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن ہمارے پاس ذکر کرنے کے لئے اور رکھا ہی کیا ہے۔ یہی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں۔ ہمارے منسٹر ایسے ہی کام تو کرتے ہیں۔ ایک منسٹر غلہ کی مارکٹ اوپن کرتے ہیں۔ ایک منسٹر پیراڈائز ٹاکنز کا افتتاح کرتے ہیں۔ ہمارے ہوم منسٹر لیلا ہدسنی ڈانسنگ ہاؤس کا افتتاح کرتے ہیں۔ ہمارے پریوس منسٹر شری راجو سکندر آباد میں ویلکم ہوٹل کا افتتاح کرتے ہیں۔ وہاں ان کی موٹریں فلیگ لگائے ہوئے فرفر کرتی نظر آتی ہیں۔ کیا ہمارے فلیگ کی اتنی ہی عزت ہے۔۔۔۔

منسٹر امپیکر۔ آپ امینٹ پر ہی کہئے۔

Shri G. Sreeramulu: This may mitigate charges under 'conveyance allowance' and I think what I am speaking is relevant.

میں نے کہا کہ وہاں ہٹیا نامی ایک شخص کی دوکان

کیوں کی جارہی ہے؟
 اس کے بارے میں میں نے کہا کہ وہاں ہٹیا نامی ایک شخص کی دوکان

مسٹر اسپیکر - اس کے بارے میں بل میں پراویژن نہیں ہے پھر کیسے بحث ہو سکتی ہے۔

شری جی۔ سری راملو - میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ راستہ سیدھا اختیار کرنا چاہئے سائیڈ ٹراک نہ کرنا چاہئے۔ کھلم کھلا کہہ دینا چاہئے کہ ہم نے اتنی سیالری رکھ دی ہے۔ ہم نے جو ترمیم پیش کی ہے اگر اوسکی وجہ (۱۰۰) روپیہ خزانہ میں جمع ہو جاتے ہیں تو اوس میں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اس میں آپ سائیڈ ٹراک کی گنجائش مت رکھئے۔

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి : అధ్యక్షమహాశయ,

ఇంతకుముందు డిప్యూటీ మినిస్టర్స్ కు జీతం గురించి నడి ప్యాసు అయినది. ఇప్పుడేదైతే కన్వేయన్స్ కూరకు

مسٹر اسپیکر - آپ ہندی میں کہیں تاکہ منسٹر صاحب اچھی طرح سمجھ کر جواب دے سکیں۔

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—मिनिस्टर साहब अंग्रेजीमें बोलते हैं तब हमें नहीं समझता। मैं हिंदी अच्छी तरह नहीं बोल सकता हूं। डिप्टि मिनिस्टर साहब तर्जुमा कर सकते हैं।

مسٹر اسپیکر - جب کبھی کوئی انگریزی میں تقریر شروع کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ اردو میں یا ہندی میں تقرر کی جائے۔

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—मिनिस्टर साहब यदि यह यकिन दिलाते हैं कि आगेसे वे भी अंग्रेजीमें नहीं बोलेंगे तो मैं भी हिंदीमें बोलने की कोशिश करूंगा मेरी हिंदी तो टूटी फूटी है यह जो बिल लाया जा रहा है उसमें ७५० रुपये तनख्वाह और दूसरे अलायुन्सेस भी रखे गये हैं मैं यह पूछना चाहता हूं कि क्या जो आज डिप्टि मिनिस्टर्स बनें हैं उनके अखराजात, जब की वे ऐम. ऐल. ऐज. थे उससे आज ज्यादा बढे हैं? जब वह ऐम. ऐल. ऐ. थे तब उनका काम २०० रुपये से हो सकता था, तब ऐसे क्या अखराजात बढे हैं कि वह २०० रुपये आज काफी नहीं हो सकते हैं। वो ऐम. ऐल. ऐज. को उस वक्त २०० रुपये मिलते थे, उसमें काम चल सकता था तो आज क्यों नहीं कर सकते हैं। आप ज्यादा काम करते हैं तो आपकी भूख ज्यादा बढी और अब आपको साढे सात सौ रुपये की जरूरत महसूस होने लगी। और उसके अलावा यहां कन्वेयन्स अलायुन्स (Conveyance allowance) भी २०० रुपये रखा जा रहा है। मैं समझता हूं जिस तरह कन्वेयन्स अलायुन्स अलग देना ठीक न होगा। यह कहा गया कि ज्यादा काम हो और हम बनता तक पहुँचें, जिस लिये डिप्टि मिनिस्टर्स रखे जा रहे हैं, लेकिन यह गलत है। वहां जो डिप्टि मिनिस्टर्स जा रहे हैं वह तो तनख्वाह लेने के लिये जा रहे हैं।

मैंने अभी अर्ज किया कि जब मिनिस्टर्स दौरेपर आते हैं तो जे.म. जे. को अतिथि नहीं होती है, और मिनिस्टर्स साहब कहते हैं कि हम लोग घर में बैठे रहते हैं। मैं कहना चाहता हूँ कि हम लोग तो घर पर नहीं बैठे रहते, बल्कि अगर कोजी घर पर बैठे रहते होंगे तो वे आपकी ही पार्टी के लोग हैं।

मैं तो कहता हूँ कि डिप्टि मिनिस्टर्स को घर का अलायन्स देने की कुछ भी जरूरत नहीं है। आज मिनिस्टर्स जिस घर में रहते हैं उसमें ४०, ४०, कमरे होते हैं। अतना बड़ा मकान होने की क्या जरूरत है। इसमें से कितने ही कमरे खाली रहते हैं। अतनी जगह की मिनिस्टर्स को क्या रहती है? मैं समझता हूँ कि आवाम की आवाज अपने कानों तक न पहुँचें जिस लिये आप अतने बड़े बड़े कमरों में रहते हैं, तेलुगू में एक कहावत है

చీమలు పెట్టినపుట్టులు
పాముల కిరుపైనయట్లు పామరుడుదగ్గన్
పాములు గూడబెట్టిన
భూమిపై పాలజేరు భువితో సుమతీ !

छोटे छोटे मकान बनाकर उसमें एक साप रहता था और सारी चुटियाँ खाकर वह बड़ा हुवा जिस तरह आप भी आवाम को छोटे छोटे घरों में रखकर आप खुद बड़े मकानों में रहना चाहते हैं। यह कोजी नाटक या भागवत तो नहीं है, मैं कहता हूँ कि आज एक मिनिस्टर के पास जितना बड़ा घर है उसमें सात मिनिस्टर्स अतनीही जगह में आसानी से रह सकते हैं। मिनिस्टर्स और डिप्टि मिनिस्टर्स भाजी भाजी की तरह एक जगह पर रहे तो यह मकान का अलग अलायन्स देने की जरूरत ही न होगी।

श्री. वि. के. कोरटकर :—स्पीकर सर, अभी तक जिस बात पर काफी तकरीरें होगी वह और मुझे कहना था वह सुनने से पहले ही कह दिया है। अब उसे दोहराने की जरूरत नहीं।

मैं सिर्फ एक बात की तरफ इशारा करना चाहता हूँ यह कहा गया कि जो ७५० रुपये रखा गया है वह काफी है। अब १५० रुपया घर के लिये अलायन्स देने की जरूरत नहीं है जो वास्तविक घर का किराया होगा वह दिया जाना चाहिये। और ज्यादा से ज्यादा १५० रुपये रखना चाहिए। ऐसा कहा गया है अगर एक घर का किराया १३२ रुपये १२ आन ६ पाई हो तो उसका अलग बाय। बाकी जो रक्कम है वह बाट कर ली जाय। जिस तरह छोटी छोटी चीजों पर बाय करने से कुछ फायदा नहीं होनेवाला है।

टी. जे. के बारे में जो कहा गया वह तो गलत है। किसी चीज का नाम नहीं है।

Mr. Speaker : I shall now put the question to vote.

Clause 3

Shri G. Sreeramulu : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—मैंने कहा था कि मिनिस्टर जिस घर में रहते हैं उसे ४० कंबरे होते हैं। उसका जवाब मिनिस्टर साहब ने नहीं दिया, जिस लिये मैं उसे व्होट (Vote) पर रखना चाहता हूँ।

مسٹر اسپیکر - یہ امینڈمنٹ نیگیٹیو کرنے والا ہے لیکن میں نے اسی کی اجازت دی ہے۔

The question is :

"Omit sub-clause (4)".

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 3 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 3 was added to the Bill.

Clauses 4 to 6

Mr. Speaker : There are no amendments to Clauses 4 to 6. I shall put them to vote. The question is :

"That Clauses 4 to 6 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clauses 4 to 6 were added to the Bill.

Mr. Speaker : The question is "That Short Title, Commencement and Preamble stand put of the Bill."

The motion was adopted.

Short Title, Commencement, and Preamble were added to the Bill.

Shri V. K. Koratkar : I beg to move :

"That L. A. Bill No. II of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

L. A. Bill No. II of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill, 1954. 4th March, 1954. 415

Mr. Speaker : The question is :

“ That L. A. Bill No. II of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed.”

The motion was adopted.

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Friday, the 5th March 1954.
